سلسلہ انجمن ترقی اردو نمبر (۴)

رہنمایان ہند

جسکو

بابو نارائن پرشاد ورما "مہر" تخلص مترجم دفتر
جناب صاحب انسپکٹر جنرل بہادر محکمۂ تعلیم
ریاست گوالیار

نے

انگریزی رسالہ موسومہ بہ "پرافٹس آف انڈیا"
مولفہ جناب بابو صاحب منمتھ ناتھ دت ایم۔ اے،
ایم۔ آر۔ اے۔ ایس رکٹر کیشب اکیڈیمی کلکتہ سے
اردو میں ترجمہ کیا

سنہ ۱۹۳۲ع

باہتمام محمد صدیق حسن منیجر انجمن ترقی اردو
اورنگ آباد۔ دکن کے مطبع میں چھپ کر شایع

بار چہارم

تعداد طبع ۱۰۰۰ قیمت

(جملہ حقوق محفوظ ہیں)

۲۰۱
۲۰۸

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

قواعد و ضوابط انجمن ترقی اردو
اورنگ آباد (دکن)

137182

(۱) سرپرست وہ ہیں جو پانچ ہزار روپے یک مشت یا پانسو روپے سالانہ انجمن کو عطا فرمائیں —
(ان کو تمام مطبوعات انجمن بلا قیمت اعلیٰ قسم کی جلد کے ساتھ پیش کی جائیں گی)

(۲) معاون وہ ہیں جو ایک ہزار روپے یک مشت یا سالانہ سو روپے عطا فرمائیں۔ (انجمن کی تمام مطبوعات ان کو بلا قیمت دی جائیں گی)

(۳) رکن دوامی وہ ہیں جو ڈھائی سو روپے یک مشت عطا فرمائیں —
(ان کو تمام مطبوعات انجمن مجلد نصف قیمت پر دی جائیں گی)

(۴) رکن معمولی انجمن کے مطبوعات کے مستقل خریدار ہیں جو اس بات کی اجازت دے دیں کہ انجمن کی مطبوعات طبع ہوتے ہی بغیر دریافت کئے بذریعہ قیمت طلب پارسل ان کی خدمت میں بھیج دی جائیں۔ (ان صاحبوں کو تمام مطبوعات پچیس فی صدی قیمت کم کرکے دی جائیں گی)
...عات میں انجمن کے رسالے بھی شامل ہیں —

... شاخیں وہ ہیں جو انجمن کو یک مشت سوا سو ...ے سالانہ دیں (انجمن ان کو اپنی مطبوعات ... دے گی)

Marfat.com

فہرستِ مضامین

137182

	صفحہ
مقدمہ	۱
تمہید	۴
ایڈریس	۶
رہنماؤں کی تعریف	۲۷
سوانح عمری سری کرشن	۳۴
تعلیمات سری کرشن	۸۸
سوانح عمری سدھارتھ گوتم بدھ	۱۱۷
تعلیمات گوتم بدھ	۱۴۹
تتمہ	۱۸۲
شنکر اچارج	۱۸۹
رامانج	۱۹۷
رمانند	۲۰۱
کبیر	۲۰۸

Marfat.com

Marfat.com

مقدمہ

محققین فلسفہ نے عالم محسوسات میں دنیا کے تمام کاروبار کا چلانے والا اور رنج وراحت کا ذائقہ چکھانے والا خیال ہی کو مانا ہے - اُن کا یہ قول کہ " تمام کاموں کی بناء محض خیال پر ہے " آب زر سے لکھنے کے قابل ہے - خیال ہی کو طبیعتوں کا حاکم سمجھکر دنیا کے زبردست فلسفیوں اور اعلیٰ رہنماؤں نے سرگرم اور جانفشاں کوششوں میں اکثر جانبازوں کی طرح اپنی انمول جانیں صرف اس لئے قربان کی ہیں کہ انسانوں میں تقدس کے خیالات پھیلا کر انہیں پاک اور سخت فرائض کا ادا کرنا سکھائیں —

ہند کے بہت بڑے فلسفی اور سچے رہنما سری کرشن بھگوان کی سوانح عمری پر گہری نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ جس وقت آپ کے پیارے دوست ارجن نے کرک شیتر کی جنگ عظیم میں شجاعت ومردانگی کے جوہر دکھانے سے جو اُس کا خاص فرض تھا گریز کیا اور انسانی کمزوری نے اُسے بزدل بنا دیا تو آپ نے وہی کیا جو کہ کرنا واجب تھا اور عین میدان کار زار میں جو نبرد آزماوں کے جوشنوں کی جھلکار - گھوڑوں کے سمونکی آواز - جنگی اسلحہ کی چقا چاق اور ہاتھیوں کی چنگھاڑ سے عرصہ قیامت کا نمونہ بنا ہوا تھا آپ نے اُسے مذہب کا ایک نہایت اعلیٰ طریقہ تلقین کر کے فرائض کی جیتی جاگتی تصویر سامنے

Marfat.com

کھڑی کردی —

وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ عالم ایجاد میں خیال کے بغیر کسی فعل کی تخلیق ممکن نہیں اور کسی کام میں اعلیٰ درجہ کی کوشش کرنے کے لئے ویسی ہی عالی دماغی اور بلند خیالی کی ضرورت ہے - اِس موقع پر آپ نے ایسے لاثانی ملکوتی خیالات ظاہر فرمائے جن کی نظیر گزشتہ چھ ہزار برس میں صفحۂ روزگار پر کہیں نہیں ملتی - سری کرشن میں انسانوں کو سچے اور نیک کاموں کی طرف راغب کر دینے کی قدرت بوجہ اکمل موجود تھی - پس اُنہیں اعلیٰ درجہ کا تجربہ کار اور با عمل روحانی فلاسفر کہنا بجا ہے —

میری رائے میں ہندوستان کے مصلحان دین کے لئے یہ مناسب ہوگا کہ وہ مذہبی اصلاح کے کوچہ میں اس روحانی فلاسفر سری کرشن بھگوان کے نقش قدم پر چلیں - اسی خیال نے مجھے یہ تحریک کی کہ ہندو مذہب کے تصوف اور معرفت کے اعلیٰ خیالات کو اپنے ہم ملکوں کے اس طبقہ میں پھیلانے کی تھوڑی بہت کوشش کروں جو سنسکرات علوم سے محض بے بہرہ ہے اور اُردو کے سوا اور کوئی زبان جانتا ہی نہیں - ہندوستان میں جب سے اُردو نے رواج پایا ہے پاک زبان سنسکرت اور اُن فرقوں کے لوگوں میں بہت اجنبیت پیدا ہوگئی ہے جن کی مادری زبان اب فارسی یا اُردو ہے - اس لئے یہ بات میرے ذہن میں آئی کہ بابو منمتھ ناتھ صاحب دت - ایم - اے - ایم آر - اے - ایس ریکٹر کیشب ایکڈ می کلکتہ کی لاجواب کتاب " پرا فتس آف انڈیا " - کو اردو میں ترجمہ کرکے اردو دانوں کی خدمت میں پیش کروں - میں چونکہ سنسکرت زبان سے نا آشنا ہوں - مجھے اس کے سوا اور کیا

Marfat.com

چارہ تھا کہ ہند کے اعلیٰ رہنماؤں کی سوانح عمریاں اور تعلیمات انگریزی زبان سے ترجمہ کروں —

یقیناً بہت زیادہ قدر کے مستحق ہمارے قابل مصنف بابو صاحب ہیں جنھوں نے زمانہ کے نبض شناس متقدمین اور متاخرین ہندی مذہبی فلاسفر یا رہنماؤں کے تذکرے اور خیالات انگریزی میں تحریر فرما کر ہمی نوع انسان کو غیر مترقبہ نعمت بخشی ہے - میں معزز اور باوقار علامہ مصنف کا تہ دل سے ممنون ہوں جنھوں نے میری درخواست کو قبول کی عزت دی اور مجھے اپنی کتاب کا ترجمہ اُردو میں شائع کرنے کی اجازت بڑی کشادہ پیشانی سے عنایت فرمائی —

فی الحال میں " رہنمایان ہند " کا پہلا حصہ اس امید پر قدردان اور دقیقہ رس ناظرین کی نذر کرتا ہوں کہ اسے حرف گیری سے امن ملیگا اور لطف و عنایت سے قبول عام کا خلعت عطا ہوگا - اگر اُردو خوانوں کی جماعت پر صوفیہ خیالات کا رنگ چڑھانے اور اُنھیں پاک و با خدا بنانے میں یہ میرے مساعی مشکور ہوے تو میں سمجھوں گا کہ میری محنت وصول ہوگئی اور دوسرے حصہ کے ترجمہ کے لئے بھی میرا حوصلہ بہت بڑھ جائے گا —

نارائن پرشاد ورما
مترجم رہنمایان ہند

Marfat.com

تمہید

قوموں کے تاریخی حالات جو کتب تاریخ میں نظر آتے ہیں اُن سے بخوبی ثابت ہے کہ ہندؤں کا مذہب سب سے زیادہ قدیم ہے - جس زمانے میں مصر - یونان اور روم کے مذاہب کی بنا بھی نہ پڑی تھی اور اہل دنیا کے کان ان سے آشنا بھی نہ تھے اس مذہب کی عمارت کبھی کی تیار ہوچکی تھی —

یہی نہیں بلکہ ہندو مذہب کل شایستہ قوموں کے مذہبوں سے نہایت نادر اور عجیب و غریب مذہب ظاہر ہوچکا اور ہے - یہ مذہب مصر - یوناں - اور روم کے پرانے مذہبوں سے کچھہ مناسبت نہیں رکھتا اور نئے مذاہب نصاریٰ و اسلام سے بھی مشابہ نہیں ہے - یہ کوئی ایک مذہب نہیں ہے - نہ اس کی عمارت کی طرز تعمیر ایک وضع پر ہے - اس مذہب کو ایک مشرقی طرز کے نہایت خوشنما - عظیم‌الشان اور وسیع محل سے تشبیہ دے سکتے ہیں جو دور سے صرف ایک حیرت انگیز عمارت نظر آتی ہے اور قریب جاکر بغور دیکھنے سے منزل پر منزل چنی ہوئی معلوم ہوتی ہے —

ہم ہی نہیں کہتے آپ بھی غور اور انصاف کی نظر سے دیکھیں گے تو صاف یہی کہدینگے کہ ہندو مذہب ایک مذہب نہیں ہے بلکہ مذاہب

Marfat.com

کا مجموعہ ہے جس میں کل مذہبوں کو مجتمع کرکے اُن کی مختلف خاصیتوں کے موافق اسے ترتیب دی گئی ہے - لفظ مذہب سے عموماً کسی خاص فرقہ کا ایک علم الٰہی اور ایک تاریخ رب‌النوع مراد ہوتی ہے - مگر ہندو مذہب سے ایک علم الٰہی یا ایک تاریخ رب‌النوع (دیو مالا) نہ سمجھنا چاہئے - یہ ہر چیز میں غیر محدود ہے - جس قدر اس مذہب کا علم الٰہی وسیع ہے اُسی قدر اُس کی تاریخ رب‌النوع مبسوط ہے - اور جتنے اس کے دیوی اور دیوتا ہیں اتنے ہی اس کے شاستر کثیرالتعداد ہیں —

تو کیا مذہب ہنود جس پر ہندؤں کو بہت بڑا ناز ہے صرف باطل عقائد کا مجموعہ اور کفر و بت پرستی کا ذخیرہ ہے؟ نہیں ہر گز نہیں - نہ اس میں باطل عقائد ہیں - نہ کفر و بت پرستی کا ذکر ہے - یہ ایک ایسا اعلیٰ اور افضل مذہب ہے کہ جب تک مدتوں اس کے نکات اور عظمت دریافت کرنے کے لئے بہت بڑی جانفشانی اور عرق ریزی نہ کی جائے اُن کا سمجھ میں آنا محال ہے —

یہاں ہم اپنے بیان کی تائید میں ایک نہایت عمدہ ایڈریس درج کرتے ہیں جو چکا گو کی مذہبی پارلیمنٹ کے روبرو پڑھا گیا تھا - یہ مذہب ہنود کا سچا فوٹو ہے اور ایسے شخص کا کھینچا ہوا ہے جس نے اہل ہند کے شاستروں ہی کو کئی بار تمام و کمال نہیں پڑھا ہے بلکہ بزرگان دین اور بڑے بڑے مقدس رشیوں کے مذہب سے بھی اعلیٰ درجہ کی واقفیت حاصل کی ہے —

Marfat.com

ایڈریس

اہل ہند کو آسمانی وحی یعنی مقدس ویدوں کے ذریعہ سے مذہب پہنچا ہے - اُن کا یہ عقیدہ ہے کہ ویدوں کی ابتدا اور انتہا نہیں ہے - شاید ناظرین اس بات پر ہنسیں گے کہ کوئی کتاب بغیر آغاز اور خاتمہ کے کیونکر ہو سکتی ہے - مگر در اصل ویدوں سے کتابیں مراد نہیں ہیں - وید اُن روحانی قوانین کا مجموعہ ہیں جو مختلف زمانوں میں مختلف اشخاص نے دریافت کئے تھے - جس طرح قوانین کشش ارضی معلوم ہونے سے پہلے بھی موجود تھے اور اگر اب ہم اُن کو بھول جائیں تب بھی اُن کا وجود قائم رہیگا - یہی حال اُن قوانین کا ہے جن سے روحانی دنیا کا نظم و نسق وابستہ ہے - ارواح و افراد ارواح اور مالک کل ارواح میں جو اخلاقی اور روحانی تعلقات ہیں وہ معلومات سے پیشتر بھی تھے اور ہم اُن کو بھول جائیں تو بھی باقی رہیں گے - اِن قوانین کے تدوین کرنے والے رشی تھے - ہم اُن کو کاملین سمجھ کر اُن کی عزت کرتے ہیں اور ناظرین کی خدمت میں اس بات کو بڑے فخر کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ اعلیٰ درجہ کے مدونان قوانین روحانی میں چند عورتیں بھی تھیں —

یہاں یہ کہہ سکتے ہیں ممکن ہے کہ قوانین کی انتہا نہ ہو لیکن ابتدا ضرور ہو گی۔ مگر مقدس ویدوں کے

Marfat.com

مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خلقت کی ابتدا یا انتہا نہیں ہے - اور علم حکمت سے بھی ثابت ہے کہ پیدائش عالم ہر زمانہ میں یکساں ہوتی ہے - اگر کوئی ایسا زمانہ بھی گزرا ہے جس وقت کسی شے کا وجود نہ تھا تو اُس وقت یہ مسلمہ قوت موجودہ کہاں تھی بعض کہتے ہیں وہ اُس وقت بصورت اختیاری خدا کے امکان میں تھی - تو کیا بعض اوقات خدا کی ذات ارادی ہے - اور بعض اوقات متحرک یعنی غیر مستقل؟ مگر ہر غیر مستقل شے مرکب اور ہر مرکب چیز فنا پذیر ہوتی ہے - پس خدا کی ذات فانی ہے - توبہ توبہ - اس سے ثابت ہو گیا کہ کوئی زمانہ موجودات سے خالی نہ تھا - اب ہم ایک مثال بیان کرتے ہیں - خالق اور مخلوق دو غیر محدود متوازی خطوط ہیں - خدا اخلاق عالم ہے - اس کی قدرت کاملہ نے مادہ ہیولانی سے اشیاء کو ترتیب دیکر متواتر پیدا کیا - اور پھر معدوم کر دیا - یہی ہندؤں کے لڑکے ہر روز اپنے گرو سے پڑھتے ہیں " خدا نے چاند اور سورج دوسرے چاند اور سورج کے بعد پیدا کئے ہیں —

ہم انکھیں بند کر کے اپنی ہستی کا تصور کریں تو ہم کو ایک جسم کی خیالی شکل نظر آئیگی معلوم ہوگا کہ ہمارا جسم مادہ اور اشیاء مادی سے مرکب ہے - مگر مقدس ویدوں سے ظاہر ہے کہ ہم جسم نہیں ہیں بلکہ جسم میں روح ہیں - جسم فانی ہے ہم فانی نہیں ہیں - اس وقت ہم اس جسم میں ہیں - جب یہ فنا ہو جائیگا تب ہم زندہ رہیں گے اور اسی طرح ہم پہلے بھی کسی جسم میں تھے - روح کسی چیز سے پیدا نہیں کی گئی ہے - کیونکہ خلقت کے لئے ترکیب اور ہر

Marfat.com

مرکب کے لئے تفرید لا بدی ہے - اور روح مفرد محض ہے - اگر روح مخلوق ہوتی تو وہ فنا بھی ہوتی - پس ثابت ہوگیا کہ روح غیر حادث ہے - بعض شخص خوش قسمت پیدا ہوتے ہیں صحت و تندرستی - حسن صورت و حسن سیرت کا حظ اٹھاتے اور جملہ نعمتیں اپنے لئے مہیا پاتے ہیں - بعض بد نصیب چند بیدست و پا اور کچھ مخبوط الحواس پیدا ہوتے ہیں - تمام عمر مصیبتیں جھیلتے اور دکھ بھرتے ہیں - پس جب کل مخلوق پیدا کئے گئے ہیں تو خدائے عادل و رحیم ایک کو خوش نصیب اور دوسرے کو بد نصیب کیوں پیدا کرتا ہے ؟ اُس کے مزاج میں اسقدر رعایت اور طرفداری کیوں ہے ؟ اسی طرح یہ خیال بھی قابل تسلیم نہیں ہے کہ جو اس جنم میں بد قسمت ہیں اگلے جنم میں خوش قسمت ہو جائیں گے - ہم کہتے ہیں کہ خدائے عادل اور غفور الرحیم کی سلطنت عدل میں کوئی شخص بد نصیب پیدا ہی کیوں ہو - اس کا نتیجہ یہی نکلیگا کہ قادر مطلق کا یہ فعل (نعوذ باللہ) ظالمانہ اور خلاف حکمت ہے - اس لئے انسان کی پیدایش سے قبل اس کی خوش قسمتی یا بد نصیبی کے کچھ اسباب جو اُس کے پچھلے جنم کے اعمال ہی ہوسکتے ہیں ضرور ہوں گے - جس طرح انسان کی طبیعت کا میلان اور اُس کی جسمانی حالت فطری طور پر اپنے والدین کی قابلیت اور رجحان طبع کے مطابق ہوتی ہے اسی طرح وہ اپنے پچھلے جنم کے اعمال کے موافق اس دنیا میں خوش قسمت یا بد نصیب پیدا ہوتا ہے - دنیا میں ہستی کے دو متوازی خطوط ہیں - ایک دل دوسرا مادہ - اگر مادہ اور اُس کی تبدیلی ہئیت سے کل

Marfat.com

موجودات دنیا کی پیدایش ممکن ہو تو روح کا وجود فرض کرنے کی کوئی ضرورت نہیں - مگر یہ ثابت نہیں ہوسکتا کہ خیال مادہ سے نکلا ہے - کیونکہ اگر ہم فلسفیانہ طور پر تحقیقات کریں تو صرف ایک ہی شے کا وجود ثابت ہوگا - روح کا یا مادہ کا - مگر ان دونوں سے روح کا وجود ماننا نہایت ضروری اور ناگزیر ہے —

اس بات سے تو ہم انکار نہیں کرسکتے کہ انسان کا اکثر میلان طبع کسی طرف موروثی ہوتا ہے - مگر یہ میلان صرف دنیوی شکل میں مراد لیا گیا ہے - جس سے خاص طبائع خاص طور کے کام کرسکتے ہیں اور روح میں اس خاص قسم کے میلان یا خاصہ کے پائے جانیکا سبب اُس کے پچھلے جنم کے اعمال ہیں - کیمیائی ترکیب کے مطابق روح کسی خاص میلان کے ساتھہ کسی ایسے جسم میں پیدا ہوتی ہے جو اُس میلان کے لئے مناسب اور موزوں آلہ کا کام دیتا ہے - یہ اصول حکمت کے بالکل مطابق ہے - علم حکمت میں ہر شے کی تشریح عادت سے کی جاتی ہے - اور عادت اعادہ یعنی ردو بدل سے پیدا ہوتی ہے - پس یہ رد و بدل بھی نئی پیدا ہوئی روح کی فطری عادات کی تشریح کے لئے لابدی ہے - اور یہ قدرتی عادتیں موجودہ زندگی میں پیدا نہیں ہوئیں لہذا وہ گزشتہ زندگیوں سے ضرور روح کے ساتھہ آئی ہونگی —

ہندؤں کا یہ عقیدہ ہے کہ انسان روح ہے جس کو نہ تلوار کاٹ سکتی ہے - نہ جس پر خاک و باد - آب و آتش کا کچھہ اثر ہو سکتا ہے - روح ایک دائرہ ہے جس کا خط محیط معدوم ہے مگر اُس کا مرکز جسم کے اندر ہے اور اسی مرکز کا ایک جسم سے دوسرے جسم میں

Marfat.com

نقل کرنا موت ہے روح اوصاف مادہ سے محدود نہیں ہے وہ بذاتہ غیر محدود، پاک - خالص اور کامل ہے - مگر کسی نہ کسی سبب سے محدود ہوگئی ہے اور اپنے آپ کو مادی تصور کرتی ہے

یہ تو ثابت ہوگیا کہ انسانی روح ابدی - غیرفانی، کامل محدود ہے - موت سے صرف مرکز روح کا ایک جسم سے دوسرے جسم میں تبدیل ہونا مراد ہے - نیز حیات موجودہ کے حالات گزشتہ زندگی کے اعمال سے معلوم ہوتے ہیں اور حیات آیندہ کے کوائف زندگی حال سے مفہوم ہوں گے - یو نہیں یہ سلسلہ تناسخ حیات سے حیات اور ممات سے ممات تک جاری رہیگا اور اس میں روح کو ترقی یا تنزل ہوتا رہیگا مگر یہاں چند اور سوالات پیدا ہوتے ہیں- کیا انسان مثل ایک چھوٹی کشتی کے ہے جو طوفانی دریا میں موجوں کے مدوجزر سے کبھی اوپر اٹھہ جاتی ہے کبھی قعر دریا میں چلی جاتی ہے اور نیک و بد اعمال کے تھپیڑے اُسے اِدھر اُدھر لئے پھرتے ہیں ؟ کیا انسان تباہ شدہ جہاز کی طرح سبب اور مسبب کے شور انگیز اور نا موافق دھار پر بہا چلا جاتا ہے ؟ کیا انسان ایک چھوٹے پتنگے کی مانند تسبیب کے پہیہ کے نیچے بیٹھا ہے جو اپنی رفتار سے ہر چیز کو جو اُس کے راستہ میں آ جاتی ہے کچل کر پیس ڈالتا ہے - اور بیواؤں کی گریہ و زاری - یتیموں کی فریاد اور نالوں کی کچھہ پرواہ نہیں کرتا ؟ اس خیال سے دل بیٹھا جاتا ہے - مگر قانون قدرت اسی طرح پر ہے - نا اُمیدوں کے دل سے بیساختہ نکل گیا " خداوندا کیا اب کوئی امید نہیں ہے ؟ کیا اب نجات کی کوئی صورت نہیں ہے ؟ یہ فریاد خدائے غفور الرحیم نے سنی اور اُمید

Marfat.com

و تشفی آمیز الفاظ میں مدد و نان وید کو الہام ہوا جنھوں نے دنیا میں باآواز بلند بنی آدم کو یوں مژدہ سنایا۔ " اے لا زوال خوشی کے بچو اے اعلی طبقہ کے رہنے والوں - ہم نے خدائے قدیم کو جو تمام تاریکیوں اور مغالتوں کے پردوں کے اُس طرف ہے پالیا ہے - تم صرف اُسی کے جاننے سے سلسلہ تناسخ سے محفوظ رہ سکتے ہو۔ لازوال خوشی کے بچو! یہ کیسا پیارا نام ہے - ہمیں اجازت دو کہ ہم تمھیں اس پیارے نام سے غیر فانی خوشی کا وارث کہکر پکاریں - ہندو تم کو گنہگار کہنے سے انکار کرتا ہے - تم خدا کے بندے ہو - تم لازوال خوشی کے حصہ دار ہو - اے پاک اور کامل بندو تمھیں دنیا میں الوہیت کا درجہ حاصل ہے - انسان کو گنہگار کہنا گناہ بلکہ انسانی نیچر پر ایک موٹر لائبل ہے " —

مقدس ویدوں میں نہ ایسے قوانین ہیں جنسے مغفرت ہونی دشوار ہو - نہ سبب اور مسبب کی غیر محدود قیدیں ہیں بلکہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ اِن جملہ قوانین سے قطع نظر - مادہ اور طاقت کے ہر جزو اور ذرہ میں ایک ایسی چیز پنہاں ہے جس کے حکم سے ہوا چلتی ہے' آگ جلتی ہے' مینہ برستا ہے اور موت زمین پر دبے پاؤں چلتی ہے - اُس کے صفات یہ ہیں - وہ ہر جگہہ موجود ہے۔ پاک ہے' اُس کی کوئی شکل نہیں ہے وہ قادر مطلق اور رحیم ہے - علمائے وید اُس کی حمد و ثنا اس طرح کرتے ہیں - " تو ہمارا ماں باپ ہے - تو ہمارا عزیز دوست ہے - تو تمام طاقتوں کا منبع ہے - ہم کو طاقت عطا کر - تو تمام عالم کا بوجھہ اُٹھائے ہوئے ہے ہم کو زندگی کا بار اُٹھانے کے لئے مدد دے " - اور اُس کی

Marfat.com

پرستش کا طریقہ یہ ہے کہ انسان اُسے دنیا و آخرت کی جملہ چیزوں سے زیادہ عزیز اور اپنا محبوب جان کر دلی محبت سے اُس کی پرستش کرے —

ویدوں کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ روح نہایت پاک اور بدتر ہے مگر مادہ کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی ہے - جب یہ زنجیریں ٹوٹ جائیں گی تب اُسے کمال حاصل ہوگا اس کمال کے لئے وید میں مکتی کا لفظ استعمال کیا گیا ہے - جس کے معنی آزادی کے ہیں اور اس آزادی سے خالی ، موت اور تکالیف سے آزادی مراد ہے —

یہ زنجیریں صرف خدائے غفورالرحیم ہی کی عنایت سے ٹوٹ سکتی ہیں - خدا پاک دامنوں اور پرہیز گاروں پر رحم کرتا ہے - پس اُس کی رحمت کے لئے پاک دامنی اور پرہیز گاری کی شرط ہے - وہ پاک دامنوں پر اس طرح رحم کرتا ہے کہ اُن کو اپنی تجلی دکھاتا ہے اور وہ اُس کا جلوہ اسی زندگی میں دیکھتے ہیں - اُس وقت اُن کے دلوں کی کج فہمیاں دور ہو جاتی ہیں اور کل شکوک رفع ہو جاتے ہیں - ہندوؤں کا روح کی نسبت یہی خیال ہے وہ صرف الفاظ اور مسائل ذہنی پر ہی قائم رہنا نہیں چاہتے - اُن کی ہمتیں بلند - خیالات وسیع اور سعی کے پاؤں مضبوط ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ معمولی نفس پرست ہستی کے علاوہ کوئی اور ہستی بھی ہے - وہ وہاں جانا چاہتے ہیں - اُنہیں معلوم ہے کہ ہماری روح مادی نہیں ہے - اِس نورانی اُئینہ میں نیرنگ ساز خدا جلوہ گر ہے - وہ براہ راست اس جلوہ کو دیکھنا چاہتے ہیں - بلکہ اس طرح وہ خدا کو ضرور دیکھتے ہیں اور اُن کے تمام شکوک رفع ہو جاتے ہیں -

Marfat.com

هندو جو سب سے بہتر ثبوت روح اور خدا کا دیتے ہیں وہ یہی ہے کہ ہم نے روح اور خدا کو دیکھا ہے اور صرف اسی کو تکمیل کہتے ہیں - ہندو مذہب صرف اسی بات کی کوشش نہیں کرتا کہ کسی خاص مشرب یا کسی مستند قول پر اعتقاد لائے بلکہ وہ معتقد علیہ مسئلہ کو عملی کر دکھانے کی ہدایت کرتا ہے - ہندوں کی نظر اُصول ہی پر نہیں ہے وہ نتیجہ پر بھی نگاہ جمائے ہوئے ہیں - اُن کے طریقہ میں پیہم اسی بات کی سعی کی جاتی ہے کہ کامل ہو جائیں ' فنا فی اللہ کا رتبہ حاصل ہو ' خدا کو پائیں - خدا کو دیکھیں ' اور خدا کی طرح کامل (فنا فی الذات) ہو جانا ' خدا کو پانا ' خدا کو دیکھنا یہی ہندؤں کا مذہب ہے —

حصول کمال کے بعد انسان کی کیا کیفیت ہوتی ہے ؟ وہ سرور ابدی حاصل کرتا اور زندہ جاوید ہو جاتا ہے- سرور ابدی اور ابدی حیات سے اُس ایک ذات پاک سے وصل ہو جانا مراد ہے - اسی اتصال کے بعد انسان دنیا کے تمام انقلابات اور حوادث سے منزہ ہو جاتا ہے اور خدا کے ساتھہ ابدی سرور کا حظ اُٹھاتا ہے - یہاں تک تمام ہنود متفق ہیں اور یہی ہندوستان کے کل ہندو فرقوں کا مشترک مذہب ہے - مگر اس کے بعد ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کمال قائم بالذات ہے اور جو شے غیر محدود اور قائم بالذات ہے وہ دو یا تین نہیں ہوسکتی - نہ اُس میں خاصیتیں ہوسکتی ہیں نہ شخصیت ہوتی ہے - پس جب روح کامل اور قائم بالذات ہوجاتی ہے تو ضرور روح اور خدا ایک ہوجاتے ہیں - اس صورت میں انسان اور خدا کا وصال صرف کمال ہوگا - وہ اپنی ہستی اور فطرت کی اصلیت کو معلوم کر لے گا اور اس

Marfat.com

کی هستی وجود قائم بالذات - علم قائم بالذات - حیات قائم بالذات هوجائیں گے پھر وصال الٰهی کا حظ کس کو حاصل هوگا —

مگر یه خیال درست نهیں هے - کیونکه جب اس ایک چھوٹے سے جسم کی واقفیت سے خوشی حاصل هوتی هے تو دو - تین - چار - پانچ اجسام کی ماهیت ضرور سرور موفور کا باعث هوگی - اور کل عالم اجسام کی ماهیت سے انتها درده کی خوشی اور حظ حاصل هوگا لهذا اس انتهائی خوشی حاصل کرنے میں شخصیت ضرور جاتی رهیگی - یه ایک بدیهی علمی نتیجه هے که انسان موت سے اُسی وقت بچ سکتا هے جب وه زندگی میں فنا هوجاتا هے - تکالیف کا اُسی وقت خاتمه هوتا هے جب وه راحت و آرام کا هو رهتا هے - غلطیاں اُس وقت رفع هوسکتی هیں جب وه عین علم هوجاتا هے - علم سے ثابت هے که جسمانی شخصیت مغالطه هے - اور در اصل انسانی جسم ماده کے زخار دریا میں پیهم غوطے کهانے والا اور هر غوطه پر نئی شکل بدلنے والا جسم هے بر خلاف اس کے انسانی ضمیر جوهر بسیط اور جزولایتجزی هے —

علم میں صرف یهی قدرت هے که اس سے وحدت دریافت کرسکیں - جب کسی علم سے کامل وحدت معلوم هوجاتی هے تو اس کا خاتمه هوجاتا هے - کیونکه وه اپنی انتها کو پهنچ جاتا هے مثلاً علم کیمیا کی انتها یه هے که اس سے ایک ایسا عنصر دریافت کرلیں جس سے اور تمام عناصر ترکیب پاسکیں - علم طبیعی اُس وقت مکمل هوجاتا هے جب اس سے ایک ایسی قوت دریافت کرلیں جس کی اور تمام قوتیں ظهوری شکلیں هیں - علم

Marfat.com

مذہب اس وقت کمال کو پہنچتا ہے جب وہ اُس ذات واحد کو دریافت کر لیتا ہے جو حوادثات سے مبرا اور ہمیشہ تبدیل ہونیوالی دنیا کی مضبوط بنیاد ہے - جو صرف ایک ایسی روح ہے جس کی اور سب روحیں ہمیں دھوکے میں ڈالنے والی ظہوری شکلیں ہیں - یوں کثرت اور دوئی سے وحدت حاصل ہوتی ہے - یہی علم مذہب کی انتہا اور کل علم کی منزل مقصود ہے - اور آخر میں سب کا یہی نتیجہ نکلتا ہے - آج کل کی علمی دنیا یہیں تک ہے کہ وہ ہرشے کو ظاہر کرتی ہے مگر ایجاد نہیں کرتی - پس حصول علم سے انسان کی اس قدر خوشی ضرور متصور ہے کہ جو باتیں زمانۂ دراز سے اُس کے دماغ میں بھری تھیں انھیں وہ مؤثر الفاظ میں سیکھتا ہے اور حال نتائج علمی سے واقفیت مزید حاصل کرتا ہے —

اب ہم اعلیٰ اور فلسفیانہ خیالات سے گذر کر جہلا کے مذہب کی طرف رجوع کرتے ہیں - ہم ابتدا ہی سے کہیں گے کہ ہندوستان میں شرک و بت پرستی نہیں ہے اگر کوئی کسی بتخانہ میں کھڑا ہو کر بغور سنے تو اسے معلوم ہوگا کہ پرستش کرنے والے ان بتوں کو تمام خدا کی صفات سے موصوف کرتے ہیں جن میں حاضر و ناظر بھی ہے —

درخت کو اس کے پھلوں سے پہچانتے ہیں ہم نے ان آدمیوں میں جنھیں بت پرست کہا جاتا ہے وہ شرافت خلوص، ارادت اور روحانی عشق دیکھا جو اور کہیں نہیں پایا جاتا تو خود اپنے دل میں سوال کیا " کیا گناہ سے نیکی پیدا ہوسکتی ہے ؟ "

Marfat.com

جس طرح هم اپنے وسیع خیالات کو اپنی وسعت نظر کے موافق کے اُنهیں چیزوں سے جو همارے پیش نظر هیں استعارہ کرتے هیں - کبهی چرخ نیلگوں یا نا پیدا کنار قلزم کہتے هیں کبهی انهیں خیالات میں هر جگهه ظاهر هونے والی صفت طهارت کے ساتهه شامل کرلیتے هیں تو انهیں کو کلیسا - مسجد - یا صلیب سے منسوب کرتے هیں - اسی طرح هندؤں نے تقدس - معصومیت اور راستی وغیرہ کے خیالات کو مختلف مورتوں اور شکلوں سے منسوب کیا هے - لیکن اکثر امور کے اختلاف سے بعض اپنی تمام زندگی اپنے بت کی نذر کردیتے هیں اور اعلیٰ کی طرف ترقی نهیں کرتے - اُن کے نزدیک مذهب کے یهی معنی هوتے هیں که وہ کسی مذهبی اصول پر دماغی قوت صرف کریں اور اپنے همجنسوں کے ساتهه نیکی سے پیش آئیں - هندوں کے مذهب کا اصل اصول حق شناسی هے - خدا شناسی سے انسان خدا هوجاتا هے لهذا بت - صنم خانه ' کلیسایا کتابیں انسان کی معین اور اس کے روحانی لڑکپن کی مدد گار هیں - انهیں کے ذریعه سے وہ آگے آگے ترقی کرتا جائیگا اور کهیں نهیں رکیگا —

وید مقدس سے واضح هے که ترقی کی کوشش میں ظاهری اور مادی پرستشیں ادنیٰ مقام هیں - درود و وظائفه دوسرا مقام هے - مگر اعلیٰ ترین مقام وہ هے جب انسان خدا شناس هوجاے - دیکهئیے وهی سرگرم آدمی جو بتوں کے آگے سجدہ کررها تها آگے چل کر کیسی کوششیں کرتا هے - " سورج - چاند - ستارے کسی میں طاقت نهیں هے که خدا تعالیٰ کے اوصاف بیان کرسکے - نه برق کو یه طاقت - نه شعله

Marfat.com

کو یہ قدرت۔ یہ سب اُسی کی روشنی سے اقتباس نور کرتے ہیں"۔ مگر اس اختلاف سے وہ بتوں کو برا نہیں کہتا اور نہ بت پرستی کو گناہ جانتا ہے بلکہ اس حالت کو وہ ایک ضروری مقام اپنی زندگی کا سمجھتا ہے—

کوئی شخص اگر کسی بت کے ذریعہ سے عارف باللہ ہوجائے تو کیا بت پرستی کو گناہ کہنا درست ہوگا؟ نہ وہ خود جب اس مقام سے گزر کر ترقی کررہا ہے اسے اپنی غلطی کہہ سکتا ہے۔ ہندوں کے نزدیک انسان غلطی سے سچائی کے طرف نہیں جاتا بلکہ ادنیٰ سچائی سے اعلیٰ سچائی کی طرف جاتا ہے۔ ان کے ہاں ادنیٰ مصنوعی مذہب سے اعلیٰ درجہ کے فنا فی الوجود مذہب تک سب معرفت خدا حاصل کرنے کے لئے انسانی کوششیں ہیں جو روح کی پیدایش اور اثر صحبت کے مطابق ہوتی ہیں۔ یہ سب ترقی کرنے کی منزلیں ہیں۔ اور انسانی روح ہما کے بچہ کی طرح بلندی کی طرف اڑتی ہے۔ جس قدر پرواز اونچی ہوتی جاتی ہے اُسی قدر اُس کے بازوؤں میں طاقت آتی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ وہ مذہب کے آفتاب تک پہنچ جاتی ہے—

کثرت میں وحدت کا ہونا قدرت کاملہ کا ایک ڈھنگ ہے۔ ہندوں نے اسے تسلیم کرلیا ہے۔ دیگر مذاہب میں چند مقررہ مسائل دینی ہوتے ہیں اور کل اہل دین کو اُن کا پابند کرانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یعنی تمام اہل دین کے لئے ایک ہی قبا طیار کی جاتی ہے جو زید۔ عمر۔ بکر اور خالد کے جسم پر یکساں ٹھیک ہو لیکن اگر عمر یا خالد کے جسم پر یہ قبا درست نہ ہوئی تو وہ برہنہ رہ گئے۔ ان مذاہب والوں کی تحقیقات یہ ہے کہ وہی روح قائم بالذات

Marfat.com

کو دریافت کر سکتی ہے ۔ یا اُس کا تصور اور بیان کراسکتی ہے جس کو اُس کے ساتھ کچھ مناسبت ہوتی ہے اور بت ۔ صلیب یا ہلالی شکل مذہب کے صرف متعدد مرحلے ہیں ۔ یعنی وہ روحانی خیال کو آگے بڑھانے کے لئے قیام کا کام دیتے ہیں ۔ گو ایسی امداد کی سب کے لئے ضرورت نہیں ہے مگر اکثروں کو ہے اور جن کو اس کی حاجت نہیں ہے اُن کو اسے برا کہنے کا بھی حق حاصل نہیں ہے —

یہاں ہم یہ ضرور کہیں گے کہ ہندوستان میں بت پرستی کوئی ایسی خوفناک چیز نہیں ہے جس کے خیال سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوں ۔ بلکہ یہ اعلیٰ اور روحانی سچائیوں کو معلوم کرنے کے لئے غیر نشو و نما پائے ہوئے دلوں اور خام طبیعتوں کی کوششیں ہیں ۔ ہندوں میں اُن کی اپنی چند غلطیاں بھی ہیں ۔ یعنی بعض اوقات اُن کے مذہبی اصول میں چند مستثنیات بھی پائے جاتے ہیں ۔ مگر یہ امر قابل یاد رکھنے کے ہے کہ اُن سے اُنہیں ہمیشہ اپنے ہی جسم کو تکلیف دینی مقصود ہوتی ہے ۔ وہ اپنے ہمسایوں کے گلے کند چھری سے نہیں کاٹتے ۔ مثلاً کوئی ہندو مجذوب مذہبی جوش میں چتا پر جل کر خاک ہو جائے تو وہ اپنے ہی جسم کو سزا دیتا ہے ۔ رومن کیتھلک مذہب کی دینی عدالتوں کی طرح خارجیوں اور ملحدوں کی آزمایش یا سزادہی کے لئے آگ مشتعل نہیں کرتا ۔ تاہم اس فعل کا مذہب ہنود پر اتنا ہی اثر ہوسکتا ہے جتنا ساحرہ عورتوں کے جلانے کا مذہب مسیحی پر ہوسکتا ہے —

اہل ہند کے عقائد کے موافق جملہ مذاہب کی دنیا سفر آخرت ہے جس میں مختلف مرد و زن مختلف

Marfat.com

طریقوں اور حالتوں کے مسافر ہیں اور ایک ہی منزل مقصود پر پہنچنے والے ہیں - ہر مذہب میں انسان کی مادی ہستی سے خدا کو ظاہر کر کے دکھایا جاتا ہے - اور خدا ہی کی جانب سے ہر مذہب کے رہنما کو اس بات کا الہام ہوتا ہے - پھر مذہبوں میں اس قدر باہمی نقیض اور خلاف بیانی کا کیا سبب ہے ؟ ہندو کہتے ہیں یہ بات تو اظہر من الشمس ہے کہ سچائی کے ایک ہی اصول کو مختلف طریقوں اور پیرایوں سے باہم ملاکر ایک کرنے میں تخالف اور تناقض پیدا ہوتا ہے —

ایک ہی روشنی مختلف رنگوں میں نمودار ہوتی ہے - اور اس روشنی کے رنگوں کا اختلاف باہمی اتصال کے لئے نہایت ضرور ہے - یہی اصول ہر دل میں جاگزیں ہے - خدا نے ہندؤں میں اپنا اوتار سری کرشن کی صورت میں ظاہر کر کے یہ اصول یوں سمجھایا ہے - " میں ہر مذہب میں سلک مروارید کے ریشم کی طرح ہوں - تم جہاں غیر معمولی طہارت اور عجیب و غریب طاقت کو ' انسانی ہستی کو ترقی دیتے ہوئے اور پاکیزہ بناتے ہوئے دیکھو سمجھہ لو کہ میں وہاں موجود ہوں " - اسی تعلیم پر نظر کرکے ہم ہر معترض کو حریفانہ اجازت دیتے ہیں کہ وہ از اول تا آخر سنسکرت کے تمام فلسفہ میں کوئی ایسا مقام بتائے جہاں یہ بیان کیا گیا ہو کہ ہندؤں کے سوا اور کسی کی مغفرت نہیں ہوگی - بیاس جی کا قول ہے کہ ہم اپنی ذات اور مذہب کے باہر بھی کاملین کو پاتے ہیں —

مذکورہ بالا مختصر بیان کو ہندو مذہب کا عطر اور لب لباب کہہ سکتے ہیں مگر اس مذہب کو دیگر مذاہب

Marfat.com

کی طرح ایک هی شخص نے ایک هی وقت میں وضع نہیں کیا هے بلکه اسے مختلف رهنماؤں ' رشیوں اور سنتوں نے جو مختلف زمانوں میں پیدا هوئے هزار ها سال کے عرصه میں بنایا هے - اب هم ناظرین کو اچھی طرح سمجھانے کے لئے اس برتر اور اعلیٰ مذهب کے مختصر تاریخی حالات اور واقعات درج کرتے هیں - اور اس بیان میں اعلیٰ مصنفین کا تتبع کرکے هندو مذهب کی نشو و نما اور ترقی کے زمانه کو سات دور میں منقسم کرتے هیں - هر دور کی انشا پردازی اور اُس کے رهنما ' رشی ' سنت ' اور شاستر جدا جدا هیں - اسی سے هندو مذهب کي نشو و نما اور ترقی کے زمانوں کی مختلف حالتیں دریافت کرنی بہت آسان هیں - هاں یه امر اُس وقت دشوار هوتا جب هر دور کی انشاپردازی میں اختلاف نهوتا هر دور کے علم الهی میں بیشمار تصانیف موجود نهوتیں —

هم هندو مذهب کی بنا ابتدائے قیام مذهب سے شروع کرتے هیں - اس زمانه کی تاریخ رگ وید سے معلوم هوتی هے - عیسیٰ علیه السلام کی پیدایش سے دو هزار سال پیشتر کسی مقام وسط ایشیا سے ایک قوم هند میں آئی - وہ لوگ ایرین کے نام سے مشہور تھے اور فی زماننا وہ اهل هند اور اهل یورپ کے مورث اعلیٰ فرض کئے گئے هیں - اصل میں وہ گله بان اور خانه بدوش تھے - مگر پنجاب کی سر سبز وادی میں داخل هوکر کاشتکاروں کی طرح آباد هوئے اور خوش گزران زندگی بسر کرنے لگے - جب وہ هندوستان میں وارد هوئے تو شاید اُنهیں مذهب اور خدا کی طرف بہت هی کم توجه تھی- مگر یقیناً ایک مدت

Marfat.com

کے بعد یہاں کے دلکش منظر - نیلگوں آسمان، روشن چاند، تازگی بخش دریا، صاف شفاف نہروں، سر سبز مرغزاروں، رنگ برنگ کے پھولوں اور عظمت و شان نے اُن کے دلوں میں اعلیٰ خیالات پیدا کرکے اُنھیں صانع مطلق کی لامتناھی اور کامل قدرتوں کی طرف رجوع کردیا وہ بڑے خوش نصیب تھے - اُنھیں دنیا کے کُل عیش و آرام حاصل تھے اُن میں ایسے بھی پیدا ھوئے جنھیں بہشتی نور بخشا گیا - وہ قدرت کاملہ کی حسن خوبی کی تعریفیں کرتے - اور قادر مطلق کی جو قدرت کاملہ کا فرمانروا اور ھادی ھے حمد وثنا کے گیت گاتے تھے- انسانی خلقت میں یہی پہلے لوگ تھے جنھوں نے مالک کُل کا تصور کیا اور اُس روح کو محسوس کیا جو عالم ایجاد کی ابتدا اور انتہا ھے - اُنھوں نے علم روحانی اور اخلاقی دونوں میں برابر ترقی کی - ھندوں کی اس ترقی میں پانسو برس سے زیادہ گزرے - اور اول اول مذھب کا تخم رگ وید کے لا تعداد گیتوں نے بویا جن کو مختلف شخصوں، مختلف مقامات میں تصنیف کر کے گایا - ان تمام گیتوں میں کم و بیش خالق اکبر کے عشق اور عظمت کی بوے خوش آتی ھے جو تمام دنیا کا حکمراں ھے —

ھندو مذھب کا پہلا دور اس طرح ختم ھوا - مگر خدا کی حمد وثنا کے گیت گانے اور عشق الٰہی کو نظم دلکش میں ظاھر کرنے سے اُن کی تسکین نہوئی - اس خیال نے رفتہ رفتہ ان کی آرزؤں کا حوصلہ بڑھایا اور اُن کے دل میں اس رفیع الشان، وسیع، خوبصورت عالم کی مالک سے قربت حاصل کرنے کی تمنا پیدا کی - اکثر غور و فکر کرنے والوں نے خدا کی نزدیکی اور عیش ابدی حاصل کرنے کے وسائل دریافت کرنے میں بڑی دماغ سوزیاں کیں - اس وقت

Marfat.com

منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے دو فریقوں نے دو مختلف طریقوں سے کوششیں کیں - ایک فریق نے بیشمار رسوم مذہبی اختراع کرکے بہت سی کتابیں تصنیف کیں اور دکھایا کہ ان کی پابندی سے صفائی قلب حاصل ہوکر نیکی پیدا ہوگی - اور بہشت نصیب ہوگی - دوسرے فریق نے رسوم مذہبی کی پروا نہ کی اور ایک دوسری قسم کی کتابیں لکھیں جن کو مذہبی دنیا میں علم فلسفہ کی ابتدا کہنی چاہئے - لیکن گو ایک گروہ نے درس کتب اور دوسرے نے دماغی اصلاح سے خدا شناسی کی سعی کی - ان دونوںکی کوششیں مذہب کی نشو و نما اور ترقی میں دوسرے درجہ سے زیادہ نہ تھیں - ان فریقوں نے دو قسم کی انشا پردازی چھوڑی ہے جن میں سے ایک کو "برہمنہ" اور دوسری کو "اپنشد" کہتے ہیں —

یوں ہندو مذہب کا دوسرا دور ختم اور تیسرا شروع ہوا - یہ زمانہ اہل ہند کی مذہبی ترقی ہی کے لئے مشہور نہیں ہے بلکہ اس میں ان کا تمدن ، دنیاوی جاہ وترقی کے اعلیٰ درجہ پر پہنچا - ان کی حکومت ہمالیہ سے لیکر بحر ہند کے کنارے تک ہوگئی - اُن میں بڑے بڑے طاقتور حکراں ہوئے اور ان کی سلطنتوں میں اعلیٰ اعلیٰ ترقیاں ہوئیں - یہی وہ زمانہ تھا جس میں سری کرشن مہاراج نے ظہور فرمایا - کلچھیتر کے میدان میں جنگ عظیم ہوئی - اسی زمانہ میں یسک نے نرک تصنف کی - نپنی نے صرف ونحو کے رسالہ لکھے پاتنجل نے جوگ کی کتابیں تصنیف کیں - کپل نے سانکھیہ والوں کا فلسفہ لکھا - اسی زمانہ میں برگزیدہ بیاس جی نے ویدوں کی تالیف کی اور والمیکی رامائن لکھی گئی — جس وقت تمام دنیا میں جہل کی تاریکی چھائی ہوئی تھی ہندؤں کی قوم میں اعلیٰ

137182

Marfat.com

تہذیب و شائستگی اور ترقی کی روشنی پھیلی ہوئی تھی ۔ مذکورۂ بالا اول دوروں کے خلاف ہم اس دور کا زمانہ ایک ہزار سال سے کم شمار نہیں کرسکتے ۔ اس کی ابتدا کپل اور دیگر چند فلسفیوں کی پیدایش سے ہوئی ۔ اس کا درمیان کلچھیتر کی جنگ اور اس کی انتہا بودھ مذہب کی ترقی کا زمانہ تھا ۔

چوتھا دور بودھ مذہب کے دوران زمانہ میں گزرا ۔ بالعموم لوگوں کا خیال ہے کہ بودھ بالکل ایک جدا مذہب ہے ۔ مگر افسوس اس سے زیادہ اور کوئی رائے غلط نہیں ہوسکتی ۔ ہم آگے اس بات کو ثابت کرنے کی کوشش کریں گے کہ گوتم بدھ نے اسی مذہب کے وعظ دئیے جو سری کرشن نے تعلیم کیا تھا ۔

بودھ مذہب کے اقبال کا ستارہ ہند میں ایک ہزار سال سے زیادہ چمکتا رہا اور یہ ہندوؤں کی اعلیٰ تہذیب اور تمدن کا زمانہ تھا ۔

مگر بودھ مذہب کے آخری زمانے میں بہت بڑا تغیر اور انقلاب ہوا ۔ یعنی ادھر ہندو مذہب نے آہستہ آہستہ وسعت حاصل کرکے طاقت پکڑی اور عظمت پائی ادھر ہندوؤں کی تہذیب و شائستگی کو پیرانہ سالی نے گھیر لیا اور اس میں ضعف آگیا ۔

پانچواں دور بڑی روشنی کے زمانہ میں شروع ہوا اور تاریکی میں ختم ہوا ۔ اس کی ابتدا وکرما دت کے عہد سلطنت اور شنکر اچارج کی پیدایش کے زمانہ میں ہوئی اور اختتام مسلمان غنیموں کی فتحیابی پر ہوا ۔ یہ دور سات سو برس تک قائم رہا ۔ جس کے اول دو سو برس تک روشنی کا زمانہ تھا اور آخری پانسو برس میں سخت تاریکی رہی ۔ اس دور کو پورانیک زمانہ

Marfat.com

کہتے ہیں - اس زمانہ میں بیشمار پران اس غرض سے لکھے گئے کہ ہندو مذہب کا اثر بنی آدم کے دلوں پر بخوبی پڑے مگر کوئی عمدہ نتیجہ نہ نکلا - کیونکہ ہندؤں کی تہذیب روحانی عظمت و شان سے گر گئی اور اس کی روشنی کے مطلع پر تاریکی کی گھنگھور گھٹائیں چھاگئیں —

چھٹا دور ہندوستان میں اسلامیہ سلطنت کا زمانہ تھا - اس زمانہ میں بھی علمائے دین کا ظہور ہوا - رشی اور سنت پیدا ہوئے اور مذہب کی روشنی پھیلانے کے لئے جو جہل کی تاریکی سے ماند ہوئی جاتی تھی بہت کوششیں کی گئیں - گو اس مذہب کا خاتمہ ہوچکا تھا اور ہندوں کی فضیلت - فوقیت اور عظمت جاتی رہی تھی تا ہم غاصب زمانہ دست برد اور جبر و تعدی سے اس کا سر نہ جھکا سکا - اس میں شک نہیں کہ ہندو مذہب بظاہر دنیا سے مفقود ہوگیا - عام لوگوں کی سوسائٹیوں سے جو آئے دن کی خانہ جنگیوں اور جہل و تعصب سے معمور تھیں غائب ہوگیا - مگر وہ چند ایسے شخصوں کے دلوں میں ضرور باقی رہا جو سوسائٹی کے جھگڑے بکھیڑوں سے علحدہ تھے اور وہیں نہایت خاموشی کے ساتھ روشنی، ترقی اور وسعت حاصل کرتا رہا - اس وقت کے ہندو مذہب کی نسبت اگر کوئی زیادہ سے زیادہ خراب بات کہی جاسکتی ہے تو وہ یہی ہے کہ مذہب حالت خواب میں تھا - مگر وہ اس حالت میں عرصہ تک نہیں رہا - سوتے ہوئے شیر کی طرح یکا یک بیدار ہوکر گرجنے لگا اور ایک ہزار سال کے بعد اس نے "نہے چیتن" کے جھنڈے کے نیچے اپنی قدیم آب و تاب اور اصلی چمک دمک کے ساتھ جلوہ دکھایا —

ہندو مذہب کا ساتواں اور آخری دور حال کا زمانہ

Marfat.com

ہے چھٹے دور میں اسے دنیا کے بڑے طاقتور مذہب اسلام سے مقابلہ کرنا پڑا آخری دور میں زمانہ موجودہ کے نہایت نامی گرامی مذہب مسیحی سے اُس کی مڈ بھیڑ ہوئی مگر کوئی اُس پر غالب نہ آسکا بلکہ اُن مذہبوں کے مدمقابل ہونے سے اُسے اپنی نشو و نما، تازگی اور طاقت و عظمت حاصل کرنے میں بہت بڑی مدد ملی ہے —

ہماری رائے میں ہندو مذہب کی نشو و نما اور بالیدگی ترقی کر رہی ہے۔ یہ امرت پھل کا سرسبز درخت مقدس ویدوں کی زبان پاک سے مناسب موسم میں اُگا۔ سریکرشن کی آبیاری اس میں کونپلیں نکال لائی۔ اور گوتم بدھ کی پیدائش سے اس کی نشو و نما کو اعلیٰ درجہ کا کمال حاصل ہوا —

اس کے بعد ہندو مذہب سے مختلف جدید مذاہب پیدا ہوئے اور وہ جہل اور تعصب کے ہاتوں نہایت ردی حالت میں ہو گیا۔ مگر " نمے چیتن " کی پیدایش سے پھر اُس کی اصلی اور پرانی قوتوں نے عود کیا —

یہ ایک ذات یا ایک فرقہ کا مذہب نہیں جیسا کہ عوام الناس کا عقیدہ ہے۔ بلکہ کل بنی نوع انسان کے لئے وضع کیا گیا ہے۔ جس وقت دخانی جہاز، ریل، تار، تجارت اور فتوحات سے کل دنیا مل جل کر ایک ہوجائے گی ایک اور رہنما پیدا ہوکر ظاہر کرے گا کہ ہندو مذہب تمام دنیا کے انسانوں کے لئے ہے۔ عامیانہ خیالات کے لوگوں کی رائے کے خلاف یہ جاہلوں اور ناپاکوں کا مذہب نہیں ہے۔ اسے رہنماؤں، رشیوں اور سنتوں نے

Marfat.com

وضع کیا ہے۔ اگر کوئی شخص ہندو مذہب کو جاننا، پڑھنا، یا حاصل کرنا چاہے تو وہ بڑے بڑے رہنما رشی اور سنتوں کی تلقین غور سے پڑھے۔ یہ بزرگ لوگ خدا کے اوتار تھے۔ اُن کے اقوال وید مقدس ہیں جو آسمانی وحی اور ربانی الہام ہیں جو خدائے تعالیٰ نے اپنی عنایت سے انسان کو کرامت فرمائے ہیں —

ہندو مذہب کے سمجھنے میں جو دقتیں پیش آتی ہیں اُن کا یہی باعث ہے کہ اور مذہبوں کی صرف ایک صورت ہے مگر اُس کی تین مختلف شکلیں ہیں۔ یہ تینوں شکلیں نجات حاصل کرنے کے تین زینے ہیں۔ پہلا زینہ قربانیاں ہیں جو مادی اشیا کی مدد سے کی جاتی ہیں۔ دوسرا زینہ دل کی صفائی ہے۔ جس سے اوصاف حمیدہ کا اختیار کرنا۔ نفس امارہ کو قابو میں لانا۔ اور ہر طرح پر دلی شرافت اور عظمت حاصل کرنی مراد ہے۔ تیسرا زینہ روح سے تعلق پیدا کرتا ہے —

اور مذہبوں میں پہلے دو زینے نہیں ہیں۔ تیسرا زینہ کچھہ یوں ہی ٹوٹا پھوٹا سا ہے ان مذہبوں کے پیرو صرف دلی اصلاح پر زور دیتے ہیں۔ اسی اصلاح کو نیکیوں کے پیدا ہونے کا خاص ذریعہ خیال کرتے ہیں۔ اور نیکیوں کے پیدا ہونے سے نجات کا ملنا قیاس کرتے ہیں۔ مگر ہندو تینوں طریقوں سے ہر ایک کو بجائے خود نہایت ضروری اور اعلیٰ درجہ کا کارآمد سمجھتے ہیں۔ یہی اور مذاہب سے اختلاف ہے اسی وجہ سے اُن کے مقابلہ میں ہندو مذہب کا ٹھیک اور صحیح طور پر سمجھنا بہت دشوار ہے —

Marfat.com

رہنماؤں کی تعریف

قدرت کاملہ کی ماہیت دریافت کرنے والے کو عالم اور اُس کی صناعیوں اور دستکاریوں کا پر اثر الفاظ میں مرقع کھینچنے والے کو شاعر کہتے ہیں۔ عالم قدرتی اشیا کے اوصاف اور اُن کے قابل قدر فوائد بتاتا ہے۔ شاعر اُن کی حسن و خوبی بیان کرتا ہے۔ علوم و فنون کے حاصل کرنے سے ہر انسان عالم ہو سکتا ہے۔ مگر شاعر اپنا قدرتی دماغ اور اپنی فطری ذہانت اپنے ساتھ ہی لاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں عالم بہت ہیں شاعر کمیاب۔ ایسے شاعر جنہیں شاعر کہہ سکیں۔ سارے جہان میں دس بیس ہونگے اس کثرت اور قلت کا یہی سبب ہے کہ ہر شخص ذاتی تربیت سے اپنے مبلغ استعداد کو زیادہ قیمتی بنا کر خطاب فضیلت حاصل کر سکتا ہے۔ مگر بغیر الہام غیبی اور تائید آسمانی ہر انسان کا ذکی الطبع اور عالی دماغ شاعر ہو جانا محال ہے۔

جو فرق عالم اور شاعر میں ہے وہی نسبت فلسفی اور رہنما میں ہے۔ فلسفی ابدی خوشی کے طریقوں پر بحث کرتے ہیں اور رہنما اُسے حاصل کرنے کے راستے بتاتے ہیں۔ فلسفی ہر زمانہ میں سیکڑوں ہوتے ہیں مگر رہنما بہت کم پیدا ہو سکتے ہیں۔ فلسفی ہونا علوم تفسیر کی تحصیل اور غور و فکر پر منحصر ہے اور رہنما غیبی

Marfat.com

الہام سے موئید ہوتے ہیں۔ اُن کے جسم میں خالق اکبر کا نور جلوہ گر ہو کر انسان کی بہتری کے لئے طرح طرح کے کار نمایاں کرتا ہے اس لئے رہنما خدا تعالیٰ کے مجسم نور پاک یا اوتار کہے جاتے ہیں —

عالم موجودات کامل بالذات ہے۔ ذرہ سے لے کر سطح آسمان تک جس میں لا تعداد ستارے جڑے ہیں کوئی شے ایسی نہیں ہے جس کو غیر مکمل کہہ سکیں۔ کیونکہ اس عالم میں جہاں بیشمار ضرورتیں خلق ہوئی ہیں وہاں اُن کو رفع کرنے کے لئے ہر قسم کے سامان بھی مہیا کر دیئے گئے ہیں —

ہر انسان کے دل میں ابدی خوشی حاصل کرنے کی ایک اندرونی خواہش ضرور ہوتی ہے۔ وہ از خود محسوس ہوتی ہے اور اس میں کامیاب نہ ہونے کی وجہ سے انسان دل ہی دل میں کڑھتا ہے۔ بچہ سے لے کر بڈھے تک ایسا کوئی بشر نہیں ہے جس کے دل میں یہ حسرت نہ بھری ہو اور جو اس کے نکالنے کی کوشش نہ کرتا ہو —

کیا خدا تعالیٰ نے ایسا پانی پیدا نہیں کیا ہے جس سے یہ انسانی پیاس بجھے! کیا یہاں عالم نا مکمل رہ گیا ہے؟ کیا آلام دنیوی سے جو انسان کے دل گھیرے ہوئے ہیں رہائی محال ہے؟ نہیں نہیں۔ جس خداوند کار ساز نے اس عالم موجودات کو تمام خوبیوں سے آراستہ کر کے کامل بنایا ہے اُس نے اس خواہش کے پورا کرنے کو ذرائع اور وسائل بھی پیدا کئے ہیں۔ یعنی عالم اسباب میں ایسے سبب بھی ہیں جن سے ابدی خوشی دائمی راحت اور نجات حاصل ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ ظاہری

Marfat.com

تمنا نہیں ہے جو قدرتی نعمتوں کے ملجانے سے پوری ہو جائے بلکہ یہ آگ انسان کے دل میں جلتی ہے - پس وہ پانی بھی جس سے یہ دل کی لگی بجھہ سکے دل ہی میں موجود ہے —

انسان کا دل بذاتہ بہت بڑا وسیع عالم ہے جس میں لاتعداد ذہنی قوتیں اور بیشمار چیزیں موجود ہیں - مگر یہ کوئی نہیں بتا سکتا کہ ان میں وہ کونسی چیز ہے جو آب حیات کا اثر رکھتی ہے - جس سے پیکر انسان ابدی خوشی حاصل کرسکتا ہے - ہزاروں فلسفیوں نے دریائے فکر میں غواصی کی مگر درمقصود ہات نہ آیا - لاکھوں دانشمندوں نے اس دقیق مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کی مگر طریق نجات کے دریافت کرنے میں قاصر رہے اور سعی مشکور نہوئی —

بظاہر یہ حسرت انسان کے ساتھہ ہی دفن ہوتی نظر آتی تھی - مگر حقیقی کارساز کا کوئی کام ادھورا نہیں ہوتا اس نے ابدی خوشی کا رستہ بتانے کے لئے رہنما پیدا کئے جن کے نورانی قالب میں نور پاک نے جلوہ دکھا کر انسان کو سیدھی راہ چلنے کی ہدایت کی مگر ایک ہی وقت میں ایک ہی رہنما نے اس اہم امر کی تکمیل نہیں کی - مختلف زمانوں میں دنیا کے متفرق حصوں میں متعدد رہنماؤں کا ظہور ہوا - یوں سالہا سال میں یہ دشوار مرحلہ طے کیا گیا - یہ بہت صاف کھلی ہوئی بات ہے - کہ جب انسانی خلقت الگ الگ فرقوں میں منقسم ہوگئی ہر فرقہ کی تعلیم و تہذیب میں اختلاف پڑا ہر فرقہ کے حکما اور دانشمندوں نے مختلف رائیں ظاہر کیں اور جدا گانہ قواعد مرتب کئے تو کل فرقوں

Marfat.com

میں تعصب آمیز اور باطل خیالات پھیل گئے جو رهنمائے اول کے بحر فیض کی روانی کے سدباب هوئے اور اس کی هدایت تعلیمات بنی آدم کے کل فرقوں میں نه پهنچ سکیں یا جهاں پهنچیں وهاں ان کے معنی غلط سمجھے گئے اور ان میں طرح طرح کی پیچیدگیاں پیدا هوگئیں - اس لئے دنیا میں اور رهنماؤں کی ضرورت هوئی تاکه پہلے رهنما کی تعلیمات گمراهوں کو شرح و بسط کے ساتھ سمجھائیں یا جهاں وه هدایات نه پهنچیں هوں وهاں ان کی اشاعت کریں —

کرم (عمل) گیان (علم) اور بھگتی (عشق) یه تین بڑے اصول خدا تعالیٰ نے اپنے رهنماؤں کی سوانح عمری اور زبان سے انساں کو عطا کئے - انھیں اصول اعظم کا مجموعه ابدی خوشی حاصل کرنے کا رسته هے - هماری سمجھ میں آنے سے قبل یه حکم الٰهی هم کو کئی دفعه سمجھایا گیا پہلے هم نے لفظ عمل سنا اور اعمال کو علم اور عشق پر ترجیح دی اور تحقیق انیق کے بعد بہت سے مسائل ذهنی وضع کئے تاهم همارے ذهن میں نه آیا که دراصل اس لفظ کا مفهوم کیا هے

ایکهزار سال بعد دوسرے رهنما کا ظهور هوا جس نے یوں لفظ عمل کی تشریح کی که علم کے کمال سے فرائض کو پهچاننا یعنی اعمال سے سچے اور پاک اعمال مراد هیں - اس رهنماکی ذات عشق الٰهی کا وجود تهی - عوام الناس نے اس کے خلاف طهارت کو عشق سے برتر قرار دیا —

دو هزار برس بعد تیسرا هادی پیدا هوا - جس نے عشق الٰهی کی تفسیر کی اور بیان کیا که قدرت کامله اور اس کے خالق کا عشق کامل هی علم هے جو متبرک

Marfat.com

اعمال کو روشن کرتا ہے طہارت خواہ کیسی ہی مکمل کیوں نہ ہو قادر مطلق اور اُس کی قدرت کاملہ کے عشق بغیر بہشت کا رستہ نہیں بتا سکتی —

انسان کی نافہمی پر کمال افسوس ہے تین مرتبہ حکم الٰہی - یعنی عمل - علم اور عشق غلطی نہ کرنے والی آوازوں سے سنا اور ہر مرتبہ اُس کے مطلب سمجھنے سے محروم رہا اس لئے اس ایک حکم سے بہشت کے تین مختلف رستے پیدا ہوگئے - بعضوں نے عمل یعنی کرم کانڈ اختیار کیا - اور قربانی پرستش بندگی عبادۃ وغیرہ اس سے مراد لی بعض نے علم یعنی گیان کانڈ کو ترجیح دی سچی اور سخت اخلاقی پاکیزگیوں ' ریاضت اور دشوار قیود مذہبی کو راحت جاودانی حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا - بعض نے بھکتی مارگ یعنی عشق الٰہی میں بیخود اور وارفتہ ہو کر تلقین کیا کہ رقص وسرود تصور ' اور خالق مطلق کی محبت ہی صرف ایسا جہاز ہے جو انسان کو اس بحر ناپیدا کنار کے ساحل پر پہنچا سکتا ہے - فلسفیانہ خیالات اور تعصب مذہبی نے اس جلتی ہوئی آگ کو اور بھی مشتعل کردیا اور انسانی خلقت مذہبی قیود اور متعصبانہ رسوم کے ناہموار میدانوں میں ٹھوکریں کھانے لگی —

انہیں تین رہنماؤں پر عالم کی رہنمائی ختم نہیں ہوگئی - دنیا کے مختلف حصوں میں چند اور رہنما بھی گزرے جنہوں نے یہی تین اصول اعظم تلقین کئے یا زمانہ کی حالت اور ان ملکوں کی ضرورت کے موافق جہاں ان کا ظہور ہوا یہ اصول ثلاثہ یا ان کے حصے واضع کر کے سمجھائے اس طرح متفرق حصص عالم میں متعدد رہنماؤں کی رسالت مختلف مذاہب کے قیام کا باعث ہوئی - اُدھر حکما اور دانشوروں نے ہر مذہب میں غور وفکر

کے بعد دخل در معقولات کیا - ادھر مصلحان قوم اور بزرگان دین نے جو اپنے علم و فضل کے غرور سے خود بین ہو رہے تھے ترمیم و تنسیخ شروع کردی الغرض ہر طبقہ کے عقلمندوں نے اپنے اپنے خیالات کے مطابق مذہبی قواعد اور اصول منضبط کئے اور اصل مطلب فوت ہوگیا —

در اصل ہندؤں میں یہ چار اعلیٰ درجہ کے رہنما ہوئے ہیں - پہلا رہنما پیدایش ہی کے دن سے نبوت کی قابلیت رکھتا تھا اور نور مقدس کا مجسم اوتار تھا - یہ صرف زمانہ کے سلسلہ ہی میں دنیا کا پہلا رہنما نہ تھا بلکہ ہر معنی میں اول رہنما ہونے کا مستحق تھا - کیونکہ جن رہنماؤں پر اس کو تقدم کا فخر حاصل تھا انھوں نے اسی کی تعلیمات کی تائید کی یا اُن کی شرح اور وضاحت کے ساتھ تلقین کی باقی اور تین رہنما پیدایشی اوتار نہ تھے جب ان میں رسالت کی قابلیت اور انوار الٰہی کے ضبط کی طاقت پائی گئی اس وقت اُن کا جسم خاکی پاک نور سے منور ہوا - یہ رہنمائے اول کے کلام کے شارح تھے —

یہ امر مسلمہ ہے کہ ان چار رہنماؤں کے علاوہ ہندؤں میں چند اور بھی رہنما گذرے ہیں - لیکن معمولی خیالات کے آدمیوں نے عموماً غلطی سے رشیوں اور سنتوں کو بھی رہنما مان لیا ہے - رشی یعنی علماء وہ لوگ ہیں جنھوں نے برسوں کی کتب بینی اور مراقبوں سے علم الٰہی حاصل کیا ہے - سنت یا فقرا وہ ہیں جن کو خدا شناسی کی عقل دی گئی ہے - جس کی بدولت وہ اپنی ذاتی تربیت اور جسمانی ریاضت سے ابدی خوشی کالطف اُٹھاتے ہیں اور رہنما وہ ہیں جن کے قالب

Marfat.com

خاکی میں نور مقدس کی روشنی گمراہ انسانی خلقت کو بہشت کا رستہ دکھانے کے لئے چراغ ہدایت کا حکم رکھتی ہے —

پہلا رہنما ایک کامل شخص تھا ہم اس کی سوانح عمری میں اول سے آخر تک عمل ہی کی فضیلت پاتے ہیں۔ اُس کی زندگی کا اصل مقصود عمل تھا۔ دوسرا رہنما طہارت اور پاکیزگی میں بے نظیر ہوا۔ تیسرا عشق الٰہی کا وجود تھا۔ چوتھا توحید کے مسئلہ میں فرد تھا۔ ان کے سوا اور رہنما ان چاروں کے مقلد تھے —

Marfat.com

سوانح عمری سری کرشن

تقریباً چار ہزار برس پہلے ایک قوم گنگا اور جمنا کی دلکش وادی میں آباد تھی - جب اس قوم کی تہذیب اور شائستگی اوج کمال پر پہنچی بڑے بڑے فلسفی اور متبحر عالم ان لوگوں میں پیدا ہوئے جنھوں نے روحانی خوشی کا رستہ دریافت کرنے کے لئے بڑا دماغ صرف کیا - دنیوی تکالیف سے نجات پانے کے لئے بہت کچھ چھان بین کی دقیق مسئلہ انسانی کو حل کرنے کے مختلف طریقوں پر بڑے شدومد کے ساتھ مکالمے اور مباحثے کئے مگر کوئی قابل اطمینان نتیجہ پیدا نہیں ہوا - ابدی خوشی جاودانی راحت اور سعادت دنیا و آخرت حاصل کرنے کے واسطے مذہبی عقائد کے موافق جو طریقے ایجاد ہوئے اُن کی تکمیل کے لئے مختلف قواعد و اصول اور بہت سی رسوم قربانی وغیرہ اختراع کی گئیں تاہم نوع انسان کی پیاس نہ بجھی اور اُس چشمۂ حیوان تک جس کا آب مصفا زندگی جاوید بخشتا ہے - پہنچنے کی کوشش کرتا رہا —

آخر کار دریائے رحمت الٰہی موجزن ہوا اور نور پاک نے آسمان سے نزول فرماکر ایک ملکوتی صفات رہنما کے قول و فعل سے انسان کو اُس رستہ پر چلنے کی ہدایت فرمائی جو سیدھا ابد آباد کو چلا گیا ہے —

Marfat.com

یہ قدسی صفات رہنما سری کرشن مہاراج تھے - انھوں نے ممالک متحدہ کے مشہور شہر متھرا میں ظہور فرمایا جو دریائے جمنا کے کنارے واقع ہے - اس شہر کے کنارے دریائے جمنا کی روانی نے کوسوں تک زرخیز زمین کو سرسبز اور سیراب کرکے ایک خوشنما منظر بنا دیا تھا - دریا کے اوپر کی جانب تھوڑے فاصلہ پر تمال کا سرسبز جنگل تھا - ہر سمت تمال * - بکل † اور کدم کے جھلارے درختوں کے گنجان جھنڈ تھے - جن کے درمیان تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر لہلہاتے ہوئے سبزہ زاروں میں جابجا سایہ دار درختوں کے نیچے پاکیزہ اور خوشگوار چھوٹے چھوٹے چشمے جاری تھے - اس کے دل کش مرغزاروں میں خوبصورت ہرن غول کے غول ہری ہری درب پر کلیلیں کرتے اور سیکڑوں دلربا طاؤس پھولے پھلے درختوں کے سائے میں ناچتے تھے - یہ مقام باشندگان متھرا کا تفرج گاہ تھا - یہاں نوجوان قوم اپنے عیش و عشرت کے جلسوں میں دن ہولی رات دوالی کے لطف اٹھاتے اور بزرگان خاندان جگ اور قربانیاں کرتے تھے - یہاں جادوں خاندان کی نوخیز کنواری لڑکیاں رنگ رلیاں مناتیں اور کتخدا عورتیں فرصت کے وقت جی بہلاتی تھیں - غرضکہ پر فضا بندرابن دریائے جمن کے کنارے متھرا کے ہر چھوٹے بڑے، امیر غریب، برناؤ پیر کا رمنا تھا —

متھرا سے چل کر تھوڑی دور نیچے کی طرف اب دریا ایک سرسبز گاؤں گوکل آباد ہے - یہ گوالوں کی بستی تھی جو جسمانی قوت، دنیاوی فارغ البالی کے علاوہ

---

* یہ درخت نواح بندرابن میں اب بھی اسی نام سے مشہور ہے

† مولسری - مترجم

Marfat.com

نیکبختی دیانت داری اور سادہ دلی میں ضرب المثل تھے - اُن کی مالی حالت اوسط درجہ کی تھی کوئی ان میں امیر کبیر نہ تھا تو کوئی فاقہ کش بھی نہ تھا - سب بیشمار مویشیوں کے مالک اور دریا کے کنارے کوسوں تک سر سبز و شاداب آراضی پر قابض تھے جس میں اُن کے مویشیوں کی چراگاہیں تھیں - اسی کی بدولت وہ اپنی قوم میں آزادی اور سادہ مزاجی کے ساتھہ خوش گزران زندگی بسر کرتے تھے - اُن کی عورتیں حسین ، دلفریب راستباز اور سادہ مزاج تھیں ' اس کے ساتھہ ھی صانع قدرت نے شوخی اور بیباکی اُن کی رگ رگ میں کوٹ کر بھری تھی - غرض گوکل میں تندرستی ، فارغ البالی اور حسن زاھد فریب کے ھر طرف دور دورے تھے - اسی سے یہ سیدو سواہ خطہ ایسا دلچسپ تھا کہ یہاں دیوتا آکر رھنے کی تمنا کرتے ——

اُس زمانہ میں جس کا ھم بیان کرتے ھیں اس شیر فروش فرقہ کے سر گروہ نند جی تھے - ان کے سوا اور کوئی شخص ایسا نیک اور لایق نہ تھا جو اس سادہ دل قوم کا سر پرست بنایا جاتا - اُن کی زوجہ جسودھا بھی تمام حمیدہ خصائل میں ان کی ھمسر تھیں - گوکل کے سب مرد و زن ان دونوں کو عزیز رکھتے - معزز سمجھتے ان سے خائف اور انکے فرمانبردار رھتے تھے - نندجی کا اخلاق اسقدر وسیع تھا کہ متھرا کے شاھی خاندان میں بھی اُن کی عزت ھوتی تھی - اس وقت متھرا کا حکمراں راجہ کنس تھا - اُسکے ظلم ' بیرحمی ' نا انصافی اور سخت گیری سے جو اُس کے شہر میں تھی رعایا اُس سے نفرت کرتی تھی اور دشمن کانپتے تھے - مگر

Marfat.com

اس کے شاہی رعب اور سلطانی جبروت سے کسی کو اس کے خلاف دم مارنے کا حوصلہ نہ ہوتا تھا —

ظالم حکمران اپنی رعیت سے ہر وقت خائف و مشکوک رہتا ہے - راجہ کنس بھی اسی مسلمہ کلیہ کے تحت میں تھا - اسے بھی ہر دم یہی خوف دامنگیر رہتا تھا کہ دشمن موقع پا کر ہلاک نہ کر ڈالیں - اس نے اس امر کے دریافت کرنے میں سعی موفور کی کہ اسے زیادہ تر کس شخص سے ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہے تاکہ بطور حفظ ما تقدم اس سے محفوظ رہنے کی کوشش کرے - جب اسے نجومیوں سے معلوم ہوا کہ اس کی بہن دیوکی کا آٹھواں فرزند اس کا قاتل ہوگا - اس نے فوراً اپنی بہن دیوکی اور اپنے بہنوئی واسدیو کو مقید کرکے مارڈالنے کا قصد کیا جس سے ان کی آیندہ نسل کا خاتمہ بھی ہوجائے یہ دونوں قیدی راجہ کے قدموں پر سر رکھ کے رحم کے ملتجی ہوئے اور پاک حلف سے اقرار کیا کہ ہم اپنے کل بچے راجہ کے حوالے کر دیں گے اور وہ معصوم پیدا ہوتے ہی ہلاک کئے جائیں گے تب بھی اُف نہ کریں گے - اس گریہ و زاری نے سنگ دل راجہ کے دل پر ایسا اثر کیا کہ وہ اس تجویز پر راضی ہو گیا - اس نے ان دونوں کو اپنے محل ہی میں قید رکھا اور پوری پوری نگہبانی کی کہ قیدی اپنے نوزائیدہ بچوں کو کسی خفیہ طریقہ سے علحدہ نہ کر سکیں —

علی التواتر سات بچے پیدا ہوئے اور راجہ کے حوالے کردئے گئے - راجہ نے بخیال مزید حفاظت خود ان سب کو ہلاک کیا - آخر کار کمبخت قیدیوں نے دل میں

Marfat.com

ٹھان لی کہ خواہ کچھ ہی نتیجہ کیوں نہ ہو اب کی بار حتی‌الوسع اپنے پیارے بچہ کی جان خون خوار راجہ کے غضب سے ضرور بچائیں گے - اس مرتبہ نہایت حسین صاحب جمال فرزند "دیو کی" کے بطن سے پیدا ہوا - "واسدیو" نے فوراً اسے کپڑے میں لپیٹ کر اپنے آغوش میں چھپا لیا اور محافظین کی نظر بچا کر مجلس سے باہر نکلے - قمری مہینہ بھادوں کی آٹھویں رات تھی ہر ذی روح کے دل میں جوش انبساط پیدا کرنے والا برسات کا موسم شباب پر تھا - جمنا کی طغیانی نے قریب دونوں کناروں کو اپنے پات دار دامن میں لے لیا تھا - نیلگوں آسمان پر کالی گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں - بجلی کی چمک، رعد کی کڑک، آسود گان خاک کی میٹھی میٹھی نیند میں خلل اندازی کر رہی تھی - مینھ موسلا دھار برستا تھا اور ہوا بڑے زناٹے سے چل رہی تھی - گویا قدرت کاملہ جوش میں آ کر مستانہ وار اٹھکھیلیاں کو رہی تھی - "واسدیو" اپنے لخت جگر کو آغوش میں لیکر گوکل کو روانہ ہوئے طوفان خیز دریائے جمنا کو کسی نہ کسی تدبیر سے عبور کرکے "نند جی" کے مکان پر پہنچے اسی "نند جی کے یہاں بھی لڑکی پیدا ہوئی تھی اس وقت گوکل میں ہرطرف سناٹا تھا کوئی منکتا تک نہ تھا - اس ڈراونی رات میں خاموشی کے سوا اور کیا ہوتا سب اپنی جگہہ دبکے دبکائے پڑے تھے —

گوالوں کا سردار 'نند جی' 'واسدیو' کے بڑے مخلص

Marfat.com

دوست تھے - ان دونوں دوستوں نے باہم مشورہ کرکے اس لڑکے کی پیدایش سے پیشتر ہی اُس کی جانبری کے لئے مفید تدابیر سونچ لی تھیں اور ہر قسم کا انتظام کر لیا تھا - اس کے سوا واسدیو کی دوسری بیوی روہنی مع اپنے فرزند 'بلرام' کے گوکل میں رہتی تھیں اس طور پر بھی 'نند جی' اور جادوں خاندان میں بہت اتحاد تھا - انہیں لوگوں کی مدد سے 'سری کرشن' کی حفاظت کے لئے بہت غور و تامل کے بعد نہایت مدبرانہ کارروائی کی گئی اور اُس میں کامیابی ہوئی -

اس وقت گوکل کے باشندے آرام سے پاؤں پھیلائے گہری اور میٹھی نیند کے مزے لے رہے تھے کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہوئی کہ نصف شب کو کیا ماجرا گزرا اور اس طرح وہ بچہ بے رحم راجہ کے ہاتھ سے مارا جاتا، بچ نکلا - تیسرے روز صبح کے وقت 'کنس' کو معلوم ہوا کہ اُس کی ہمشیر نے لڑکی جنی ہے - وہ اُس لڑکی کو فوراً باہر نکال لایا اور اُس کے قتل کا حکم دیا -

جسودھا نے واسدیو اور دیوکی کے نور بصر کو بڑی شفقت مادری سے دودھ پلایا اور نند جی نے بڑی احتیاط سے اُس کی پرورش کی - اس جادوں خاندان کے شاہزادہ نے گوکل میں گوالوں کے بچوں کی طرح نشو و نما پائی اور سارے گاؤں والوں کی مسرت کا باعث ہوگیا - گوال اور گوالنوں نے اس کے مختلف نام رکھے مگر ہم یہاں صرف دو ہی نام لکھتے ہیں - اُن کی ماں اُنہیں کنہیا کہکر پکارتی تھیں اور گوالوں کے فرقہ میں اُن کا نام سری کرشن مشہور تھا -

Marfat.com

گوالوں کے لڑکوں سی تعلیم اور تربیت ظاہر ہی ہے۔ لکھنے پڑھنے کا ان لوگوں میں چرچا مطلق نہ تھا۔ پھر اس قوم کے لڑکوں کو سائنس فلسفہ اور زباندانی کے بھنور میں پڑنے کا کبھی بھولے سے بھی کیوں خیال آتا۔ سری کرشن نے ہوش سنبھالا تو گلہ بانی کی خدمت اُن کے بھی سپرد کی گئی۔ وہ ہر روز گاؤں کے لڑکوں کے ساتھ چراگاہ میں جانے لگے۔ سری کرشن کو کسی علم و فن سے بہرہ ور نہ تھے تاہم بانسلی بجانے میں یدطولیٰ رکھتے تھے۔ ان کی بانسلی کی خوش آیند صدائیں اور سریلی رسیلی تانیں ایسی دل کش ہوتی تھیں کہ گوکل کی گوالنیں اُنھیں سن کر مست ہو جاتیں اور عالم سرور میں وجد کرتی تھیں اسی بانسلی نے سری کرشن کی آخر عمر میں ناقوس کا بھیس بدلا جس کی ہولناک اور مہیب آواز خون ریز معرکوں میں نامور جری اور بہادر لوگوں کے دلوں میں جوش و خروش پیدا کر دیتی تھی —

جمنا کی روانی سے گوکل بہشت بریں کا نمونہ تھا ہی۔ جس روز سری کرشن کا ظہور ہوا وہاں ہر شخص کے دل میں عشق و محبت کا دریا موجیں مارنے لگا۔ دنیاوی عیش و نشاط کی کھیتاں اُس دریا سے لہلہاتی تھیں تو اس روح پرور چشمہ کی روانی سے ہر ذی روح کے دل میں روحانی خوشی کا نودمیدہ سبزہ جھلک دکھانے لگا۔ ہر ایک مکان باطنی اطمینان اور روحانی فرحت کا کشت زار ہوگیا۔ شیر خوار سری کرشن اپنی ماں کے لاڈلے دھقانوں کی شادمانی کا ذریعہ، بچہ سری کرشن عورتوں کے پیارے کھلونے، طفل سریکرشن لڑکوں کے عزیز رفیق

Marfat.com

اور ساتھی تھے - گوکل کے سب مرد و زن انھیں از حد پیار کرتے - مگر اس بے انتہا محبت کا سبب کسی کی سمجھ میں نہ آتا اپنے بچوں کو بھی عزیز رکھتے تھے مگر سری کرشن کی محبت اُن کی اُلفت سے بدرجہا زیادہ تھی - بلکہ یوں کہنا چاہئیے کہ اس محبت کا درجہ اُس الفت سے جو قدرت نے انسان کے دل میں پیدا کی ہے کہیں برتر تھا - سری‌کرشن سیدھے سادے نہیں بلکہ بے انتہا ' شوخ شریر اور چلبلے تھے - وہ ہمسایوں کے مکانوں میں چپکے سے گھس جاتے کھانے پینے کی چیزوں خصوصاً دودھ اور مکھن کی خوب چکھوتیاں کرتے - برتن توڑ ڈالتے اور اسی قسم کے هزاروں نقصان کرتے - مگر وہ سب ان کے کچھ ایسے گرویدہ ہو گئے تھے کہ ان تمام نقصانوں کو خاموشی کے ساتھ برداشت کرتے اور کبھی حرف شکایت زبان پر نہ لاتے تھے - اس بچپن کی شرارت اور پڑوسیوں کی ایذا رسانی کا بہت جلد اُسی وقت خاتمہ ہو گیا جب سری کرشن اپنے باپ کے مویشیوں کی حفاظت اور نگہبانی کے واسطے چراگاہ جانے کے لئے مجبور کئے گئے - یہ بات جسودھا جی کی مرضی کے بالکل خلاف تھی - لیکن مجبوراً اُنھوں نے نہایت نا خوشی اور بیدلی سے سری کرشن کی جدائی گوارا کی - اور بار بار منت سے کہا " پیارے فرزند گھر سے بہت دور نہ جانا خوفناک دریائے جمنا کو عبور نہ کرنا بلکہ دریا کے پاس تک نہ پھٹکنا - مجھے اس بات کا ہر دم کھٹکا لگا رہتا ہے کہ کہیں راجہ کنس تمہیں نہ دیکھ پائے - تیز دھوپ میں اِدھر ادھر نہ پھرنا " - غرض اسی قسم کی بہت سی نصیحتیں کرتیں - جب سری کرشن اپنے ساتھیوں کے

Marfat.com

همراہ گائیں لیکر چراگاہ جانے کو تیار ہوتے جسودھا جی وہ کھانے جو پیارے کنہائی کو زیادہ تر مرغوب تھے ان کے ساتھہ رکھدیتیں اور بہ تکرار تاکید کر دیتیں جب بھوک لگے ان کو کھا لینا۔ اور خود گھر کے دروازہ پر کھڑی ہو کر محبت بھری نگاہوں سے شفیق ماں کی طرح الوداع کے طور پر سری کرشن کو جاتے ہوئے دیر تک دیکھا کرتیں —

لڑکے سری کرشن کی محبت میں ایسے دیوانے ہو رہے تھے کہ اُن کے پیارے کنہائی چراگاہ نجاتے تو وہ بھی وہاں جانے سے جی چراتے۔ بغیر شرکت و موجودگی سری کرشن کے کوئی کھیل نہ کھیلا جاتا اور نہ کبھی ایسے کاموں کا کچھہ اهتمام ہوتا۔ سری کرشن ان لڑکوں کے دوست اور سردار ہی نہ تھے بلکہ اُن کے نزدیک وہی سب کچھہ تھے۔ وہ اُنھیں طرح طرح کے کھیل کھلاتے۔ نئی نئی بازیاں ایجاد کرتے۔ اپنی محبت سے لبھاتے اور بانسلی کی میٹھی میٹھی تانوں سے تفریح بخشتے تھے۔ سری کرشن نے اپنے لڑکپن کے زمانہ میں اکثر معجز نما اور فوق العادت باتوں کا اظہار کیا۔ بہت سے قوی ہیکل جانور، اور خونخوار جنگلی درندے مارے۔ ایک مرتبہ دریائے جمنا میں ایک اژدر دھاں کالا سانپ مارا جسے کالا ناک کہتے ہیں —

رفتہ رفتہ سری کرشن دائرہ محبت کے مرکز ہو گئے۔ انھوں نے اپنے گرد فرحت و انبساط کی ایک نئی دنیا پیدا کر لی۔ تیرھویں سال شروع ہوتے ہی اُنھوں نے گوکل کی کل دوشیزہ لڑکیوں کو لبھا لیا اُن کی حسن و خوبی خوش مزاجی۔ محبت اور جادو بھری بانسلی کے سحرفن نغموں

Marfat.com

کی بدولت وہ انپر بے اختیار فریفتہ ہوگئیں —

صبح و شام وہ سب جمنا اشنان کرنے پانی بھرنے جاتی تھیں رستہ میں سری کرشن سے ملاقات ہوتی تھی۔ باہمی گفتگو آپس کے اشارے کنائے - چہل اور دل لگی میں بہت وقت صرف ہونے لگا - چند روز میں یہاں تک نوبت پہنچی کہ وہ یکے بعد دیگرے سب سری کرشن کی عاشق زار ہوگئیں اور سری کرشن بھی ان سے محبت کرنے لگے رفتہ رفتہ وہ سب گرداب عشق میں ایسی پھنسیں کہ رہائی دشوار ہوگئی - دن کو سری کرشن کے پاس اُن کے ساتھیوں کے جمگھٹ رہتے تھے اور گوپیوں کو بھی خانہ داری کے کاموں سے فرصت نہوتی تھی اشنان گھاٹ یا پنگھٹ کے رستہ کی ملاقاتوں سے اُن کے آرزو مند دل تسکین نہ پاتے تھے - لہذا گوپیوں نے چاندنی راتوں میں قرب و جوار کے باغوں چمنستانوں اور سبزہ زاروں میں سری کرشن سے ملنا شروع کیا - وہاں وہ بانسلی کی آواز کے اشارے پر دوڑ دوڑ کرجاتیں اور کنجوں میں جہاں پاک محبت اور سچی خوشی کے سوا اور کچھ بھی نہ تھا اپنے روحانی محبوب کیساتھ مختلف کھیل تماشونکا لطف اُٹھاتیں - سری کرشن جس طرح چراگاہوں میں لہو و لعب سے گوالوں کو مسرور کرتے اُسی طرح گوپیوں کی خوشی کیلئے باغوں اور کُنجوں میں طرح طرح کے کھیل تماشے اور دعوتیں کیا کرتے تھے - ان مختلف کھیل اور تفریحوں سے یہاں ہم صرف دو ہی کا تذکرہ کرتے ہیں - بارش میں جھولے ڈالے جاتے اور موسم بہار میں گلال اور عبیر کے قمقموںسے ہولی کھیلی جاتی گوکل کی سب گوپیاں اور گوال ان دونوں تقریبوں میں شریک ہوتے تھے —

سری کرشن کے کھیل تماشوں دلکش نغموں اور عالم گیر محبت نے جن گوپیوں اور لڑکوں کو ان کی طرف

Marfat.com

رجوع کردیا تھا وہ صرف گوکل یا صرف انہیں کے فرقہ کے نہ تھے بلکہ اکثر دور دور سے اُن کی بزم عشرت میں شامل ہونیکو آتے تھے ۔ دور تک جمنا کے دونوں کناروں کے دیہات اور شہر متھرا کے لڑکے لڑکیاں سری کرشن کے گرد جمع ہوتے انسے محبت و اُلفت کرتے اور اُس روحانی خوشی کا جو وہ سبکو بیدریغ بخشتے تھے لطف اُٹھاتے تھے ۔ اس پاک اور سچے عشق میں جس میں دریا کے دونوں کناروں کے گاؤں کی عورتیں مبتلا تھیں شہوت پرستی نام کو بھی نہ تھی کیونکہ جب یہ واقعات گوکل میں گذرے سریکرشن کی عمر صرف گیارہ برس کی تھی

ایک مرتبہ سریکرشن نے رقص دائرہ کا ایک بڑا جلسہ قرار دیا ۔ اس کے لئے گوکل کے فرحت افزا باغوں اور سبزہ زاروں کے سوا بندرابن جیسی دلاویز جگھہ کے رمنے ہی مناسب مقام تجویز ہوئے جو اپنی جوش فزا اور دلربا قدرتی نزھت کی سبب اھل شہر کیلئے تفرج گاہ تھے جنھیں جمنا کے شفاف پانی کی روانی اور اس کی بخشی ہوئی شادابی اور بوقلموں اشجار کے پتوں کے مختلف رنگونکی بہار نے عجیب دلچسپ قدرتی عیش باغ بنا دیا تھا ۔ وقت بہت ہی سہانا خزاں کی پورنماسی کی شب ماہ مقرر ہوا جن کی نکھری نکھری چاندنی سے تمام دنیا جگمگا اُٹھتی ہے ۔ اسی دلکش مقام اور اسی سہانے وقت میں یہ رھس کا جلسہ بڑی شان و شوکت سے منعقد ہوا ۔ قرب و جوار کی تمام حسین مہ جبین نوجوان گوپیاں بیش بہا پوشاکیں زیب تن کئے پھولوں کے زیور پہنے ۔ عطر میں بسی خرام ناز سے قدم قدم پر اٹھلاتی آئیں اور رقص میں

Marfat.com

شریک ہوئیں - اس عظیم‌الشان جلسہ کی تعریف میں بڑے بڑے شعرائے نازک خیال کو چپ لگ گئی ہے اور اعلیٰ درجہ کے جادو بیان مقرر دم بخود رہے گئے ہیں تو یہی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم اس کا قصد ہی نہ کریں —

عورتیں لڑکے لڑکیاں اور بچے ہی سری کرشن کی سلطنت عشق کے باج گزار نہ تھے - اُن کے فرقے کے سارے گوال اور کل مذہبوں اور ملتوں کے شخص بھی اس قربان گاہ کے شہید تھے - وہ سب ہر امر میں بغیر کسی شرط کے ان کے مطیع اور فرماں بردار ہوگئے تھے - ان کا عشق رشتہ داری کے تعلقات - آداب صحبت کے قواعد اور کل دنیاوی تفکرات پر فائق تھا - سب پیر و جوان اور ہر خاندان کے محترم سر پرست سری کرشن کے قدمبوس ہوتے اُنہیں اپنا پیشوا اور سردار مانتے تھے - اب ہم آپ کو ایک واقعہ سناتے ہیں جس سے سری کرشن کے اقتدار کی وسعت جو اُنہیں اپنی قوم پر حاصل تھا بخوبی واضح ہو جائیگی —

ایک دن گوکل کے سب بزرگ ایک بڑے جگ کی تیاری میں مصروف تھے - اُس زمانے میں ایرین - اندر دیوتا کی خوشنودی اور رضا جوئی کے لئے بڑی بڑی قربانیاں کرتے تھے - اندر بارش کا دیوتا مانا جاتا تھا اور بارش کی زراعت کے لئے اشد ضرورت ہوتی ہے - پس اور دیوتا اور دیویوں کی بہ نسبت اُس کی پرستش بہت زیادہ ضروری سمجھی جاتی تھی - اس موقع پر سری کرشن نے بالکل نیا مذہب تعلیم کیا اور اُس مذہب کے خلاف وعظ کہا جو اُس وقت بڑی قدر کی نگاہوں سے

Marfat.com

دیکھا جاتا تھا - اس نئے وعظ و تلقین نے اُن لوگوں کے دلی عقائد کو بالکل پلٹ دیا اور اُنھیں قدرت پرستی کی جانب رغبت دلائی —

سری کرشن نے اپنے پدر بزرگوار سے دریافت کیا کہ " یہ انتظام کس لئے ہو رہا ہے ؟ آپ سب اس میں اس قدر کیوں مشغول ہیں اور کس کی پرستش کرنی چاہتے ہیں " ؟ نند نے جواب دیا - پیارے فرزند - بموجب رسم زمانہ ہم اندر دیوتا کے حضور میں ایک قربانی پیش کیا چاہتے ہیں - اندر بارش کا دیوتا ہے جس کے حکم سے مینھہ برستا ہے - کیونکہ بارش ہی سے زمین زرخیز ہوتی ہے اور زمین کی پیداوار ہی پر انسان کی زندگی - فلاح اور آرام کا دارو مدار ہے —

اُسی وقت اُسی عالم طفولیت میں سری کرشن نے بزرگان گوکل کو ایک نئے مذہب کی تلقین کی - گو وہ اُس کے لڑکپن کا زمانہ تھا - اُنھوں نے علم و ہنر کچھہ حاصل نہ کیا تھا مذہبی تعلیم نہ پائی تھی - وہ صرف ایک گوال کے لڑکے تھے تاہم اُن کے الفاظ نے ایسا اثر ڈالا کہ سب نے اُن کی بعیت قبول کی اور زمانہ کا موجودہ معزز و مقبول مذہب تکسال باہر ہوگیا -

سری کرشن نے فرمایا انسان کی ہستی اُس کے اعمال کا لب لباب ہے انسان کی پیدائش - راحت و مصیبت نیکی و بدی - سب اُس کے اعمال پر منحصر ہے - انسان سے اعمال سر زد نہ ہوں تو اُس کو سزا جزاء کسی قسم کی نہیں مل سکتی - دنیا میں اگر کوئی شے اعلیٰ اور بر تر سمجھی جائے تو وہ صرف اعمال ہوسکتے ہیں اندر کی پرستش ایک فعل عبث ہے اُس کے اختیار میں

Marfat.com

کچھہ بھی نہیں ھے - کل عالم قدرت کاملہ سے وابستہ اور قدرت خالق اکبر کا فعل ھے - پس فعل خدا ھے —

ھماری زندگی افعال پر مبنی ھے - ھمیں اپنی زندگی منظور ھے تو ضرور فاعل بنیں - اس لئے وہ چیز جو ھمیں زندہ رکھتی ھے قابل پرستش ھے - گائیں ھماری وجہ معاش ھیں یہ چراگاہ اور سامنے والی پہاڑی * ھماری گایونکی پرورش کا ذریعہ ھیں ھم کو اُنھیں کے واسطے قربانیاں کرنی مناسب ھیں - اندر کی پرستش فضول ھے —

سری کرشن بالکل کم سن تھے مگر اُن لوگوں کے لوح دل پر اُن کی محبت اور عظمت کا نقش کچھہ ایسا مرتسم ھوگیا کہ وہ روحانی بہبودگی کے لئے اپنے قدیم مذھب کو پامال کر کے سری کرشن کے پیرو ھوگئے اور اُن کے ساتھہ گوبردھن پہاڑ پر جاکر قدرت کاملہ کی پرستش میں مشغول ھوئے —

یہ حیرت انگیز واقعات پوشیدہ نہ رہ سکے - گھر گھر سری کرشن کا نام مشہور ھوگیا اُن کے کارھائے نمایاں زبان زد ھر خاص و عام ھوگئے - متھرا کے ھر گلی کوچہ میں ھی اُن کی عظمت کا شہرہ نہیں ھوا بلکہ ساری قلمرو میں دھوم مچگئی - راجہ کنس نے اس کی سن گن پائی تو اُسے بہت اندیشہ ھوا - کنس اس وقت سری کرشن کو ایسا مضرت رساں نہ جانتا تھا - تاھم اس سے پہلے سریکرشن کے حالات کے تجسس کے لئے خفیہ طور سے مخبر - جاسوس مقرر کئے گئے تھے اور چند مرتبہ ان کی ھلاکت کی کوشش بھی کی گئی تھی - اب اس واقعہ نے اُسے بہت ڈرایا اور جس وقت اُسے معلوم ھوا کہ سریکرشن نند کے بیٹے نہیں بلکہ اُسی کے

* گوبردھن پہاڑی سے مراد ھے - مترجم

Marfat.com

ہمشیرزادے یعنی دیوکی کے فرزند ہیں - جن کے لئے اُس نے اتنے معصوم بچوں کا خون بہایا ہے تو اُس کے اور بھی رہے سہے حواس غائب ہوگئے - کچھ کرتے دھرتے نہ بن پڑی - غصہ سے تھر تھر کانپنے لگا اور آنکھوں سے آگ کی چنگاریاں برسنے لگیں مگر دل ہی دل میں ضبط کرکے دم بخود رہ گیا - اُسے معلوم ہوچکا تھا کہ سریکرشن تمامی باشندگان متھرا کے معبود ہوگئے ہیں - کھلے بندوں اُن کے قتل کی کوشش کرنی گویا رعیت کے دلوں میں بغاوت کا بیج بونا ہے - اس کے ساتھ ہی یہ بھی خوف تھا کہ فوجی سپاہی کرشن کا مقابلہ نہ کرینگے بلکہ ٹوٹ کر انھیں سے جا ملینگے - اس لئے اس نے سریکرشن کو دغا سے قتل کرنے کا قصد کیا اور جی میں ٹھان لی کہ جس تدبیر سے ممکن ہوگا دشمن کے ہلاک کرنے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھونگا —

ایک شخص اُکرور متھرا میں رہتا تھا - سریکرشن سے اُس کا بہت اتحاد تھا راجہ کنس نے اُسے اپنے دربار میں طلب کرکے بڑی تعظیم و تکریم سے استقبال کیا اور بہت سے تحائف دیکر کہا " اے نیک مرد ہم نے سنا ہے کرشن ہمارے ہمشیرزادے ہیں ہماری غیرت نہیں چاہتی کہ وہ ایک گھوسی کے لڑکے بن کر رہیں - اُنھیں متھرا میں آکر شہزادوں کی طرح رہنا چاہئے ہم نے یہ بھی سنا ہے کہ سریکرشن کو تم سے بہت محبت ہے پس تم ہی اُن کو سمجھا بجھا کر بہ اعزاز تمام ایوان شاہی میں لے آؤ - وہ یہاں آکر اپنے خاندانی شاہانہ طرز معاشرت سے زندگی بسر کریں " —

یہ شاہی پیام لیکر اکرور گوکل میں پہنچا تو وہاں

Marfat.com

شادی و غم دونوں کے متضاد اثر نے لوگوں کے دلوں کی کچھ عجیب حالت کردی جو خود ان سے بیان نہ ہوسکتی تھی اور نہ اُن کے دل اس کے متحمل ہوسکتے تھے - سب کو سریکرشن کی قدر افزائی سے جس قدر خوشی ہوئی تھی اتنا ھی رنج اور صدمہ اُن کی مفارقت نے انھیں دیا تھا - سب اس ناقابل برداشت حالت سے بہت بیچین تھے - سریکرشن نے رخصت کے وقت سب کی تسلی تشفی کی - وعدہ کیا ہم بہت جلد واپس آئینگے اور " اکرور " کیساتھ متھرا کو سوار ہوگئے —

راجہ کنس نے نہایت شفقت اور مہربانی سے سریکرشن کی آؤ بھگت کی بڑی شان و شوکت سے ان کے خیر مقدم کا جلسہ منعقد کیا اُن کی آمد کی خوشی میں طرح طرح کی تفریحوں کا انصرام ہوا ان کھیل تماشوں میں ایک مشت زنی کی لڑائی بھی تھی - اس میں سریکرشن سے بھی شرکت کی درخواست کی گئی - کنس نے خفیہ طور پر سریکرشن کی ہلاکت کے لئے مشت زنوں سے اشارہ کردیا تھا - سریکرشن فوراً تاڑ گئے کہ ضرور کچھ دال میں کالا ہے - ادھر حاضرین جلسہ بھی راجہ کے فاسد ارادہ سے واقف ہوگئے اور یوں یہ راز سربستہ سب پر کھل گیا —

سریکرشن نے خونخوار مشت زن کو بڑی آسانی سے ہلاک کیا - اس کے بعد کنس پر حملہ کیا اور آن کی آن میں اُسے بھی جہنم واصل کردیا اُس وقت بڑی ہل چل پڑگئی - ہر طرف سے تحسین و آفریں کی صدائیں بلند ہوئیں - آخر کار اہل متھرا نے متفق الرائے ہوکر سریکرشن کو تخت پر بٹھا دیا —

Marfat.com

سریکرشن کو تخت و تاج کی ہوس ہی نہ تھی - انھوں نے پھر کہن سال راجہ اُگرسین کو جو کنس کے بندی خانہ میں قید تھا طلب کیا اور کہا کہ مجھے سلطنت کی حاجت نہیں - نہ سلطنت کو میری ضرورت ہے - مجھے تو گوکل کے رمنوں میں رہنے کے سوا کوئی بات بھلی معلوم نہیں ہوتی - میں نے تمہارے فرزند کو تخت و تاج کی طمع سے قتل نہیں کیا ہے اُس کی بدکرداری حد کو پہنچ گئی تھی - وہ ظلم و تعدی سے اپنی رعایا کے حق میں بلائے بیدرماں ہوگیا تھا - میں نے فقط رعیت کی حفظ و امن کی غرض سے اُس کی جان لی ہے تمہارا تخت و تاج تمہیں مبارک ہو تم جادوں خاندان کے معزز سرپرست ہو - میری یہی تمنا ہے کہ تم ہی تخت نشین ہوکر رعایا پر حکمرانی کرو —

اس کے بعد سریکرشن کنس کی گریہ کناں بیوہ رانیوں اور دیگر اقربا کی طرف مخاطب ہوئے اُن کو ہر طرح تسلی و تشفی دی - اُن کے پاؤں پر سر رکھکر معافی مانگی - پھر شاہی جلوس سے کنس کی تجہیز و تکفین کا حکم دیا - اور حتی الوسع اس صدمۂ عظیم پر صبر دلانے کو سب کی دلجوئی کی —

کنس کی نعش شعلوں کے سپرد کردی گئی اور راجہ اگرسین تخت پر بیٹھا - سریکرشن نے ان دونوں تقیبوں کے بعد تحصیل علم کے لئے ”سندی پن رشی“ کے پاس جانے کی تیاری کردی - انھیں اہل دنیا کی تلقین کے لئے حصول علم و کمال کی بہت ضرورت تھی اور اس کا موقع اب ملا تھا —

اب سری کرشن کی طبیعت نے ایسا پلٹا کھایا کہ

Marfat.com

بچپن کی شوخیاں اور شرارتیں خواب و خیال ہو گئیں - اس طرفہ تغیر نے انھیں ایک متین مدبر - امور سلطنت کا اچھا ماہر قوی اور لائق حکمراں بنا دیا - وہ اپنے عزیز ہم جولیوں - پیاری گوپیوں اور مطیع پرستش کرنے والوں کو بالکل بھول گئے - انھیں اپنی ماں جسودھا اور باپ نند کا بھی خیال نہ رہا - جب یہ سب سری کرشن کے لینے کو ان کے ایوان شاہی میں گئے اس وقت جو تقریر انھوں نے کی وہ اس شعر کے مفہوم کا مصداق تھی جو پرنس ہنری * نے اپنے خوش طبع دوستوں کے رو برو پڑھا تھا —

---

* پرنس ہنری شاہ پروشیا انگلستان کے شاہ عالم پناہ ایڈورڈ ہفتم کی بڑی ہمشیرہ ہرامپریل مہجسٹی فریڈرک وکٹوریہ کے بطن سے جو قیصرہ ہند مرحومہ کی بڑی بیٹی تھیں - اگست سنہ ۱۸۶۲ ع میں پیدا ہو کر شہنشاہ جرمنی فریڈرک والی جرمن کے قابل افتخار فرزند ہوئے جو قیصر ولیم ثانی شہنشاہ جرمن کے چھوٹے بھائی ہیں - آپ کی شادی پرنس آئی رین آف ہیسی سے جو چچیری بہن ہوتی ہیں ۲۴ - مئی سنہ ۱۸۸۸ ع کو ہوئی - آپ نے مثل اپنے بڑے بھائی قیصر ولیم کے تعلیم حاصل کی مگر جرمن کے دستور کے موافق شہنشاہ خود مختار ہوتا ہے - آپ کے بڑے بھائی کی وہ شہرت نہ ہوئی - تو فوجی عہدہ سب سے اعلیٰ پایا ہے مگر آزادانہ کمان اس وقت میں ملی جب سنہ ۱۸۸۹ ع میں چین کو جنگی بیڑہ ان کی سرکردگی میں روانہ کیا جس طرح گورنمنٹ نے پورٹ آرتھر وغیرہ چینی مقامات پر قبضہ کر لیا تھا ہنری آف پروشیا نے بھی چینی علاقہ پر قبضہ (بقیہ حاشیہ بر صفحہ ۵۲) -

Marfat.com

اگلا سا وہ مزاج وہ عادت نہیں رہی
وہ ہم نہیں رہے وہ طبیعت نہیں رہی

حسن و عشق کے جھگڑے طے ہو گئے چہل پہل کا زمانہ گزر گیا۔ مذاق و دل لگی کا خاتمہ ہو گیا۔ اور اس کا سبب یہی تھا کہ سری کرشن کو اب پولٹیکل دنیا میں بہت کچھ کرنا تھا۔ اندرونی قضیوں اور آپس کے جھگڑوں سے ہندوستان کی حالت بہت نازک ہو رہی تھی۔ ظالم راجوں نے بہت زور پکڑا تھا۔ رحم دل حاکم کبریت احمر کا حکم رکھتے تھے۔ بد کرداروں کی ظلم و تعدی سے رعایا اپنی جان لیکر جنگلوں میں جا چھپی تھی۔ سری کرشن یکایک سلطنت متھرا کے رکن ہو گئے تو انھیں مظلوموں کی حمایت اور ملک کی امن و آسائش کے لئے بہت کچھ کرنا پڑا۔ گو فی الواقع وہ ایک ہی صوبہ کے حکمراں ہوے۔ مگر کل ہندوستان کی عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لے سکتے تھے انھیں تمام لڑنے والی جماعتوں کے فرقوں کو اپنے علم نصرت و فیروزی کے تلے جمع کرنے اور ظالموں کی گوشمالی اور مظلوموں کی اعانت کرنے کی قدرت حاصل تھی۔ انھوں نے سوچا کہ

(بقیہ حاشیہ بر صفحہ ۵۱)

کر کے سو برس بعد چھوڑ دینے کا معاہدہ تحریر کردیا۔ مہم چین پر جانے سے پیشتر مقام برلن میں جو تقریر آپ نے کی تھی اس میں جہاں اپنے بڑے بھائی کی بہت کچھ تعریف کی وہاں اپنی فرمانبرداری اور اطاعت کا بھی ایسا بیان کیا کہ جس سے اخبارات کو عرصہ تک رائے زنی کا موقع ہاتھ آیا۔ مذکورۂ بالا تلمیح بھی شاید اسی تقریر کا کوئی جزو ہوگی۔
مترجم

Marfat.com

محبت اور خوش حالی کی سلطنت کو پھیلانے اور وسعت دینے کے لئے بیشک ابھی بہت اهم کام باقی هیں - اس کے ساتھہ هی یہ بھی خیال کیا کہ هند کا وسیع بر اعظم کچھہ گوکل هی تک محدود نہیں هے - جو کچھہ هم نے اپنے وطن میں کیا هے اُسکا عملدر آمد ایسی وسیع مملکت میں کرنیکے واسطے بہت بڑی حکمت عملی اور اعلیٰ درجہ کی قابلیت کی ضرورت هے - اس مہم عظیم کی انجام دهی کیلئے سری کرشن میں عالی دماغی - وسعت خیال اور بلند حوصلگی کی حاجت تھی مگر یہ سب باتیں اُنھیں پہلے هی سے بوجہ اکمل حاصل تھیں —

یکا یک ان کی طبیعت میں ایسا تغیر واقع هوا کہ سب کو کمال حیرت هوئی انکے همجولی لڑکے جب انکے شاهی دربار میں حاضر هوئے تو اُنھوں نے بڑی سنجیدگی کیساتھہ کہا " گوکل کی بود و باش کا زمانہ ختم هو گیا - اب تم هم کو اپنا لنگوتیا یار اور پیشوا نہ سمجھو - جسطرح هم مختلف تفریحوں سے گوپیونکا جی بہلاتے تھے اس طرح تم بھی انکو خوش رکھنے کی کوشش کیا کرو - اب یہی مناسب هے کہ تم گوکل کو واپس چلے جاؤ اور همکو آج سے اپنا بادشاہ اور حکمراں جانو جس وقت گوپیاں شکستہ دل آنسو بہاتی انکے دروازے پر آئیں تو اُنھوں نے بکمال متانت اُن سے واپس جانیکو کہا اور درخواست کی کہ اب تم هماری یاد دل سے فراموش کردو اور حالت جدائی میں بغیر هماری ملاقات کے خوش و خرم رہا کرو - اور جب ان کی ماں جسودھا اور باپ نند مع دیگر اعزا و اقربا انکے دیدار کو انکے پاس آئے - اُنھوں نے نہایت ادب سے التجا کی " اب سے

Marfat.com

آپ مجھے اپنا فرزند تصور نہ کریں بلکہ اعلیٰ خاندان جادون کا شاہزادہ اور اپنا موجودہ فرما نروا مانیں" —

اُدھر گوکل میں جوش گریہ نے ندیاں بہائیں - نالہائے جگر خراش کی صدائیں آسمان کی خبر لائیں - ادھر متھرا میں خوشی کے شادیانے بجے سب فرحت وانبساط کے پتلے بنگئے - ان لوگونکی محبت و الفت جو اُنہیں سری کرشن کیساتھ تھی اِس بے انتہا خوشی اور رنج کا باعث ہوئی یعنی باشندگان گوکل صدمہ فراق کی تاب نہ لاسکے اور اس دائمی جداہی نے اُنکی زندگی وبال کردی - اہل متھرا فرطانبساط سے جامے میں پھولے نہیں سمائے کہ آخر کار اُنکے پیارے کرشن اُنہیں کے سردار اور حکمراں ہوئے - بیرحم سنگدل ظالم راجہ کنس کا خاتمہ ہوا اور اپنی بداعمالیوں کی سزا پائی فخر ہند سری کرشن کا ستارۂ اقبال چمکا اور عنان حکومت ہاتھہ میں آئی - اہل متھرا کیلئے اِس جہان فانی میں اس سے بڑہ کر اور کونسی خوش نصیبی ہوسکتی تھی —

سندی پن رشی کے مکان پر سری کرشن اور اُنکے بھائی بلرام نے علوم فلسفہ الہیات - سیاست مدن اور اُصول حکمت کی تعلیم پائی - فنون سپہ گری بھی حاصل کئے علاوہ دماغی طاقت کے سری کرشن جسمانی قوت میں بھی عدیم المثال تھے اُنھوں نے اور علوم کیطرح فن تیراندازی بلکہ جملہ جنگی فنون میں اعلیٰ درجہ کی مہارت پیدا کی اپنی فطری قابلیت کے سبب سری کرشن چند ہی سال میں علوم رائج الوقت میں یگانۂ آفاق اور فنون سپہ گری میں طاق ہوکر شہر متھرا کو

Marfat.com

واپس آئے —

ان کی غیبت میں زبردست راجہ جراسندہ نے متھرا پر چڑھائی کی ۔ اس کی دو بہنیں کنس کے ساتھ منسوب تھیں ۔ یہ اپنے خاوند کے مارے جانے کے بعد رنڈ پا کاٹنے کو بھائی کے گھر چلی گئیں اور جادوں خاندان خصوصاً سریکرشن کی سخت شاکی ہوئیں یہ بات سنکر جراسندہ کو طیش آ گیا اور اس نے بیشمار سپاہ سے متھرا پر دھاوا کیا مگر سری کرشن بہت جلد پہنچ گئے اور غنیم کو جادوں سلطنت سے مار کر نکال دیا اسی لڑائی پر بس نہیں ہوئی جراسندہ نے متھرا پر متواتر سترہ حملے کئے مگر ہر مرتبہ شکست پر شکست کھائی اور ہزیمت پر ہزیمت اٹھائی ۔ اٹھارھویں دفعہ وہ طاقتور شودر کالیاھن سے مل گیا جس سے اس کی کمک کے لئے تمام شمال کی پہاڑی شودر قومیں جمع کرلیں ۔ اس وقت سری کرشن کے پاس اس کوھستانی جم غفیر کے مقابلہ کے لئے کافی فوج نہ تھی ۔ ان کو خیال ہوا کہ شجاعت کے لئے پیش بینی ضرور ھے ۔ پس جیسے ھی یہ خبر پہنچی کہ کالیاھن اپنی خانہ بدوش سپاہ لے کر متھرا کی جانب روانہ ھوا انھوں نے سمندر کے ساحل پر ایک نئے شہر کی تعمیر شروع کر دی اور اس کا نام دوارکا رکھا ۔ یہ ایسی جگہہ تھی جس پر قبضہ کرنا بہت دشوار بلکہ قریب قریب ناممکن تھا ۔ اور محاصرہ کے وقت تھوڑی سی فوج سے اس کی حفاظت بخوبی ھوسکتی تھی ۔ متھرا کے مرد و عورت اور بچوں کو سریکرشن نے اس شہر میں بھیج دیا اور میدان جنگ میں کالیاھن کو ایک گھات سے قتل کرکے شجاعت کی

Marfat.com

ایسی داد دی کہ مخالف کی سپاہ کے دانت کھٹے ہوگئے۔ مگر اسی وقت اس فتحیاب فوج پر جراسندہ بلائے ناگہانی کی طرح ٹوٹ پڑا اور بہادروں کے پاؤں میدان سے اکھاڑ دئیے وہ جان لے کر بھاگے۔ ہزیمت نصیب سپاہ کا سایہ کی طرح پیچھا کیا گیا۔ مگر سریکرشن کسی تدبیر سے بخیر و عافیت دوارکا میں پہونچ گئے

چند ہی سال میں سریکرشن کو سب حکمرانوں پر فوقیت حاصل ہوگئی۔ یہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ اس قدر برتری اور فضیلت ان کو کس طرح حاصل ہوئی۔ مگر صرف یہی کہنا کافی ہے کہ وہ اس وقت ایک ایسے شخص تھے جن کی دوستی اور مہربانی کی ہر شخص کو تمنا تھی جن کی چشم عنایت کے لوگ امید وار رہتے اور نظر قہر سے ڈرتے تھے بڑے بڑے ذی اختیار اور طاقتور فرمان روا ان کا اعزاز و اکرام کرنے میں سب سے پہلے سرخرو ہونے کی سعی کرتے تھے۔ اس وقت کی اور چھوٹی بڑی ہندی طاقتوں کا کیا ذکر ہے۔ کورو اور پانڈو جو فی الحقیقت ہند کے شہنشاہ تھے پورے طور پر سریکرشن کے مطیع و فرمان بردار تھے۔ ان کی رہنمائی کے محتاج تھے اور ان کی دوستی اور مہربانی کو اپنا باعث فخر سمجھتے تھے۔ اس خاندان کے سر پرست زمانے کے مشہور بہادر اور مدبر ملک بھیشم نے سری کرشن کو خدا کا اوتار تسلیم کرکے ان کی بندگی اور پرستش شروع کردی تھی غرض سفید پوش کوہ ہمالیہ سے متھرا اور دوارکا سے کچھیا تک وہ سب حکمرانوں کے حکمران ہوگئے اور ہندوستان کی سیاست اور مذہب دونوں کی کنجیاں ان کے ہاتھ میں آگئیں۔ لوگ ان کی

Marfat.com

اعلیٰ فہم و فراست کے قائل تھے اور ظاہراً و باطناً عشق صادق کے ساتھ سب ان کی پرستش کرتے تھے —

سری کرشن نے چند شادیاں کیں۔ پہلی شادی رکملی کے ساتھ ہوئی بعدہٗ ست بھاما وغیرہ سے عقد ہوا۔ یہ سب شاہزادیاں اعلیٰ خاندانوں سے تھیں اسی کے ساتھ انھوں نے اپنی فوج میں اضافہ کیا۔ گوکل کے قوی اور بہادر شیر فروشوں سے انتخاب کرکے ایک اتفاقیہ سپاہ بھرتی کی اور اپنی رعایا کو بھی وجوہ خوش حال بنایا۔ بغیر اِن تدابیر کے کوئی فرمانروا ہردلعزیز اور دشمنوں سے محفوظ نہیں ہوسکتا —

اندرونی مخالفتوں اور آے دن کے جھگڑوں کو سریکرشن نے طے کردیا جن سے ملک میں تباہی اور بربادی پھیلی ہوئی تھی۔ ظالم حکمراں سزایاب ہوے یا عدل و رحم کرنے پر مجبور کئے گئے یوں جس جگہ خونریزی اور تباہی نے مصیبت ڈھا رکھی تھی وہاں امن و آسائش کے جھنڈے گڑ گئے۔ یہ سب اصلاحیں سریکرشن نے خود اپنی جسمانی قوت سپہگری فنون سے یا اپنے پیدلوں اور سواروں کی مدد سے نہیں کیں اُنھوں نے اپنی رسا فہم اور اعلیٰ حکمت عملی ہی سے کام لیا اور اکثر اوقات بغیر کسی نبرد آزمائی کے سیدھی سادی تدبیر مدن سے اُن کا مقصد حاصل ہوگیا —

ہند کی رعایا نہایت خراب اور بد اطوار ہوگئی تھی۔ اِن لوگوں کو اپنے افعال قبیح کی اصلاح کی پروا نہ رہی تھی اور یہی اُن کی بربادی کا بہت بڑا باعث تھا۔ افسوس نیک اور ایماندار آدمی کچھ جنگلوں میں پڑے پھرتے اور کچھ آبادیوں میں مصیبتیں جھیلتے تھے۔ سریکرشن

Marfat.com

نے بیڑا اُٹھایا کہ بدوں کو دنیا سے نکال کر اہل ہند کو آیندہ مصائب اور جور و تعدی سے بچائیں —

ایک مرتبہ سریکرشن نے اپنی پیاری بیوی رکمنی سے کہا "تم نے بڑے بڑے الوالعزم مقتدر شاہان روے زمین کی درخواستیں نامنظور کی تھیں مگر میرے ساتھ کیا سمجھ کر شادی کی۔ میں کسی سلطنت کا بادشاہ نہیں۔ دشمنوں کے خوف سے سمندر کے کنارے ایک شہر میں پڑا ہوں۔ میرا چال چلن سب سے نرالا۔ برتاؤ عوام الناس کے خلاف۔ کوئی شخص میرے ما فی الضمیر سے آگاہ نہیں۔ مجھ جیسے آدمی کی بیویوں کو ہمیشہ مصیبت کا سامنا رہتا ہے۔ میں غریبوں اور فلک زدوں سے صحبت رکھتا ہوں اسی سے اُمرا کو مجھ سے ملنے میں عار ہے۔ مجھے نہ اپنے جسم کا خیال ہے نہ وطن کی پروا نہ بیوی بچوں کی محبت۔ نہ دولت کی تمنا اور نہ عشرت کی خواہش ہے۔ میری طبیعت کے آدمی اپنے ہی بھروسہ پر قانع رہتے ہیں۔ یقیناً تم نے مجھ سے شادی کرکے بڑی غلطی کی"

اس مختصر تقریر سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ سرداران زمانہ پر سری کرشن کی فوقیت حاصل کرنے کا کیا سبب تھا —

تواریخ یا قصص خیالی میں ایسے برگزیدہ شخص کا تذکرہ کہیں دیکھنے میں نہیں آیا۔ سری کرشن سچے عاشق۔ پکے دنیا دار۔ نامی ناظم ملک۔ قابل مدبر سلطنت اکمل فلسفی۔ اور افضل رہنما ہے۔ یہ ہندوستان میں ادنیٰ شیر فروش کے لڑکے سے اعلیٰ درجہ کے شخص ہو گئے۔ سارے حکمرانوں کے حکمراں تمام رہنماؤں کے رہنما اور

Marfat.com

سب فلسفیوں کے اُستاد بن گئے - مگر انھیں اس فضیلت و عظمت سے ذاتی وقار یا نمائش مقصود نہ تھی نہ یہ اوصاف ایسے وسائل سے حاصل ہوئے تھے - ایسا ہوتا تو بیشک نیک اور عقیل آدمیوں کی نظروں میں اُن کی اس قدر عظمت اور وقعت نہ ہوتی —

ان میں خودی اور خود نمائی بالکل نہ تھی نہ اُن کے کاموں میں خود غرضی پائی جاتی تھی - اُن کا اصل منشا یہی تھا کہ محبت - امن و خوشحالی اور مسرت کی نئی دنیا پیدا کیجائے اُس کی تکمیل کے واسطے اُنھیں طرح طرح کے کام کرنے اور نئے نئے روپ بھرنے پڑے اور یہ ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں —

جس وقت سری کرشن نے کوس امن الملک بجایا ہندوستان مختلف سلطنتوں میں منقسم تھا - اِن میں کورو - پانڈو - اور مگدھ * کی بادشاہتیں بہت طاقتور خیال کیجاتی تھیں - نابینا دھر تراشٹر کورو سلطنت کا بادشاہ تھا - اس کا چچا بھیشم پتا یا جس نے تمام عمر عالم تجرید میں زندگی بسر کرنے کا عہد کر لیا تھا اس خاندان کا سر پرست تھا - اسی طرح ملک + پانچال کا راجہ دروپد تھا - اور مگدھ کی سلطنت جراسندھ کے تحت میں تھی —

شاہ دھر تراشٹر کے پانچ بھتیجے اور بہت سے بیٹے تھے - اِس کے بیٹے بڑے شریر و سرکش تھے - انھوں نے اپنے چچیرے بھائیوں کے قتل کی سازش کی - یہ پانچوں بھائی بہ تبدیل لباس فرار ہوئے اور اس غرض سے ملکوں ملکوں پھرنے لگے کہ اگر کوئی زبردست بادشاہ اپنا معاون و مدد گار

---

* اگلے زمانے میں ملک بہار کو کہتے تھے - مترجم

+ زمانہ گذشتہ میں ملحقات ضلع فرخ آباد کو کہتے تھے - مترجم

Marfat.com

هو جائے تو دھرترا شٹر کے بد کردار لڑکوں سے اپنی املاک واگذاشت کرا لیں - سفرور نہایت نیک خو اور فنون سپہ گری میں شہرۂ آفاق تھے —

وہ سفر کرتے کرتے پانچال کی دارالسلطنت میں پہنچے - وہاں سنا کہ راجہ اپنی لڑکی کی شادی کرنا چاہتا ہے - شرط یہ قرار پائی ہے کہ جو کوئی بہادر شہر یا رطلائی مچھلی کی آنکھہ میں جو جر ثقیل کے قاعدہ سے ایک ستون پر نصب کیگئی ہے تیر لگائے گا اُسی سے شہزادی کا عقد کر دیا جائیگا - اس سویمبر میں تمام بادشاہ اور رؤسائے عظام مدعو کئے گئے - حسب رواج زمانہ سب فن تیر اندازی کے کرتب دکھانے کے لئے جمع ہوئے - یہ پانچوں بھائی بھی برھمنوں کے بھیس میں اس عام مجمع میں پہنچے - مچھلی کی آنکھہ کا نشانہ اُڑانے میں سب نا کام رہے لیکن ارجن نے اُٹھکر کامیابی حاصل کی - اس وقت سویمبر میں ایک تہلکہ پڑ گیا - کل نا کامیاب اور مایوس بہادر فتحمند ارجن پر حملہ کرنے کو جھپٹے - مگر وہاں سری کرشن بھی موجود تھے - سب ان کی بیحد قدر و منزلت کرتے تھے - اُنھوں نے کہہ دیا کہ برھمن نے واجبی طور سے شہزادی کو جیت لیا تو سب نے ہتھیار رکھہ دیے اور گھر کی راہ لی - یہ خفیف واقعہ صاف ظاہر کرتا ہے کہ سری کرشن کو تمام ہندی فرمانرواؤں پر کامل فوقیت حاصل تھی —

با ایں ہمہ سری کرشن نیکوں کی طرفداری اور کمزوروں کا جنبہ کرتے تھے - اس مجمع میں صرف یہی ایک ایسے شخص تھے جنھوں نے پانڈو شہزادوں کو تبدیل لباس میں پہچان لیا تھا گو اُن کے مرنے کی جھوٹی

Marfat.com

خبریں ہندوستان میں مشہور ہو چکی تھیں - سریکرشن ان بنے ہوئے برہمنوں کے ساتھ اُن کے قیام گاہ پر گئے - انہیں ان کی خوش نصیبی پر مبارک باد دی اور اُسی روز سے اُن کے دوست بلکہ مشیر اور پیشوا ہوگئے یہ سریکرشن ہی کا کام تھا کہ انہوں نے شاہ دروپد سے ان شہزادوں کی ملاقات کرائی اور شاہ مذکور کو مشورہ دیا کہ وہ دھر تراشتر کے پاس ایک ایلچی بھیج کر اُس سے پانڈو کے حقوق عطا کرنے کی درخواست کرے۔ اس ایلچی کی واپسی تک سری کرشن اُنہیں کے پاس ٹھیرے رہے - قاصد نے آکر جلا وطنوں کو شاہ کورو کی طرف سے اُن کی طلبی اور اندر پرست میں آباد ہونے کی اجازت دینے کا مژدہ سنایا تو سری کرشن اُن کے ہمراہ گئے اور بڑے جنگلوں کے صاف کرنے اور نئی سلطنت کی بنا ڈالنے میں اُن کی امداد کی - جب پانڈو بآرام تمام اس نئی سلطنت پر مسلط ہو گئے - سری کرشن دوارکا کو واپس آئے —

اپنی والدہ کی خواہش کے مطابق پانچوں پانڈو بھائیوں نے پانچال کی شہزادی سے شادی کرلی - آیندہ باہمی نفاق سے بچنے کا یہ انتظام کیا کہ جس وقت ایک بھائی شہزادی کے پاس ہو دوسرا اُس کے خلوت خانے میں نہ جائے اور جو اُس قاعدہ کی پابندی نہ کرے وہ چند سال جلا وطن رہے —

ایک دن ایک غریب برہمن ارجن کے پاس آکر نہایت درد انگیز لہجہ میں التجا کرنے لگا ”اے حامیِ درماندگان! میرا مال و اسباب رہزنوں سے واپس دلادیجئے“ - اس وقت سوئے اتفاق سے ارجن کے آلات حرب اس کمرے میں

Marfat.com

رکھے تھے جہاں جدھشتر - اور دروپدی باہم اختلاط میں مشغول تھے - مگر اس مصیبت زدہ برھمن کے حفظ مال کے لئے ارجن اس خوفناک جرم کا مرتکب ہوا جس کی سزا جلا وطنی تھی وہ اس کمرے میں گیا اور اپنے ہتھیار لے کر غریب برھمن کی مدد کو فوراً روانہ ہوگیا —

قزاقوں کی سرزنش کے بعد ارجن نے اپنے بھائیوں کے پاس آکر اپنی جلا وطنی کی درخواست کی - اُنھوں نے نہایت ملول اور دلگیر ہوکر اُسے خدا حافظ کہا - اور وہ اندر پرست کو الوداع کہکر جاترا کے لئے نکل کھڑا ہوا —

ارجن نے قریب قریب ہند کے کل ملکوں میں سفر کیا - آخر پرواسش دیس میں پہنچا یہاں اُس کے پیارے دوست متھرا اور دوارکا کے شاہزادہ سری کرشن اس سے ملنے آئے اور اسے اپنے دارالسلطنت میں لے گئے - دوارکا پہنچکر سری کرشن نے اپنی بہن سبھدرا سے اُس کا عقد کردیا اور یہاں عرصہ تک وہ اپنے دوست اور بیوی کے پاس آرام سے رہا —

اثناء سفر میں ارجن کو کیا کیا واقعات پیش آئے اور اس نے بدکرداروں کی سزا دہی اور نکوکاروں کی حمایت میں کیسی کیسی جنگی قابلیتیں دکھائیں یہ بیان کرنا فضول ہی ہے - بالجملہ وہ میعاد جلا وطنی کے بعد اندر پرست واپس آیا - اپنے بھائیوں سے ملا سب مل کر نہایت خوش و خورم رہنے لگے اور حتی‌الامکان ہر آسان طریقہ سے کوروں کو خوش کرنے میں مصروف ہوئے —

کوروں کے سب سے بڑے شہزادے درجودھن نے بھالمتی کے ساتھہ شادی کر لی - اُس سے چند بچے پیدا ہوئے

Marfat.com

جن میں سے ایک لڑکی اچھمنا سری کرشن کے بیٹے پر عاشق ہوگئی بڑی دھوم دھام سے ان دونوں کا بیاہ ہوا - اس تقریب سعید میں چندر بنسی خاندان کی دونوں شاخوں کے فریق نہایت گرم جوشی کے ساتھ شریک ہوئے —

بھو جب رسم زمانہ بھیم - ارجن - نکل اور سہدیو قرب و جوار کی سلطنتیں فتح کرنے نکلے - بہت سے بادشاہوں کو مغلوب کیا - بہت سی ریاستوں سے خراج لیا - غرض بے انتہا زر و جواہر اور مال و متاع لے کر گھر کو پھرے تو راجہ جدھشٹر نے ان فتوحات کی شہرت دینے کے لئے راج * سوجگ کرنے کا ارادہ کیا -

پانڈو شہزادے بغیر مشورت سری کرشن کے کوئی اہم کام نہ کرتے تھے - اہذا راجہ جدھشٹر نے ایک قاصد دوارکا کی طرف اس غرض سے روانہ کیا کہ فخر خاندان جادوں کو اندر پرست میں آنے کی تکلیف دے - جب تک قاصد پہنچے پہنچے سری کرشن کی خدمت میں چند مقید شہزادوں کی طرف سے ایک درخواست اس مضمون کی پہنچی ہم بد نصیبوں کو مگدھہ کے بد کردار ظالم راجہ جرا سندہ نے قید کر رکھا ہے - ہماری ریاستیں اپنی ممالک محروسہ میں شامل کرلی ہیں - ہمیں اس قید سخت سے رہائی دیجیے اور اُس کتے کی موت سے جو غضبناک راجہ نے ہمارے لئے تجویز کی ہے بچائیے " —

---

* شہنشاہوں کا اظہار وفاداری کے لئے بڑا جلسہ جس میں ماتحت راجے فرماں پذیری اور اطاعت کے لئے جمع ہوتے تھے - مترجم

Marfat.com

اندر پرست * پہنچکر سری کرشن نے راجہ جدھشٹر کو راج سوجگ کرنے کا مشورہ یوں دیا - " اے شاہ - آپ جنگی طاقت اور جہاندارانہ خوبیوں کی بدولت سب شاہوں کے مقابلہ میں شہنشاہ عالی مرتبت ہیں مگر چلد ستم رسیدہ تاجور جرا سندہ کے قید خانے میں پڑے سڑ رہے ہیں - اپنی رہائی سے مایوس ہوکر دائم الحبس قیدیوں کی طرح نا شاد نا مراد زندگی کے دن پورے کر رہے ہیں - جب تک جرا سندہ زندہ ہے وہ اپنے ہتکھنڈوں سے باز نہ آئے گا اور سر شوری کے ساتھہ آپ کے جگ میں فتنے اور ہنگامے برپا کر کے خلل انداز ہوگا - اس لئے میری رائے میں پہلے اس سے نبٹ لیا جاوے پھر جگ کی رسم ادا ہو " - اپنے دوست کی فرماں پذیری کے دل دادہ پانڈو بھائیوں نے راجہ مگدہ کی لڑائی کے لئے اپنی جرار فوج لے کر فوراً روانہ ہونے پر رضامندی ظاہر کی تو سری کرشن نے فرمایا - " خونریزی ناحق کی کیا ضرورت ہے - بیچارے بے گناہ سپاہیوں نے کیا کیا ہے جو ان کی جان لی جائے - ہاں جرا سندہ کو اُس بد کرداری کی سزا دینی ضرور ہے - صرف ارجن اور بھیم میرے ساتھہ چلیں اور ہم تینوں جاکر اُس سے دست بدست اور کلہ بکلہ لڑنے کی درخواست کریں - مجھے یقین ہے کہ ہم میں سے جس کو وہ اپنا مد مقابل تجویز کریگا وہی اُس کی شورہ پشتی اور بد اعمالی کا خاتمہ کرنے کے لئے کافی ہوگا " - اس نصیحت پر عمل کیا گیا - اور تینوں شاہزادے دار السلطنت مگدہ کی جانب روانہ ہوئے —

* شہر دہلی - مترجم —

Marfat.com

وہ وہاں برھمنوں کے بھیس میں پہنچے - بڑے اعزاز و اکرام سے اُن کا استقبال کیا گیا - سری کرشن نے راجہ سے اس طرح خطاب کیا - " ہمیں برھمن نہ سمجھو - ہم چھتری ہیں - یہ بھیم ہے - یہ ارجن ہے - اور میں کرشن ہوں - ہم تم سے دست بدست مبارزت کرنے آئے ہیں - ہم میں سے کسی ایک کو منتخب کرلو " - راجہ نے جواب دیا - " تمہارا یہی ارادہ ہے تو میں بھی چھتری ہوں - مجھے تمہاری درخواست منظور کرنے میں کسی طرح کا ہراس نہیں ہے - میں تمہاری نبرد آزمائی کی خواہش پوری کرونگا - مگر اس وقت تم میرے مہمان ہو میری مہمانداری قبول کرو - تھوڑی دیر راہ کی ماندگی دور کرنے کے لئے آرام کرلو " - سری کرشن نے کہا - " اے شاہ جب تک ہمارا تمہارا فیصلہ نہ ہو جائے گا ہم تمہاری دعوت قبول نہ کریں گے " - راجہ نے جواب دیا - " تو خیر اپنی موت کے لئے طیار ہو جاؤ - سری کرشن جنگ آوروں میں تمہارا شمار ہی نہیں - تمہارے قول و فعل کا اعتبار ہی نہیں - تمہارے ساتھ لڑوں تو دنیا کے لوگ تھو تھو کریں گے - ارجن ابھی لونڈا ہے اس کا میرا جوڑ ٹھیک نہیں - ہاں بھیم میں کسی قدر بل بوتہ معلوم ہوتا ہے وہ چند لمحہ میری مقاومت کی تاب لاسکے گا اُس سے کہدو کہ مرنے کے لئے تیار ہو جائے " —

اہل شہر کے روبرو یہ دونوں حریف مثل دو مست ہاتھیوں کے لڑے اور آخرالامر جرا سندھ مارا گیا - سری کرشن نے مقید راجوں کو رہائی دیکر راجہ جدھشٹر کے راج سوجگ میں آنے کے لئے مدعو کیا - بعدہٗ جرا سندھ کے

Marfat.com

بیٹے کو تخت نشین کر کے اندر پرست واپس آئے —

اب متبرک جگ کی تیاریاں کی گئیں - تمام تاجداران عالی و قار و مقتدران روز گار اپنے خدم و حشم کے ساتھ اظہار اطاعت کے لئے پانڈو شہزادوں کی خدمت میں حاضر ہوئے بڑی شان و شوکت اور حزم و احتشام سے جشن اور جلسے مرتب کئے گئے اس تقریب کی طمطراق اور عظمت کے بیان میں کل مورخین رطب اللسان ہیں ہر ایک پانڈے شہزادے اور ان کے احبا و اقربا کو اعلیٰ قدر مراتب جگ کا ایک ایک کام سپرد کیا گیا تھا - علمائے دین اور متبرک برھمنوں کے استقبال کی خدمت سری کرشن نے اپنے ذمے لی - وہ باعزاز تمام اُن کا استقبال کرتے اپنے ھاتوں سے اُن کے پاؤں دھوتے اور جگ کے بڑے کمرے میں لے جاتے - معزز ناظرین - دیکھئے زمانہ کا سب سے بر تر اور برگزیدہ رهنما جگ کے نہایت ذلیل مگر قابل تعریف کاموں میں یوں مصروف تھا —

اُس زمانہ میں یہ دستور تھا کہ حضار جلسہ میں جو سب سے بڑا اور معزز شخص ہوتا اُس کو تقریب کے اختتام پر اظہار اعزاز کے لئے پہلا اُرگ * دیا جاتا تھا - بھیشم نے تجویز کیا کہ پہلا اُرگ سری کرشن کو دیا جاے - اس وقت بے شبہہ کل حاضرین مجلس میں یہی سب سے اعلیٰ اور بر تر تھے - اس تجویز کو سنکر راجہ سسپال کے دماغ میں بجلی سی کوند گئی وہ غصہ کو ضبط نہ کر سکا اور کھڑا ہو کر کہنے لگا -

---

* سنسکرت کے زمانہ میں دستور تھا کہ معزز و مقدس شخصوں کے سامنے تونتی دار لوٹے سے پانی ڈالکر اظہار اعزاز کرتے تھے اس رسم کو اُرگ کہتے ھیں - مترجم —

Marfat.com

" سری کرشن کو ارگ لینے کا کیا حق ہے ؟ نہ وہ کہیں کا بادشاہ ہے نہ جنگ جو - نہ علامۂ دین - اور اگر یہ کہا جائے کہ وہ عمر کے لحاظ سے بزرگ ہے تو یہاں اُس کا باپ واسدیو موجود ہے - اگر وہ خلق دوست سمجھا جاے تو شاہ درو پد سے زیادہ کسی صورت میں عوام کے ساتھ ہمدردی کرنے والا نہیں ہوسکتا - تم اسے اپنا گرو سمجھ کر عظمت کرتے ہو - تو یہاں اعلیٰ درجہ کا گرو درو نا بیٹھا ہے - سری کرشن ایک ملحد مرتد شخص ہے - اُس کا کوئی مذہب نہیں ہے - نہ اُس کی قوم کا پتہ ہے - نہ اس کے چال چلن کا ٹھکانا ہے اور نہ وہ کسی اصول کا پابند ہے - وہ دنیا میں ہر قسم کے فسق و فجور اور منہیات کا مرتکب ہوا ہے - کیا تم نے اُس جلسہ میں یوں ہماری آبرو ریزی کرنے کے لئے ہمیں مدعو کیا ہے ؟ کیا معزز مہمانوں کے ساتھ یو نہیں پیش آتے ہیں ؟ " -

پھر اس نے سری کرشن کی جانب رخ کر کے کہنا شروع کیا - " تم کیسے سادہ لوح اور کم اوقات ہو - یہ لوگ تمہارا مذاق اڑاتے ہیں اور تم ٹس سے مس نہیں ہوتے اور ان کو ایسی مزخرف اور ناپسندیدہ حرکتوں سے باز نہیں رکھتے " - پھر اس نے حضار جلسہ کی طرف مخاطب ہو کر کہا - " معزز راجگان جہاں ایسے ذلیل اور حقیر آدمیوں کی اس قدر عزت و حرمت کی جاتی ہے وہاں سسپال اپنی موجودگی کسر شان سمجھتا ہے - " اس تقریر کے بعد وہ آگ ببولا ہو کر اٹھ کھڑا ہوا مجمع کو چھوڑ کر چلے جانے کا قصد کیا - اور اکثر حاضرین نے اس کی پیروی کی —

اس وقت جلسہ میں بڑی ہل چل پڑ گئی - سب سے چھوٹے پانڈو شہزادے نے اپنی جگہ سے اٹھ کر للکار کر کہا -

Marfat.com

"جو شخص سری کرشن کی عبودیت سے منحرف ہو گا میں اُس کا سر اپنے پاؤں تلے پیس ڈالوں گا"۔ بس اب تاب کہاں تھی غصہ کے مارے سسپال کے منھ سے کف جاری ہوگیا۔ فرط طیش سے گرجنے لگا اور سری کرشن پر مغلظ گالیوں کا مینھ برسا دیا۔ مگر وہ ضبط کئے دم بخود کھڑے رہے اور اس کی طفلانہ حرکات اور طعن و تشنیع پر مسکراتے رہے —

بزرگ منش بھیشم اور جوان شورہ پشت راجہ سسپال میں خوب بحث و تکرار اور دیر تک رد و بدل ہوتی رہی۔ قریب تھا کہ ایک دوسرے سے دست بگریبان ہوجائیں بالآخر بھیشم نے اُٹھ کر کہا۔ "ہم سب سری کرشن کی بندگی اور پرستش کریں گے۔ جو کوئی اس کے خلاف ایک لفظ بھی زبان سے نکالے گا میں ابھی اس کا سر اپنے پاؤں سے کچل ڈالوں گا۔ کوئی شخص اپنے آپ کو سری کرشن سے افضل سمجھتا ہے تو وہ ان سے مجادلہ کی درخواست کیوں نہیں کرتا"—

سسپال نے سری کرشن کی طرف جنھوں نے ابھی تک کوئی لفظ بھی زبان سے نہ کہا تھا پلٹ کر نہایت نا ملائم الفاظ کہہ کر اس طرح مبارزت کی درخواست کی۔ "تم بزدلے نہ ہو گے تو میرے ساتھ ضرور لڑوگے"۔ اب سب کی آنکھیں سری کرشن کی طرف لگ گئیں انھوں نے نہایت استقلال کے ساتھ اپنی جگہ سے اٹھ کر کہا۔ "میں تجھے ایک مرتبہ سے زیادہ معاف کرچکا ہوں۔ میرا خیال تھا تو کجروی چھوڑ کر راہ راست پر آجائے گا مگر تونے اس کے خلاف مجھ سے لڑنے کی درخواست کی۔ پس میں چھتری ہو کر اُسے نا منظور نہیں کرسکتا لے اب موت کے لئے تیار

Marfat.com

ہوجا - تیرا پیمانۂ حیات لبریز ہوچکا ہے - یہ کہہ کر مغرور راجہ سسپال پر حملہ کیا اور چشم زدن میں اُس کا سر تن سے جدا کردیا - اس کے قلع قمع ہوجانے سے تمام سرکش تاجداروں کو عبرت ہو گئی - پھر کوئی بھی جگ کی کار روائی میں مخل ہونے کی جرأت نہ کرسکا - بڑی شان و شوکت سے جگ کا انجام ہوا سب مہمان خوش خوش رخصت ہوے - کورو شہزادے اپنے چچیرے بھائیوں کی اس کامیابی کو دیکھہ کر حسد کی آگ میں جلنے لگے - لہذا اُنھوں نے ان کے زوال کے لئے منصوبے گانٹھے اور ان میں کامیاب ہوے —

خفیہ طور سے مجلس شوریٰ منعقد کی گئی جس میں کوروں کے چچا سکنی نے یہ مشورہ دیا کہ جدھشٹر کو چوسر کھیلنے کے لئے بلانا چاہئے - وہ چھتری ہے جنگ یا قمار بازی کی درخواست کبھی نامنظور نہیں کرسکتا - میں چوسر کی بازی میں اُس کا سب مال و متاع جیت لونگا ار اس ترکیب سے اُسے اور اُس کے بھائیوں کو دنیا میں سخت ذلیل کرونگا —

یہ بد صلاح سب کو پسند آئی - جدھشٹر کو چوسر کھیلنے کے لئے بلا بھیجا اور نہایت بد قسمت کھیل شروع ہوا - قمار بازی کے اِس بڑے جلسہ میں پانڈو اور کورو باہم حریف بنے —

افسوس حرمان نصیب جدھشٹر کی قسمت نے اس کا ساتھہ نہ دیا - وہ ہارنے لگا اور رفتہ رفتہ اپنی کُل دولت ہاردی - کیا املاک - کیا جائداد کیا خیمہ - کیا خرگاہ کیا زر و جواہر غرض کچھہ بھی نہ بچا - پانسے کے یہ ڈھنگ دیکھتے ہی چھکے چھوٹ گئے - ہائے جب اُس کہ پاس کوئی اور

Marfat.com

چیز لگانے کو نہ رہی تو اُس نے اپنے چھوٹے بھائی کو داؤں پر لگا دیا - اور اسے بھی ہار گیا - اسی طرح ایک ایک کرکے سب بھائی ہار دیئے - ؟ بالآخر اپنے آپ کو داؤں پر لگایا اور بن داموں کا غلام بن گیا - اب اس نے پہلے اپنا سر اُٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا - پھر مجمع میں چاروں طرف نظر دوڑائی اور اپنی پیشانی سے پسینہ کے گرم گرم قطرے پونچھنے لگا - اس وقت حقارت آمیز تمسخر کے ساتھ سکنی نے کہا - " جدھشٹر اب کی بار اپنی جورو دروپدی کو داؤں پر لگا دو - وہ بڑی خوش نصیب ہے تم ضرور جیتوگے " - اُس نے ایسا ہی کیا اور خاموشی کے ساتھ پھر کھیلنے لگا - مگر افسوس یہاں بھی تقدیر نے دھوکا دیا یعنی وہ اپنی پیاری بیوی سے بھی ہات دھو بیٹھا —

کوروں کی باچھیں کھلی جاتی تھیں - وہ بار بار اپنی کامیابی پر خوش ہوتے اور جامے میں پھولے نہیں سماتے تھے - اُن کے دل کا کنول کھل رہا تھا اور کلیجہ بانسوں اُچھلتا تھا —

مگر یہ خوشی دیر تک نہ رہی - نیک مرد بدر نے عین کر یال میں غلغلہ مارا اور کوروں کا بنا بنایا کھیل بگاڑ دیا - وہ پہلے بھیشم سے ملا پھر نابینا شاہ دھرتراشٹر کے پاس گیا اور اُس سے اُس کے بدذات بیٹوں کے کرتوتوں کی کیفیت موبمو کہی اُس نے بالحاح التجا کی کہ پانڈو کو کوروں کے قہر و غضب سے پناہ دیجئے اور چندربنسی خاندان کو شخصی بربادی اور باہمی نفاق سے بچایئے - شاہ مذکور نے پانڈو کو اپنے روبرو طلب کرکے غلامی دوام سے آزاد کیا اور از سر نو نئی معاش پیدا کرنے

Marfat.com

کی اجازت دی —

درجودھن کی اُمیدوں کا خون ہو گیا - اپنے باپ کے حکم کے خلاف وہ پانڈو کو چلے جانے سے منع نہ کر سکا - اس بات کو وہ خوب جانتا تھا کہ جدید ممالک کا فتح کرنا اور بیشمار مال و دولت جمع کرنا پانڈو کے بائیں ھات کا کرتب ھے لہذا اُس نے اپنے چچا سکنی سے پوچھا کہ اب کیا کرنا چاھئے - ھماری عزو جاہ کا رستہ ان کانٹوں سے اب کیونکر صاف ھو سکتا ھے —

سکنی نے کہا اُنھیں چوسر کھیلنے کے لئے پھر بلانا چاھئے - اب کی بار داؤں اس شرط سے لگایا جائے کہ وہ ھار جائیں گے تو اُنھیں جلا وطنی میں بارہ برس تک جنگل کی خاک چھاننی پڑے گی - اس مدت میں اُنھیں کسی ایسے بھیس میں رھنا ھو گا کہ کوئی پہچان نہ سکے - اگر اس میعاد میں وہ پہچان لئے جائیں گے تو اُنھیں پھر بارہ سال تک جلا وطن رھنا پڑے گا - اسی طرح آیندہ جس وقت پہچانے جائیں گے اُسی وقت سے غریب الوطنی کی وھی میعاد از سر نو شروع ھو جائیگی ہم اُنھیں ھر مرتبہ پہچان لیا کریں گے - اور یوں ھمیں یقین کامل ھے کہ کبھی اُن کو اپنے وطن مالوف کی صورت دیکھنی نصیب نہ ھو گی - درجودھن نے کہا فرض کرو جدھشٹر جوا کھیلنے یا جلا وطنی اختیار کرنے سے قطعی انکار کر دے - سکنی نے جواب دیا - "اُنھہ تم جدھشٹر کو نہیں جانتے - وہ بڑی آن بان کا آدمی ھے - وہ ھرگز انکار نہ کریگا" —

دوسرے روز صبح کو جدھشٹر سے قمار بازی کی پھر درخواست کی گئی - اُس کے بھائیوں نے بڑی منتوں سے اُسے نامنظور کرنے کے لئے اصرار کیا تو جدھشٹر نے جواب دیا "کیا تم چاھتے

Marfat.com

هو که میں چھتریوں کے پاک فرائض ادا کرنے میں قاصر رهوں؟ خدا تعالیٰ نے همیں مصیبتیں اُٹھانے کے لئے پیدا کیا هے پس هم کو نهایت صبر و استقلال کے ساتھ اُس کی مرضی پر شاکر رهنا چاهئیے " —

بد نصیب بازی پھر شروع هوئی اور جدهشتر پھر هارا - ایمانداری اور سچائی کے دلدادہ پانڈو نے بارہ برس کی جلا وطنی کے لئے اندر پرست کو خیر باد کہا اُن کی وفادار پیاری بیوی درو پدی نے دکھ درد میں اپنے خاوند کا ساتھ دینے کے لئے اُن کے همراہ جانا پسند کیا - القصہ وہ سب بد قسمت جلا وطن اهل شہر کو گریہ و زاری میں مبتلا چھوڑ کر جنگل کو سدھارے —

ان جانکاہ حادثوں کی سری کرشن کو مطلق خبر نہیں هوئی - اسی زمانہ میں ایک قریب کے بادشاہ نے شہر دوارکا کا محاصرہ کیا اور سری کرشن کو مجبوراً اُس کی سرکوبی اور رفعداد کے لئے بہت دنوں تک ایک جنگ عظیم کرنی پڑی - جب اس نا عاقبت اندیش کی سزا دهی کے بعد وہ اپنے دارالسلطنت کو واپس آئے تب اُنھیں اپنے پانڈو دوستوں کی افتاد کا حال معلوم هوا - وہ فوراً جنگل میں پانڈو کے قیام گاہ پر اُن سے ملنے گئے اور اُن کی واژوں طالعی پر بہت تاسف کیا - ان کے جھونپڑے پر کچھ دنوں تک اُن کے پاس رہ کر اپنے شہر کو واپس آئے اور چلتے چلتے وعدہ کر آئے کہ جہاں تک جلد ممکن هوگا پھر ملیں گے —

پانڈو شہزادوں نے اپنی جلا وطنی کا آخر زمانہ ملک بیرات میں گزارا - مگر بہت جلد اُن کا راز افشا هوگیا اور راجہ نے اُنھیں پہچان لیا —

Marfat.com

خدا کی مشیت کون جانتا تھا کہ ان غریب الوطنوں کو اس دشت نووردی میں بھی شاہانہ عیش و عشرت حاصل ہوگی اور اس بے سرو سامانی اور سقیم الحالی میں اُن کے اقبال کا آفتاب نصف النہار پر پہنچ جائیگا راجہ بیرات نے بڑے اعزاز و اکرام سے اُنہیں اپنے تخت پر بٹھایا اور ارجن کے بیٹے ابھیمنو کے ساتھ جو سبھدرا کے بطن سے تھا اپنی بیٹی اتیارا کی شادی کردی —

یہ خبریں کورو دارالسلطنت میں بھی بہت جلد پہنچ گئیں - نابینا شاہ دھرتراشٹر فخر خاندان بھیشم - اعلیٰ ادیب درونا - اور راستباز بدر سب نے مل جل کر کوششیں کیں کہ درجودھن کو پانڈوں کے ساتھ دوستانہ برتاؤ کرنے کے لئے راغب کریں مگر اُس دھن کے پکے نے اپنے افترا پرداز چچا سکنی اور بوالہوس دوست کرن کی نیش زنی کے باعث ان سب کی نیک صلاحوں کی طرف سے کان بہرے کر لئے —

پانڈوں نے حتی المقدور کوشش کی کہ قتل و خونریزی نہو - سری کرشن بھی ہمیشہ مصالحت ہی کو پسند کرتے تھے - بے وجہ کشت و خون کے سخت مخالف تھے اس لئے اُنہوں نے مصمم ارادہ کرلیا کہ درجودھن کے پاس جاکر اپنے چچیرے بھائیوں کے ساتھ مراعات کرنے کی رغبت دلائیں اور بہ حسن سلوک پیش آنے کی ہدایت کریں —

جن جن دیہات میں ہوکر سری کرشن گزرے وہاں بڑی بڑی آرائشیں کی گئیں پھوس کے چھپر اور کچے مکانات اس عمدگی سے سجائے گئے کہ شہر کی عمارتوں کی صفائی ماند ہوگئی - روشنی سے ہر کوچہ و بازار منور ہوگیا -

Marfat.com

هر طرف دوالی کے چراغاں کا لطف نظر آتا تھا - جہاں سری کرشن نے قدم رکھا خرابے چمن زار بن گئے - دشت و بیاباں سنبلستان کی بہار دکھانے لگے - کیا بڈھے - کیا جوان کیا مرد اور کیا عورت ہر ہر مقام پر سب سری کرشن کی زیارت کو آتے - پاؤں چھوتے اور لباس مقدس کو چومتے - غرض اُن کی تشریف آوری سے ہر شخص شاداں و فرحاں تھا - جب بزرگ منش راجہ دھر تراشتر نے سنا کہ سری کرشن اُس کے دارالسلطنت کی طرف آتے ہیں تو اُس نے خیر مقدم کی خوشی میں اعلیٰ درجہ کی تیاریاں کیں - شہر پھول پتی سے آراستہ کیا گیا - پری پیکروں کی جلوہ نمائی سے ہر گلی کوچہ میں بہار آگئی - شاہی جلوس کے کروفر سے گزر گاہوں میں رونق تازہ ہوگئی، تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر گویوں اور ارباب نشاط کی چوکیاں بٹھادی گئیں - امرائے دولت اور اعیان سلطنت جمع کئے گئے - شہزادے پیشوائی کے لئے بھیجے گئے اور سری کرشن بڑی آن بان سے شہر میں داخل ہوئے - دوست دشمن سب یکساں اُن کی خدمتگزاری کرتے بلکہ عوام اُنہیں اپنا زندہ خدا جانتے تھے - تاریخ دنیا میں ہم ایسا کوئی شخص نہیں پاتے جس کی اتنی عظمت اور پرستش کی گئی ہو - مگر ان کو اس سفارت میں کامیابی نہیں ہوئی —

انھوں نے بڑی منت سے کہا "درجودھن - ان پانچوں بھائیوں کو اپنی وسیع سلطنت سے صرف پانچ ہی گاؤں دے ڈالو - جو کچھ تھوڑا بہت تم انہیں دوگے وہ اسی پر قناعت کریں گے" درجودھن نے کہا "نہیں یہ ہرگز نہ ہوگا - جب تک چھتریوں کے اسلحہ کے جوہر نہ کھلیں گے

Marfat.com

اور میدان کار زار میں خون کی ندیاں نہ بہیں گی ایک انگل زمین بھی نہ دی جائے گی —

الغرض ہر دو جانب جنگ ٹھن گئی - مناقشات اور مشاجرات شروع ہو گئے دونوں فریق معرکہ آرائی کی تیاریوں میں مصروف و منہمک ہوئے اور اپنے اپنے طرفدار بادشاہوں اور دوست شہزادوں کو شرکت جنگ کے لئے بلا بھیجا - بے اندازہ سامان حرب مہیا کیا گیا اور ملک کے ہر حصہ سے سپاہ فراہم کی گئی —

اس زمانہ میں سری کرشن سب سے بڑے آدمی تھے - ہر فریق ان کی معاونت کا آرزو مند تھا مگر وہ دونوں حریفوں کو یکساں عزیز رکھتے تھے - جب ان سے اس امر کی استدعا کی گئی تو انھوں نے کہا کہ میں دونوں میں سے کسی کے خلاف نبرد آزمائی نہ کروں گا مگر ہاں جو میرے پاس پہلے آئے گا اس کے ہمراہ میدان جنگ میں موجود رہوں گا - درجودھن نے دوارکا پہنچنے میں بڑی عجلت کی اور جس وقت سری کرشن کی ملاقات کو گیا تو انھیں خواب میں پایا - وہاں ایک سونے کا مرصع تخت ان کے سرہانے بچھا تھا وہ اس پر بیٹھ کر ان کے بیدار ہونے کا انتظار کرنے لگا - تھوڑی دیر بعد ارجن بھی جا پہنچا اور ان کے پائینتی بیٹھ گیا - سری کرشن نے آنکھیں کھولیں تو ان کی نظر پہلے ارجن پر پڑی اور دریافت کیا " تم مجھ سے کیا چاہتے ہو " - ارجن نے کہا - " پیارے دوست میں تم سے ایک چیز مانگنے آیا ہوں - " سری کرشن نے جواب دیا - " میں تمھیں کیا دے سکتا ہوں اور یوں تو میں ہمیشہ تمھاری خدمت کے لئے حاضر ہوں " - ارجن نے کہا - " مجھے اور کچھ

Marfat.com

درکار نہیں ہے میں بنفس نفیس آپ ہی کو مانگتا ہوں"۔
سری کرشن نے مسکرا کر جواب دیا۔ " پیارے دوست تم نے سنا ہوگا کہ میں نے عہد کیا ہے کہ اس لڑائی میں کسی کے خلاف ہتیار نہ اُٹھاؤں گا۔ پھر میں تمہارے کس کام کا ہوں اور مجھہ سے تمہیں کیا امداد مل سکتی ہے ارجن نے کہا۔ "یہ تو مجھے پورے طور سے یقین ہے کہ اس جنگ میں نصرت و فیروزی کا سہرا میرے ہی سر رہے گا۔ اور میری شمشیر خارا شگاف دشمن کے حق میں بلاے بیدرماں ہو جاے گی۔ مگر جب تک میرے پیارے دوست میری فتح یابی کی خوشی میں شریک نہ ہوں گے مجھے راحت نہ ہوگی"۔ سری کرشن نے فرمایا۔ "اچھا۔ بہتر۔ میں تمہاری رتھہ بانی کروں گا" —

اس کے بعد سری کرشن نے سر اٹھا کر درجودھن کو دیکھا اور کہا "پیارے بھائی جو کچھہ گفتگو اس وقت ہوئی وہ تم نے سن ہی لی آاهم میں تمہاری خدمت کو حاضر ہوں۔ اب بتاؤ تم مجھے لینا پسند کرتے ہو یا میری فوج کو؟" درجودھن نے سوچا کہ جب یہ لڑنے سے انکار ہی کرتے ہیں تو انہیں لینا بے فائدہ ہے۔ ہاں ان کی فوج کو مانگ لینا بیشک کسی قدر سود مند ہوگا لہذا اس نے جلدی سے کہا " اگر آپ مجھے اپنی فوج دیدیں گے تو میں آپ کا از حد شکر گزار ہوں گا"۔ سری کرشن نے اسے فوراً منظور کر لیا اور درجودھن ان کی جرار فوج لیکر هستنا پور واپس آیا۔ پھر ارجن سری کرشن کو ساتھہ لیکر دوارکا سے روانہ ہوا —

جب سب تیاریاں ہو چکیں۔ جملہ سامان حرب فراہم ہوچکا۔ جدھشٹر نے اپنی فوج ظفر موج کا کوچ بولدیا۔

Marfat.com

اور کورک شیتر کے میدان میں آ کر خیمہ زن ہوا اُدھر درجودھن اپنی حیرت انگیز سپاہ لیکر معرکہ آرائی کے لئے ہستنا پور سے روانہ ہوا —

ہر طرف لاکھوں کروڑوں سپاہ کا دل بادل اُمنڈ پڑا۔ بڑے بڑے آزمودہ کار سپہ سالار اور شجاعان ذی اختیار اس جنگ عظیم میں آ کر شریک ہوے بھائی بھائیوں اور دوست دوستوں کی لڑائی تھی۔ ایک طرف فخر اکابران دیار بھیشم۔ سر آمد قابلان روزگار درونا سر گروہ شجاعان زمانہ کرن۔ شاہ نا بینا کے ایک سو فرزند اور بیشمار نبیرے بڑے بڑے طاقتور تاجداران ہند کے افسر بنے۔ دوسری طرف پانچوں پانڈو شہزادے ان کے فرزند ابھمانو۔ گھتوت کچھ ان کے دوست شاہ دروپد شاہ بیرات۔ اور ہند کے چند اور معزز راجگان جو ان سے نسلی واسطہ یا نسبتی تعلق رکھتے تھے صف آرا ہوئے۔ ان سب کے سر تاج سری کرشن ان کے ہادی مشیر اور پیشوا بنے —

بھیشم قول کر چکا تھا کہ نا بینا بادشاہ کے لڑکوں کو کبھی تنہا نہ چھوڑے گا اور ہر حال میں ان کا رفیق بنا رہے گا۔ اسی وجہ سے بکمال جبر و اکراہ سے دس روز کے لئے کورو افواج کی سپہ سالاری قبول کرنی پڑی۔ اس کی فوجی کار نمائیوں اور جنگی قابلیتوں کے بیان کرنے کی کوشش کرنا محض فضول ہے۔ کیونکہ نبرد آزمائی اور تدابیر جنگی میں کوئی اس سے بہتر تھا ہی نہیں۔ جب ہنگامۂ جدال و قتال گرم ہوا اور دونوں جانب سے دلیران جانباز سر فروشی کرنے لگے تو اس نے شجاعت کے ایسے جوہر دکھائے اور اس قدر قتل و خونریزی کی کہ پانڈوں کی تقریباً نصف فوج کھیت رہی —

Marfat.com

یہ بھیشم ہی کا دل گردہ تھا کہ اُس نے سری کرشن جیسے مستقل مزاج شخص کو عہد شکنی کرنے کے لئے مجبور کر دیا وہ قریب قریب کل پانڈو فوج کو تہ تیغ کر چکا تب بھی بیمثل بہادر ارجن نے اپنے جری اور جنگجو حریف سے ہتیار نہ لیا - گو ہر طرح سے وہ بخوبی اُس کا مقابلہ کرسکتا تھا - اس وقت سری کرشن نے ارجن کی منتیں کیں پھسلایا - ڈرایا - دھمکایا - اور مختلف طریقوں سے بھیشم پر وار کرنے کی ترغیبیں دیں مگر افسوس ساری خوشامد اور تخویف بیکار گئی - قصہ کوتاہ جب پانڈو فوج کے بچانے کی کوئی اور صورت نہ رہی تو سری کرشن ارجن کے رتھہ سے کود پڑے اور ایک ٹوٹا ہوا پہیہ اُٹھا کر بھیشم کی طرف دوڑے —

بھیشم نے دیکھا کہ سری کرشن میرے مارنے کے لئے آتے ہیں تو اُس نے فوراً اپنے ہتیار پھینکدئے اور ہات جوڑ کر مناجات کرنے لگا " اپنے خدا کے اوتار اب مجھے معلوم ہوا تجھے اپنے سچے پرستش کرنے والوں سے کس قدر محبت ہے - تو نے ان دونوں فوجوں کے رو برو صرف اس غرض سے اپنا عہد صالح توڑا ہے کہ تیرا پیارا معتقد ارجن اپنا قول پورا کرے - میں نے عہد کیا تھا کہ تجھہ سے اس جنگ میں ہتیار اٹھوا کر مانونگا چنانچہ میں کامیاب ہوا - اخاہ میں کس قدر خوش نصیب ہوں! اے کرشن میں حاضر ہوں مجھے مار ڈال - میں تجھہ پر اپنی جان کو قربان کرتا ہوں - اِس سے زیادہ اور کیا مناجات کروں " لیکن اس وقت ارجن آن پہنچا اُس نے اپنے ہات سریکرشن کی کمر میں ڈالدئے اور اُن کو آگے بڑھنے سے مانع ہوا اس نے بھیشم کے قتل کرنے کا وعدہ کیا اور سری کرشن تبسم کرتے ہوئے

Marfat.com

رتھہ پر آ بیٹھے —

مگر بھیشم جیسے شجاع اور یگانہ زمانہ کا مار ڈالنا کچھ آسان نہ تھا - اس لئے پانڈوں نے اس پر غالب آنے کی تدابیر سوچنے کے لئے ایک جنگی مجلس شوریٰ منعقد کی - سری کرشن نے کہا جب تک بھیشم کے جسم پر ہتیار رہیں گے دنیا میں کوئی شخص اُس کو شکست نہیں دے سکتا جنگ میں فتح حاصل کرنا تمھارا فرض خاص ہے اس کے لئے جن ذریعوں اور وسیلوں سے ممکن ہو سکے کوشش کرنی ضرور ہے - اس میں کسی بات کے بجا اور بیجا ہونے کا مطلق خیال نہ کرنا چاہئے - پس میری رائے میں اے ارجن کل تم سکھنڈی کو اپنے ساتھ لیجاؤ اس کو دیکھتے ہی بھیشم اپنے ہتیار پھینک دیگا تم کو خاصہ موقع ملجائیگا چاہو اُس کو مغلوب کرو چاہو قتل کرو اور یوں پانڈو کے لشکر کو کشت و خون سے بچالو" —

دوسرے روز سری کرشن کی مصلحت آمیز نصیحت پر عمل کیا گیا - خدا کو منظور تھا تو یہ حکمت عملی چل گئی - بھیشم سکھنڈی کو ارجن کے رتھہ پر بیٹھا دیکھکر مسکرایا اور اپنے ہتیار کمر سے کھولکر رکھدیئے - ارجن نے فوراً بھیشم کے ایک زخم کاری لگایا اور وہ مجروح ہو کر اپنے رتھہ پر سے گر پڑا - اس وقت دونوں کورو اور پانڈوں حریفوں کے سرغنے اپنے زخم خوردہ سر پرست کی طرف دوڑے اور اس کے لئے زار و قطار رونے لگے کیونکہ یہ سب اپنے باپ سے بھی زیادہ اس کی عزت کرتے تھے —

اب کورو بسر کردگی درونا جنگ کرنے کے لئے میدان کارزار میں آئے - درونا نے اپنی فوج کی صفیں ایسے حیرت انگیز طریقہ سے جمائیں کہ پانڈو کو اس

مقوس قطار کا توڑنا یا اُس کے اندر داخل ہونا بہت دشوار معلوم ہوتا - مگر جوان مرد ابھما نو بڑی جرات کے ساتھ دھاوا کرکے اس نصف دائرے میں گھس پڑا اور ہزاروں دشمنوں کو تلوار کے گھاٹ اُتار دیا - اُس وقت کوروں نے بڑی پھرتی کے ساتھ اس کو نرغہ میں کرلیا اور سات بڑے بڑے نبرد آزما - درونا - کرن وغیرہ وحشیانہ جوش و خروش سے شور و غل کرتے ہوئے اس پر ٹوٹ پڑے - پھر کیا تھا بیچارہ بہت جلد مغلوب ہو کر مارا گیا - بھیم نو جوان شجاع کی مدد کو دوڑا مگر جب تک یہ اُس تک پہنچے پہنچے وہ زخم کاری کھا کر اپنے رتھہ سے گرچکا تھا - اس رنج و غم نے بھیم کو پہلے سے دہ چند خشمگیں بنادیا اور وہ بدلہ لینے پر تل گیا - اس نے اپنے بدذات چچازاد بھائیوں میں سے تیس کی جانیں قفس عنصری سے رہا کیں اور ایک ہزار دشمنوں کو تہ تیغ کر ڈالا —

میدان مصاف کے دوسرے حصہ میں راجہ دوروپد قتل ہوا اور کرن نے گھتوت کچھہ کو مارا - یوں پانڈو فوج کو ہر طرف شکست ہوئی - معرکہ آرائی اور نبرد آزمائی کے حوصلے پست ہوگئے - کوروں کی تلوار کی وہ دھاک بندھی کہ درونا کی لڑائی میں ارجن نے زخم کاری کھایا اور اسے رتھہ پر غش آگیا - سری کرشن نے یہ کیفیت دیکھی تو پکار کر کہا -" او درونا تیرا فرزند استو تھاما مارا گیا -" مگر اس کی اصلیت صرف اتنی ہی تھی کہ ایک جنگی ہاتھی استو تھاما کو جو درونا کے بیٹے کا ہم نام تھا بھیم نے مارا تھا - سری کرشن سے اپنے پیارے بیٹے کے مرنے کی خبر سنکر یہ مسن بہادر رنج کے مارے ہکا بکا ہو گیا - مگر اس نے کہا مجھے اس بات کا یقین نہیں آتا اگر جدھشٹر کہدے تو میں باور کراوں میں جانتا ہوں وہ راست گو ہے ہرگز جھوٹ نہ بولے گا —

Marfat.com

سری کرشن جدھشٹر کو دم دلاسے دیکر بہادر درونا کے پاس اپنی شہادت کے لئے لائے مگر اُس نے ایسی دروغ گوئی سے قطعی انکار کیا - آخرش سری کرشن نے جدھشٹر کو صرف اتنا فقرہ کہنے پر رضامند کیا - "استو تھاما (ھاتھی) مارا گیا -" جونہیں جدھشٹر کی زبان سے لفظ " ھاتھی " نکلا انھوں نے فوراً اپنا ناقوس پھونکا اور اُس کی گونج جانے والی آواز سے وہ لفظ درونا کے کان تک نہ پہنچا - درونا بیٹے کا مارا جانا سنتے ھی غش کھا کر گر پڑا - اس موقع کو غنیمت سمجھکر پانڈو کی طرف کا ایک بہادر فوراً جست کرکے رتھہ پر جا پہنچا اور درونا کا سر کاٹ لیا —

اگلے دن کورو کرن کی ماتحتی میں رزمگاہ میں آئے - اس روز صبح سے شام تک بڑے گھمسان کی لڑائی ہوئی دونوں طرف سے قدراندازوں نے اس قدر تیر برسائے کہ ساون بھادوں کی جھڑی کا مزا آگیا - قدر اندازوں نے تیروں کی بھرمار کی تو آن کی آن میں پرے کے پرے صاف ھوگئے - فوجی لوگوں کے ھجوم میں ایسا شور و غل برپا تھا کہ کہ کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی - اور زخمیوں - جاں بلب سپاھیوں کی گریہ و زاری سے عرصۂ کارزار قیامت کا نمونہ بنا ھوا تھا - غرض اس قدر قتل و خونریزی ھوئی کہ ھر طرف خون کی ندیاں بہنے لگیں اور کورک شیتر کا میدان لالہزار بن گیا - بھیم نے اپنے چچازاد بھائی دھوساسن اور بدذات کورو شہزادوں کو قتل کرڈالا مگر کرن نے اُسے پسپا کرکے پیچھے ھٹا دیا - اس معرکہ میں دونوں طرف کی بہت سی فوج کام آئی - اب پانڈو آھستہ آھستہ

Marfat.com

پیچھے ہٹنے لگے حتیٰ کہ شکست کھا گئے - یہ حال دیکھکر ارجن نے جلدی سے اپنی تتر بتر فوج کو اکھٹا کیا اور کرن کے سرپر آکھڑا ہوا - یہ دونوں فنون سپہ گری میں یگانہ زمانہ تھے گھنٹوں تک شیروں کی طرح لڑتے رہے اور آخر کار کرن مارا گیا - فتحمند پانڈو نے زور زور سے قہقہے لگائے اور کورو ہزیمت خوردہ ہو کر اپنے قیام گاہ کو واپس آئے —

یہ خبر بہت جلد مشہور ہوگئی کہ درجودھن میدان جنگ سے بھاگ گیا - پانڈو نے فوراً تعاقب کیا اور اُسے محفوظ جگہ سے جہاں وہ چھپا ہوا تھا ڈھونڈ نکالا - جب جائے گریز نہ رہی تو اُس نے نکل کر بھیم سے دست بدست مبازرت کی درخواست کی اور دونوں دومست ہاتھیوں کی طرح لڑنے لگے - نتیجہ یہ ہوا کہ درجودھن سخت مجروح ہوکر مارا گیا اِن کے سوا درجودھن کے جسم کا ہر ایک حصہ مثل آہن کے ایسا سخت تھا کہ کوئی ضرب یا ہتیار کارگر نہ ہوتا تھا - جنگ کی پریشان اور سر اسیمگی میں بھیم اُس کی ران پر ضرب لگانا بھول گیا - مگر سری کرشن نے جو یہاں موجود تھے اس طور سے گویا کہ وہ بھیم کا دل بڑھا رہے ہیں اپنی ران پر زور سے ہات مار - اس اشارہ کو سمجھکر بھیم نے درجودھن کی ران پر ایک مہلک ضرب رسید کی اور اسی آخری ضرب نے کورک شیتر کی جنگ عظیم میں پانڈو اور کوروں کی قسمتوں کا فیصلہ کردیا —

پانڈو فتح کا ڈنکا بجاتے ہوئے ہستنا پور * میں داخل

---

* یہ دہلی کے قریب آباد تھا - اب بھی کھنڈر موجود ہیں الله الله کسی زمانہ میں جہاں دن رات چہل پہل رہتی تھی ' اب وہاں سناٹا ' ہو کا عالم اور خاک اُڑتی ہے - مترجم

ہوئے - مگر یہ فتحیابی تمام ان کے اعزا اور اقربا اور احباب و اقارب کے خون سے آلودہ تھی اس لئے اس سے انھیں ذرا بھی خوشی نہ ہوئی - مگر یہ معاملات تقدیری تھے ان میں کشش اور کوشش سے کیا ہوتا - جب وہ نصرت و فیروزی کے پرچم اڑاتے اپنے آبا و اجداد کی دارالسلطنت میں داخل ہوئے - تو ہر جگہ فرحت و شادمانی کے عیوض سناٹا دیکھا - نہ خوشی کے شادیانے بجتے سنائی دیتے اور نہ مبارک سلامت کی صدا یا آتش بازی چھٹنے کی آواز کانوں کو اپنی طرف متوجہ کرتی تھی - وہ خاموشی کے ساتھہ چلتے چلتے بارگاہ سلطانی اور حرم شاہی کے مکانات میں پہنچے مگر ہائے یہاں بھی دل خراش نالوں اور شور و شیون کی آوازیں گونج رہی تھیں - اور ہر در و دیوار سے حسرت برس رہی تھی —

اس طرح بدذات سرکش کوروں کا خاتمہ ہوا - مگر سری کرشن کو ابھی ایک اور بڑا کام کرنا باقی تھا - انھیں اپنے جادوں خاندان کے بداعمالوں سے بھی دنیا کو پاک کرنا منظور تھا جن میں ان کے بیٹے اور پوتے بھی تھے —

فی الحقیقت اگر سری کرشن اس جنگ میں موجود نہ ہوتے اور وہ اپنی اعلی تدبیر سیاسی اور حکمت عملیوں سے غریب پانڈو کی اعانت نہ کرتے تو ان کا فتحیاب ہونا ناممکن تھا سری کرشن نے صرف مشورت اور ترغیب منہیات ہی سے اپنے پیارے دوست ارجن کو فتحیابی حاصل کرنے میں مدد نہیں دی - بلکہ اسے

Marfat.com

ایک ایسا مذہب بھی اپنے پند و نصائح کی تائید میں تلقین کیا جو بالکل انوکھے اصول پر مبنی ہے - انھوں نے کہا اخلاقی نیکیوں کی قید اٹھا دو اور کیا والدین، کیا ادیب ، کیا برھمن ، کیا حقیقی اور چچیرے بھائی، کیا مرد ، کیا عورت ، کیا بچے سب کو بیدریغ تہ تیغ کرو اور اس کے عملدر آمد میں ہر قسم کے مکر و فریب اور دروغ و ناراستی سے فائدہ اٹھاؤ - متھرا کی تہت ڈشیلی کے دن سے سری کرشن کے واقعات زندگی ایک اخلاقی اسرار ہوگئے تھے اگرچہ بدذاتوں اور بدکاروں کو صفحۂ روز گار سے نیست و نابود کردیتا ان کا اصل مطلب اور دلی منشاء تھا اور محبت اور خوش حالی کی نئی دنیا ایجاد کرنا ان کے ہر کام سے پایا جاتا تھا - مگر انہوں نے بجائے خود اپنے آپ کو ایک ایسا شخص ثابت کیا جس کے قالب میں انسانی دل ہی نہ تھا جس کو رنج و راحت - برئی بھلائی کا کچھہ اثر نہ ہوتا تھا جو مجسم دنیا داری کا پتلا تھا اور جو اپنی مطلب بر آری کے لئے کسی قسم کے نیک و بد کام کرنے میں بند ہی نہ تھا - غرض ان کا چال چلن امور اخلاقی سے بالکل متناقض بلکہ ایک بہت بڑا اسرار مخفی تھا —

اگر سری کرشن اپنے مذہبی اصول اور فرائض زندگی کی تشریح کئے بغیر دنیا کے سر سے اپنا سایہ اٹھا لیتے تو اس میں شک نہیں کہ لوگوں کے خیالات اُن کی جانب سے بہت ہی فاسد ہو جاتے - مگر جب اُن کے دوست ارجن نے کورک شیتر کی جنگ عظیم میں اُن کے انوکھے اصول اور قواعد مذہبی کی پیروی سے قطعی انکار کیا تو انھیں مجبوراً دلائل و براھین سے اُن کی تشریح و

Marfat.com

تائید کرنی پڑی - وہ اصول ایسے معقول سچے اور قابل عظمت ثابت ہوئے کہ اُن کی بدولت اُس دن سے تمام عالم میں اُن کی پرستش خالق اکبر کے اعلیٰ اوتار کی طرح ہونے لگی اور اُن کا مذہب کل بنی نوع انسان کا مذہب ہو گیا —

اسی طرح وہ اپنے رشتہ داروں کو بلا سزا دیئے چھوڑ دیتے تو ضرور ہم کو اُن کے مقصد کی صداقت میں کلام ہوتا - مگر اوروں کا تو کیا ذکر اُنھوں نے اپنی ذات قدسی صفات تک کو باقی نہ رکھا پہلے پہل اپنے قریبی رشتہ دار اور دوست کوروں کا خاتمہ کیا پھر اپنے خاص عالی قدر فرقہ کو جس میں اُن کے بیشمار لڑکے و پوتے بھرے تھے خاک میں ملا دیا —

امر آخر الذکر کی انجام دہی کے لئے وہ ان سب کو پرواسش کی بڑی جاترا کے لئے لے گئے - پراوسش نہایت خوشنما فرحت افزا اور متبرک مقام تھا - اس جاترا کی اہل دوارکا کو بڑی خوشی ہوئی - سری کرشن کے لڑکے ' پوتے جادوں خاندان کے شہزادے وغیرہ سب بڑی سر گرمی سے تیاریاں کرنے لگے - کھانے پینے کو طرح طرح کی نعمتیں ' شراب کے بے شمار قرابے اور جملہ سامان عیش و نشاط ساتھ لیا غرض جاترا کا لطف اُٹھانے کے لئے کسی چیز کی کمی نہ تھی —

اس متبرک مقام میں پہنچ کر پہلے سب نے دیدی رسوم اور مذہبی فرائض ادا کئے غربا و مساکین کو خیرات تقسیم کی - برھمنوں کو کھانا کھلایا - اس کے بعد خور و نوش - اور عیش و طرب میں مشغول ہوئے - محفل رقص و سرود گرم ہوئی - دور شراب چلنے لگا -

Marfat.com

میخواری کی مضرتیں اهل خرد پر مخفی نهیں - رفته رفته نشه ایسا تیز هوا که هر طرف فتنه و فساد کے شعلے بھڑکنے لگے - ایک نے کچھه کہا دوسرے نے سخت کلامی کی - باتوں باتوں میں تلوار کھنچ گئی اور کسی کی جان گئی - مقتول کے دوست جھرمٹ کرکے قاتل پر توٹ پڑے قاتل کے حامی اس کی مخلصی کے لئے دوڑے - یوں ایک اچھی خاصی لڑائی وهیں شروع هو گئی - تھوڑی دیر میں چاروں طرف خون کی ندیاں بہنے لگیں اور جادوں کے شہزادے درختوں کے پتوں کی طرح کٹ کٹ کر هر طرف گرنے لگے - اس خانه جنگی اور کشت و خون کے روکنے کے لئے سری کرشن سے مرافعت کی گئی - مگر وہ بھی - اس هنگامه میں بلوائیوں کی طرح شریک هو کر خود اپنے لڑکوں اور پوتوں کو قتل کرنے لگے - اس طرح بہت جلد کل فرقه کا خاتمه هو گیا - اور سریکرشن کے سوا کوئی باقی نه بچا —

اس واقعه کے بعد سری کرشن نے اپنے رتھه بان کو حکم دیا که وہ هستناپور پہنچکر اُن کے رفیق ارجن سے یه تمام سر گزشت بیان کرے اور پیام دے که دوارکا کی بے سر پرست شہزادیوں اور لاوارث بیواوں کو فوراً هستناپور لیجائیں اور اُن کی حفظ و امن میں مصروف هوں —

ناظرین اس سے صاف ظاهر هوتا هے که اب اُن کا ارادہ اپنے دارالسلطنت کی طرف واپسی کا نه تھا - شاید اُنهیں یه خیال هوا که اب همارا دور ختم هوا اور قبض دخل اُٹھه گیا یا شاید یه مطلب هو که همارا کام انجام کو پہنچ گیا - خیر جو کچھه بھی هو اُنهوں نے کم توجهی کے ساتھه مقتل میں اپنے عزیز و اقارب

Marfat.com

کی بے کفن نعشوں پر ایک نگاہ غلط انداز ڈالی اور وہاں سے روانہ ہوکر خراماں خراماں ایک طرف کو چل دئیے —

چلتے چلتے وہ ایک درخت کے پاس جا پہنچے اور اُس کے سایہ میں پڑکر سو رہے بہت جلد وہاں ایک شکاری کا گزر ہوا - اُس نے دور سے گھنی پتیوں کی آڑ میں اُن کو پڑا ہوا دیکھکر خیال کیا کہ کوئی شکار ہے - فوراً شست باندہ کر نشانہ لگایا —

افسوس وہاں گھنے جنگل میں ایک سبز پوش درخت کے نیچے اس فخر روزگار نے زخم کاری کھایا اور ساری دنیا سے الگ تھلک ایک گوشہ میں اپنی جاں شیریں خالق جہاں آفریں کے سپرد کی - ہاے وہ شخص جس کی فسوں گر بانسلی کی دلربا تانوں نے گوکل اور بندرابن کی کم سن زاھد غریب گوپیوں کو دیوانہ بنا دیا تھا - وہ شخص جس کی خوش فعلیاں گوالوں کی تفریح کا باعث تھیں - وہ شخص جس کا تبسم نیک مردوں کے ظلمت کدوں کو مہر جہاں تاب کی مانند ضیا بخشتا تھا - وہ شخص جس کی قہر آلودہ نگاہ ، دوار کا ، متھرا ، ہستناپور بلکہ کل بدکاران ہند کے دلوں پر بجلیاں گراتی تھی - وہ شخص جس کے جلوے کی جھلکیوں سے اُس تاریک زمانہ میں بنی نوع انسان کی نظروں کو چکا چوند لگ گئی تھی جس تاریک پردے سے شمع ھدایت ہات میں لیکر ظاھر ہوا تھا یکایک اُسی میں غائب ہوگیا —

Marfat.com

تعلیمات سری کرشن

صفحات بالا میں ہم نے سری کرشن کی زندگی کے صرف بعض خاص سوانح بیان کئے ہیں - ہم افسوس کرتے ہیں کہ اس مختصر رسالہ میں اس قدر گنجائش نہیں ہے کہ اُن کی تعلیمات کو مشرح درج کریں - صرف بہی ایسے رہنما گذرے ہیں جنھوں نے مذھبی وعظ کا پیشہ اختیار نہیں کیا ء ان کی مانند و بود دنیاداروں کی سی تھی - اور طرز عمل بالکل رسمیات زمانہ کے مطابق تھا - لیکن انھوں نے اپنے واقعات زندگی سے فعل ، علم اور عشق کا کمال ثابت کر دکھایا - بلکہ یوں کہنا چاھئے کہ ان کی حیات اور ان کا عہد ھی جیتا جاگتا وعظ - پر جوش دینی نصائح اور خدائے غفورالرحیم کا نمایاں ظہور تھا - اُنھوں نے اپنی طرز معاشرت سے ظاھر کیا کہ کامل اور خوش حال آدمی کس کو کہتے ھیں - اور بتایا کہ بغیر کسی مذھب کے پیرو ھونے اور رسوم دینی ادا کرنے کے صرف دینوی فرائض کی انجام دھی سے کس طرح نجات حاصل ھوسکتی ھے —

لیکن انھوں نے وعظ اس طرح کیا کہ جو لوگ ان کے پاس آے ان کو ھدایتیں دیں اور اپنے احباب اور

Marfat.com

رشتہ داروں کو بتایا کہ سچا مذہب کیا ہے۔ وہ روز مرہ کی زندگی میں الہامی اور آسمانی باتیں بھی بیان کرتے تھے۔ ہم ان سب متفرق اقوال کا مجموعہ ایک ایسی کتاب میں پاتے ہیں جو آج دنیا کی تمام کتابوں میں اعلیٰ درجہ کی سمجھی جاتی ہے۔ اس کا نام بھگوت گیتا (کلام ربانی) ہے —

وہ سچے ایماندار ہندؤں کی طرح زندگی بسر کرتے۔ زمانہ کے تمام موجودہ امور دینی اور اصول مذہبی کی پیروی کرتے اور برہمن علما کی قدر و منزلت کرتے تھے۔ انھوں نے قدیم مذہب کے ڈھانے اور اس کی جگہ اپنا نیا مذہب قائم کرنے کی کبھی کوشش نہیں کی۔ ان کا قول تھا کہ نئے مذہب اختیار کرلے سے اپنے ہی مذہب پر قائم رہنا بہتر ہے۔ خواہ وہ کتنا ہی فضیلت و خوبی کا محتاج ہو —

سری کرشن کے فضائل و کمالات کی شہرت کے زمانے میں ہندوستان میں فلسفیوں کے تین فرقے نہایت معزز سمجھے جاتے تھے۔ ان میں سے سانکھ والوں نے عالم کی ابتدا نشو و نما اور کمال کی تشریح کرکے تلقین کیا کہ علم الیقین انسان کو دنیوی تکالیف اور ناپائدار ہستی کے علائق سے رہائی دیتا ہے۔ جوگ مارگ والوں نے بیان کیا کہ علم الیقین کے معنی علم الٰہی کے ہیں اور یہ علم فقط تصور اور ریاضت سے حاصل ہوسکتا ہے۔ اور ویدانیتوں کا قول تھا کہ انسان کی ذات صدور خالق عالم و عالمیان کی ذات قدسی صفات سے ہے۔ پس انسان کو اپنے مصدر کا جاننا لا بد ہے۔ سری کرشن نے ان تینوں فرقوں میں سے کسی فریق کے مسائل پر حجت نہیں کی

Marfat.com

بلکہ سب کی تائید کی فقط ان فلسفوں کے سلسلوں میں جو جو کڑیاں کم تھیں وہ مہیا کردیں - غرض انھوں نے نہ کوئی نیا فلسفہ ایجاد کیا اور نہ نئے الٰہیات کے وعظ کہے —

کل اصول موجود تھے ان پر جہل کی تاریکی کے پردے پڑے ہوئے تھے - یا یوں سمجھو کہ ایک اندھی کوٹھری میں بہت سی عجوبہ اور نادر چیزیں موجود تو تھیں، مگر وہ بسبب احتیاج روشنی یا چشم بصیرت کے انسان کی نظر سے اوجھل رہیں - یہی حال اس وقت دنیا اور بنی آدم کا تھا - یعنی انسان کی خوش حالی کے دنیا میں سب سامان موجود تھے مگر ہر طرف ایسی تاریکی چھائی ہوئی تھی کہ باجود قربت انسان اپنی خوشی کے ذرائع نہ ڈھونڈ سکتا تھا - سری کرشن نے اس ظلمت کدہ میں ایک روشن شمع رکھ کر انسانوں کو وہی چیزیں مشاہدہ کرائیں جن کے دیکھنے سے وہ محروم تھے - کوئی نئی ایجاد نہیں کی —

ہندوں کو اپنے ذاتی فلاسفہ کے ذریعہ سے معلوم ہوا تھا کہ علم الیقین نجات کا ذریعہ ہے - مگر وہ کیا ہے اور اُس کے حاصل کرنے کے کیا طریقے ہیں - ان سوالوں کا جواب برہمن یوں دیتے تھے کہ جگ اور جوگ اِس علم کے حصول کے ذریعے ہیں - سانکھہ والے فلسفی کہتے تھے " مصائب انسانی کی اصلیت دریافت کرکے اُن سے نجات پانا علم الیقین کا درجہ ہے " - جوگ سارگ کے فلسفیوں کا مقولہ تھا "ریاضتہائے جوگ سے خداشناسی کا مرتبہ حاصل کرنا علم الیقین ہے" اور ویدانتی بیان کرتے تھے کہ " اپنی ذات اور خدا کو ایک جاننا یعنی مقام شہود علم الیقین ہے " الغرض اس سچے علم کے حاصل کرنے کے لئے چند وسائل کی خواہ وہ کچھ ہی ہوں ضرور حاجت تھی - لیکن ان ذرائع و وسائل کی بابت بہت بڑا

Marfat.com

اختلاف تھا - اور اس اصلی اصول کے مطالع پر تاریکی کی گھٹا چھائی ہوئی تھی - سری کرشن نے اس ظلمت کو دور کر کے راہ خدا روشن کردی اور طریق عمل بتایا —

ہم پہلے ہی بیان کرچکے ہیں کہ سری کرشن کی ہدایات اور تعلیمات کا مجموعہ بھگوت گیتا میں پایاجاتا ہے - مگر یہاں یہ ظاہر کر دینا مناسب ہو گا کہ گیتا کس کو کہتے ہیں —

گیتا سنسکرت کی نظم بدیع مہابھارت کا قصہ در قصہ ہے - اس کتاب میں وہ ہدایات اور نصائح مندرج ہیں جو سری کرشن نے ارجن کو کرک شیتر کے میدان میں اس وقت کی تھیں جب اس نے اپنے اعزا و اقربا کے ساتھ جنگ کرنے سے قطعی انکار کیا تھا - ہم سے اگلے نازک خیال مصنفین اور منشیان گرانمایہ اس معاملہ میں بہت کچھ خامہ فرسائی کرچکے ہیں پس ہم یہاں اس امر کی بحث ہی نہ کریں گے کہ آیا گیتا در اصل اس سے اعلیٰ نظم رزمیہ کا حصہ ہے یا بعد کا اضافہ ہدایات و نصائح مندرجۂ گیتافی الحقیقت سری کرشن کی تلقین ہیں یا مصنفین کی قوت متخیلہ کا نتیجہ - اور سری کرشن کو اس حصہ نظم سے کچھ علاقہ بھی ہے یا نہیں - کچھ ہی ہو مگر یہ کہا جاتا ہے کہ ہدایات ونصائح مذکورہ سری کرشن کی بیان کی ہوئی ہیں - خود مہا بھارت کے عالیقدر مصنف نے سری کرشن کو گیتا کا متکلم قرار دیا ہے اور سلف سے خلف تک عموماً ہندوں کا یہی عقیدہ ہے نیز سریکرشن کے واقعات زندگی پر نظر ڈالنے سے یہ امر بخوبی واضح ہوتا ہے کہ ان کی پر ماجرا حیات کے حالات مسائل و ملفوظات گیتامیں موجودہیں -

جس وقت دونوں فوجیں میدان جنگ میں معرکہ آرائی کے لئے صف بہ صف کھڑی ہوئیں تو ارجن نے

Marfat.com

اپنے دوست سری کرشن سے کہا کہ میرا رتھ ایسے مقام پر کھڑا کیا جاوے جہاں سے میں لڑنے والی فوجوں کو اچھی طرح دیکھ سکوں - انھوں نے اس درخواست کو پورا کیا - اس وقت ارجن نے غل مچا کر کہا - "اے سری کرشن ان یگانوں کو دیکھکر میرا مونھہ خشک ہوا جاتا ہے - میرا بدن پھنکا جاتا ہے - رونگتے کھڑے ہوتے ہیں جسم تھراتا ہے - عضو عضو جدا ہوا جاتا ہے - کمان ہات سے گری جاتی ہے - مجھہ میں اب کھڑے ہونے کی بالکل سکت نہیں - مجھے چکر آرہے ہیں - یہ شگون بہت برے معلوم ہوتے ہیں ہائے اپنے عزیز و یگانوں کو جنگ میں قتل کر کے مجھے کونسی خوشی اور بہتری حاصل ہو گی میں فتحیابی سے باز آیا - اب مجھے نہ ملک گیری کی آرزو ہے نہ عیش وجیش کی تمنا - اُف ہم جن کے لئے بادشاہت کی خواہش رکھتے ہیں وہی یہاں اپنے جان و مال پر خاک ڈالے لڑنے کے لئے آمادہ کھڑے ہیں - ان میں استاد شاگرد - باپ بھتیجے - دادا پوتے ماموں بھانجے - خسر داماد - سالے بہنوئی - سبھی ہیں - مجھے عقبیٰ کی سلطنت ملجائے تب بھی میں ان کو قتل کرنا نہیں چاہتا - خواہ وہ مجھے مارہی ڈالیں - پھر دنیا کی بادشاہی کی کیا اصل و حقیقت ہے - ہم دیکھتے ہیں کہ ہم جہانداری کی طمع سے اپنے یگانوں کے مارڈالنے کی کوشش کررہے ہیں - آہ' ہم کیسے گناہ کبیرہ کے مرتکب ہیں ! اے سری کرشن میں آپ کا مرید ہوا - فرمائیے میرے حق میں کونسی بات مفید ہو گی"

یہ ارجن کے دلی خیالات کی نہایت عمدہ تصویر ہے - جس کی نسبت امید کیجاتی تھی کہ وہ تمام مانی ہوئی مذہبی اور اخلاقی نیکیوں کو پامال کر کے ہر قسم کے تسلیم

Marfat.com

کردہ گناہ اور بد کاریوں کا مرتکب ہوگا - ناپائدار دنیا کی گزری میں ہر مرد و زن کے دل کی کیفیت کبھی قدم قدم پر ایسی ہی ہوجایا کرتی ہے - کیونکہ بغیر کسی تعلیم کے نیک و بد کی تمیز سخت دشوار ہے - ممکن ہے کہ جو بات ایک شخص کے لئے اچھی ہے دوسرے کے حق میں بری ہو اور جو چیز آج اچھی ہے کل بری ہوجائے - اس لئے آرزو مندانہ وہ کسی رہبر کو ڈھونڈتا ہے اور ارجن کی طرح پکار کر کہتا ہے - " فرمائیے میرے حق میں کونسی بات یقیناً مفید ہوگی - " پس ایسی حالت میں سری کرشن بعض بالکل نئے اصول دینی اختراع نہ فرماتے اور اخلاقی دلائل سے اُن کو صحیح ثابت نہ کرتے تو کوئی ذی ہوش اور سلیم الطبع شخص یوں عقلی اور اخلاقی خوبیوں کا خون کرکے جنگ میں فتح حاصل کرنے کے لئے رضامند نہ ہوتا - جن اصول و مسائل دینیہ نے ارجن کے شکوک رفع کئے اُنہیں نے کل بنی نوع انسان کے دلوں کو تسکین دی —

سری کرشن نے ارجن کے سوالات کے جواب میں فرمایا " تم ایسے شخصوں کے لئے رنج و افسوس کرتے ہو جو بالکل اُس کے مستحق نہیں ہیں - ذی علم نہ زندوں کا رنج کھاتے ہیں نہ مردوں کا غم کرتے ہیں - نہ کبھی میرا وجود تھا نہ تمہارا اور نہ کسی حکمراں کا اسی طرح ہم میں سے کبھی کوئی معدوم بھی نہ ہوگا - جو روح کو قاتل ٹھہراتا ہے یا مقتول سمجھتا ہے یقیناً عقل سے خالی اور سمجھ سے عاری ہے - وہ نہ کسی کو ہلاک کرتی ہے نہ خود ہلاک ہوتی ہے - نہ کبھی پیدا ہوتی ہے نہ مرتی ہے - پس روح کو ان صفات

Marfat.com

سے موصوف سمجھکر تم کو ہرگز کسی بات کا رنج و غم نہ کرنا چاہئے —

اسی بنیاد پر سری کرشن اپنے فلسفہ کی عمارت اٹھاتے ہیں - وہ فرماتے ہیں "دنیا عالم مثال ہے یا عالم برزخ کا سایہ ہے ۔ اس نمودار سایہ کے اُس طرف ایک اور دنیا ہے جو لازوال - غیر مبدل - پیوستہ - پائدار - مستحکم اور ابدی ہے - یہ عالم مثال ایک سراب ہے جس میں ذاتی اصلیت اور پائداری مطلق نہیں ہے - پس تمہارے دنیوی افعال سرابی تبدیلیاں ہیں اور ان کا اثر عالم برزخ پر کچھ نہیں ہوسکتا تمہیں جو پسند ہو وہ کرو تمہارا فعل اِس حیرت انگیز عالم کے لئے کچھ نفع و نقصان نہیں کرسکتا - تمہیں رنج محسوس ہوتا ہے کیونکہ تمہارا عقیدہ ہے کہ ہمارے افعال سچے عالم برزخ پر موثر ہوں گے لیکن یہ خیالات اور عقائد بالکل خام اور باطل ہیں تمہاری ہستی مثل خواب کے ہے -"

وہ فرماتے ہیں - "جس کا دل خودبینی کے دھو کے میں پڑا ہے وہ اپنے ہی آپ کو ہر فعل کا فاعل خیال کرتا ہے - گو ہر کام ہرحالت میں قدرتی خاصیتوں سے انجام پاتا ہے کیونکہ عالم موجودات قدرت کاملہ سے وابستہ ہے ۔ پس اے ارجن جو کام تم مغالطہ کی وجہ سے کرنا نہیں چاہتے اُسے بلاقصد و ارادہ کرنے لگوگے - ہر متنفس کے دل میں مالک حقیقی جلوہ گر ہے اور وہ اپنی قدرت سے اُسے ہروقت اس طرح متحرک رکھتا ہے گویا کوئی چلارہا ہو - اس کا مطلب صاف لفظوں میں یہ ہے کہ تمہاری ہستی فی نفسہ سایہ کی مانند ہے - تم کوئی کام خود نہیں کرتے - تمہارے کاموں کی فاعل کوئی اور ہی ہستی

Marfat.com

ہے جسے تم خدا کہتے ہو مگر تم اپنی خود بینی کے پھیر میں اپنے آپ کو فاعل جانتے ہو اور یہ بڑی غلطی ہے —

یہ عالم برزخ اور عالم مثال کی سچی حقیقت ہے - عالم برزخ لازوال - غیر مبدل پیوستہ - پائدار اور مستحکم - بر خلاف اس کے عالم مثال مبدل - نا پائدار اور محدود وغیرہ ہر عالم برزخ میں تمام چیزیں خوبصورت - معمدہ - خالص - خوشنما اور خدائی ہیں - مگر عالم مثال میں سب چیزیں - عمدہ خوبصورت - فرحت بخش اور خالص نہیں ہیں —

تو ہر عالم مثال میں مصیبت. بد کرداری - جرم اور گناہ کیوں کر پیدا ہوتے ہیں ناقابل برداشت تکالیف. مصائب - گریہ و شیون اور ہر قسم کی بدی شیطنت بدذاتی اور بدکرداری کا کیا سبب ہے؟-

مغالطہ مایا کی وجہ سے انسان عالم مثال کی جھوٹی چیزوں کو سچا سمجھتا ہے ' اور اس حالت خواب میں اسے ہر خیالی چیز حقیقی معلوم ہوتی ہے - یعنی مغالطہ تکلیف اور مصیبت کا باعث ہے - یہی بھول بنی نوع انسان کی جہالت اور نادانی ہے - یہی مایا کی پیدا کی ہوئی غفلت ہے اور یہی انسانی روح کی حالت خواب ہے —

اس دقیق مسئلہ کو سمجھانے کے لئے ہم تھوڑی دیر کو اصلی - پائدار - لا زوال اور مستحکم عالم برزخ سے قطع نظر کرکے ناپائدار - مبدل - بے بود اور جھوٹے عالم مثال کو سچی دنیا مانے لیتے ہیں - مگر ناظرین اس امر کو فراموش نہ کریں کہ عالم مثال کی ہستی خواب کی مانند ہے - جب تک انسان پر خواب طاری رہتا ہے اسے اس کا کذب معلوم نہیں ہوتا اور اس

Marfat.com

حالت کو سچا جانتا ہے - اسی طرح اس مغالطہ میں پھنسا ہوا انسان عالم مثال کو برحق سمجھتا ہے - یعنی مغالطہ کی وجہ سے دنیا سچی معلوم ہوتی ہے —

اب یہ سوال ہے کہ زندگی کیا چیز ہے ؟ حیات انسانی افعال ظاہری اور باطنی کا سلسلہ ہے - افعال کے بغیر زندگی قائم نہیں رہ سکتی - افعال سے نتائج اور نتائج سے نئے افعال پیدا ہوتے ہیں - یوں مغالطہ میں پڑے ہوئے انسان کی موت زیست کا سلسلہ دور ابد تک قائم رہتا ہے اگر ہم کسی آدمی کی حالت پر غور کریں تو ثابت ہوگا کہ اس کا وجود اصلی نہیں بلکہ کسی شخص ما سبق کے افعال کا نتیجہ ہے - انسان کے مرنے کے بعد اس کے افعال کے نتائج باقی رہتے ہیں اور وہ دوسرا انسان پیدا کر دیتے ہیں —

مغالطہ (مایا) انسان کو خلق کرتا ہے - انسان سے افعال سرزد ہوتے ہیں افعال سے نتائج اور نتائج سے پھر انسان پیدا ہوتا ہے - وقس علی ہذا یہی سلسلہ دور ابد تک جاری رہتا ہے - یہی فلسفہ ہے جسے سری کرشن نے ایجاد یا شاید تسلیم کیا - کیوں کہ ہم کو یقین ہے کہ یہی یا اس کے مثل کوئی اور فلسفہ ان کے ظہور سے قبل بھی موجود تھا —

ہم اس فلسفہ کو مان لیں تو ہمارا رستہ بہت صاف ہوجاتا ہے - ایک طرف خوش حال - خوبصورت - نیک - لا زوال - غیر مبدل - مستحکم عالم برزخ - اور دوسری طرف بد قسمت - نجس - بد - نا پائدار - اور متغیر عالم مثال کو رکھ کر دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ عالم اول الذکر ہماری حالت بیداری اور عالم آخرالذکر حالت خواب ہے - اصل میں ہم غیر مبدل ' لا زوال ' خوبصورت '

Marfat.com

نیک اور خوش قسمت ہیں - مگر مغالطہ کے سبب سے بد نصیب مبدل ناپاک اور نکبت زدہ ہوگئے ہیں —

اس لئے یہ ہمارا بدیہی فرض ہوگیا کہ ہم اس خواب سے بیدار ہوں یعنی مغالطہ کو دور کردیں - ہم اس مرحلہ کو طے کرلیں گے تو ہم غیر مبدل اور خوش حال ہوجائیں گے اور وہ حالت جسے نجات کہتے ہیں ہم کو حاصل ہو جاے گی —

مغالطہ سے خودی اور خود بینی پیدا ہوتی ہے اور دلی مغالطہ ہی ان سب علتوں کی جڑ ہے - یہی انسان کے دل میں اُس کی ہستی کا خیال فاسد پیدا کرتا ہے۔ جب وہ اپنی زندگی کو محسوس کرتا ہے تو اپنے گرد و پیش ایک جیتی جاگتی دنیا دیکھتا ہے - پس وہ اپنے وجود اور دنیا کو خوب پیدا کرلیتا ہے اُسے یہ من گڑھت دنیا بیشک اُس وقت تک سچی اور اعلی معلوم ہوگی جب تک وہ اپنی ہستی کو مغالطہ کی وجہ سے سچا سمجھتا ہے - مگر ہستی کیوں کر محسوس ہوتی ہے؟ جو اس ظاہری یا باطنی سے انسان محسوس کرتا ہے کہ اُس کے افعال کا صدور اُس کی ذات سے ہے - جب ہم کسی جسم کو بے حس و حرکت پاتے ہیں تو اُسے نعش کہتے ہیں۔ لیکن انسان ذو جسدین ہے - وہ جسم رکھتا ہے۔ ایک ظاہری دوسرا باطنی یا روحانی- جسم روحانی یا غیر مادی جسم ظاہری یا مادی کا حاوی ہے یعنی وہ اُسے بناتا اور سانچہ میں ڈھالتا ہے اور اُس کے ذاتی افعال بھی ہیں - جس طرح جسم مادی حس و حرکت بند ہونے سے معطل ہوجاتا ہے - اسی طرح جسم روحانی بھی صدور فعل کے موقوف ہونے سے معدوم ہو جاتا ہے -

Marfat.com

لہذا اصدار افعال ہستی کا وجود ہے انسان منفی فعل برابر ہے صفر کے یعنی انسان کو مفروق منہ اور فعل کو مفروق قرار دیں تو اِن دونوں کا حاصل تفریق کچھ نہوگا - پس انسانی وجود کی بقا افعال پر منحصر ہے۔ گو یہ افعال مغالطہ کے نتائج یا عالم خواب کے افعال ہوں تاہم وہ فعل ہی ہیں لہذا اُن کے نتائج بھی ہیں مگر اِن نتائج سے حالت خواب کے نتائج مراد ہیں- ہر فعل کے لئے ایک نتیجہ مخصوص ہوتا ہے- انسانی افعال ہمیشہ اپنے نتیجوں میں محفوظ رہتے ہیں - اور یہ نتائج پھر نئے افعال پیدا کرتے ہیں - یونہی یہ سلسلہ منتہاے بقا تک جاری رہتا ہے - انسان مرجاے یا اپنے جسم مادی سے رحلت کرے مگر اُس کے باطنی افعال قائم رہیں گے اور یقیناً کسی اور روحانی یا مادی پیدایش کا ذریعہ ہوں گے - یا کسی دیگر طریقہ پر مؤثر ہونگے یوں مغالطہ جو انسان کو پیدا کرکے اُسے اُس کی شخصی ہستی دکھاتا ہے - یوم القیام تک اُس کو زندہ رکھتا و مارتا ہے - انسان بہت سی دفعہ مرتا اور زندہ ہوتا ہے - بہت سے رنج و آرام اُٹھاتا ہے اور بہت سے انقلاب دیکھتا ہے - جب تک مغالطہ کا بھوت اُس پر سوار رہتا ہے وہ شخصی ہستی کے خواب سے بیدار نہیں ہوتا - فی الحقیقت انسان حیات و ممات اور تناسخ کا پابند نہیں لیکن مغالطہ کی وجہ سے جب تک خواب دنیا اُس پر طاری ہے حیات و ممات اور تناسخ لابدی ہے - یہ بیان کرنا ضرور نہیں کہ مغالطہ کے دام سے رہائی پانا بالکل آسان نہیں - مگر کیا اپنی ہستی کو فراموش کرسکتا ہے ؟ کیا دلی مغالطہ رفع ہوسکتا اور خواب غفلت سے بیدار ہوکر انسان اپنی سچی اور

Marfat.com

اصل هستی کو دیکھ سکتا ہے؟

سری کرشن نے فرمایا۔ "علم روحانی حاصل کرنے سے جس کا نتیجہ زهد ہو گا انسان اپنی ظاہری هستی فراموش کرکے سچی اور اصلی هستی دیکھ سکتا ہے۔ جو دانشور دولت زهد و عشق حاصل کر لیتے ہیں وہ ایسے مقام پر پہنچ جاتے ہیں جہاں رنج و تکلیف بالکل نہیں ہے۔ اور جس وقت دل ریاضی تصور (مہاتما) سے مضبوط اور مستقل ہو جاتا ہے یہ دولت حاصل ہو جاتی ہے ـــ

اس کے بعد سری کرشن نے اس علم کے حاصل کرنے کے مختلف ذرائع و وسائل بیان کئے۔ اور تصور ریاضتہائے جوگ۔ زهد وغیرہ کے حالات ظاہر کئے۔ یہ معلوم کہ مخالف علم کے حاصل کرنے سے رفع ہو سکتا ہے۔ سری کرشن کا ایجاد کیا ہوا نہ تھا بلکہ اکثر فلاسفہ نے ان کے ظہور سے قبل بھی ایسا ہی کہا تھا۔ لیکن اس علم کی تحصیل کی بابت بڑا اختلاف تھا۔ تین مسالک جو رائج تھے اس وقت رائج تھے۔ یعنی تصور، نفس کشی اور زهد باطنی۔ سری کرشن نے ان تینوں کو قبول کیا۔ مگر جب ارجن نے اعتراض کیا کہ زهد باطنی کو افعال پر فضیلت ہے اور افعال کی عظمت اور ضرورت پر اس قدر کیوں زور دیا گیا۔ اس وقت سری کرشن نے فرمایا۔ "صرف افعال ہی کے ذریعہ سے انسان کو افعال سے آزادی مل سکتی ہے" بغیر افعال کے انسان ایک لمحہ بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ پس ایسے زهد کو ترجیح ہے جو افعال سے حاصل کیا جاوے"۔

حصول زهد باطنی کے لئے کیا کیا افعال کرنے چاہئیں؟ سریکرشن نے جواب دیا۔ "اپنے فرائض لازمی"۔ اور فرمایا کہ جو شخص اپنی زندگی کے فرائض ادا کرتا ہے

Marfat.com

اور اجر کی خواهش نه رکھکر اُنهیں منعم حقیقی کے سپرد کرتا هے - وہ دنیا کی جهیل میں کنول کے پھول کی طرح تیرتا هے اور اُسے مدو جزر کے تھپیڑوں سے ذرا بھی گزند نهیں پہنچتا —

انسان کو اپنے فرائض ادا کرنا چاهئیے خواه وہ ناگوار هوں یا خوش آیند - بد هوں یا نیک - جو شخص اپنا کار خدمت جو قانون قدرت نے اس کے لئے معین کیا هے انجام دیتا هے وہ کسی گناہ کا مرتکب نهیں - اس لئے انسان کو اُن فرائض کے ادا کرنے سے جن کے لئے وہ پیدا کیا گیا هے پهلو تهی نه کرنا چاهئیے گو سراسر غلطیوں سے مملو هوں - انسانی فهم و ادراک سهو و خطا سے مرکب هے - جس طرح آگ کے ساتھ دهواں هے اسی طرح عقل کے ساتھ غلطیاں هیں - انسانی سمجھ کے لئے مذهب نهایت ادق مضمون خیال کیا جاتا هے - دنیا و عقبیٰ میں خوش حال رهنا - ابدی راحت اور روحانی مسرت حاصل کرنا - بهشت و نجات کا ملنا انسان کے لئے یه مشکل مسئلے تھے - نجات حاصل کرنے کے جو طریقے معلوم تھے یا ایجاد هوئے اُن کا اختیار کرنا اس قدر دشوار تھا که انسان راہ بهشت کی منزلیں طے نه کر سکتے تھے - چنانچه یه بات ضرب المثل هو گئی تھی که بهشت کا رسته پرخار هے - اس امر کا بیان کرنا سری کرشن کے حصه میں آیا که نجات راحت دائمی اور مسرت روحانی کا حاصل کرنا بالکل سهل هے - جس قدر آسانی سے پانی اور هوا دستیاب هوتے هیں ویسے هی یه چیزیں بھی سهل الوصول هیں - جس حبیب مطلق نے انسان کی زندگی کے لئے هوا اور پانی هر جگه مهیا کر دیئے هیں اُسی نے نجات کے طریقے

Marfat.com

بھی آسان رکھے ہیں - پس حصول نجات کے لئے اپنے طریقہ سے تجاوز کرنا اور دشواریاں نا ممکن مسالک کا اختیار کرنا ضرور نہیں - صرف اپنے فرائض کا ادا کرنا ہی کافی ہے اور اسی سے نجات ہو جائے گی —

یہ سری کرشن کی انوکھی اور اعلیٰ تعلیم تھی ان کا فرمان واجب الاذعان یہی تھا کہ " اپنے فرائض ادا کرو " مگر وہ خلوص اور نیک نیتی پر مبنی ہوں ان کی پر ماجرا حیات کا ہر فعل خالص اور پاک تھا اور جو کام وہ کرتے تھے اُس میں کچھ نہ کچھ نیکی ضرور ملحوظ خاطر رکھتے تھے ، پانڈو کے ہاں اُن کا اکلوتا پوتا مردہ پیدا ہوا اور سری کرشن سے اس کے قالب میں تازہ روح پھونکنے کی التجا کی گئی تو اس وقت انھوں نے فرمایا " میں نے عمر بھر میں کوئی برا اور ناپاک کام نہ کیا ہو تو یہ بچہ زندہ ہو جائے " - بچہ فوراً زندہ ہوگیا —

انسانی فرائض ہمیشہ کسی نہ کسی شرط سے مشروط ہوا کرتے ہیں اپنے چچازاد بھائیوں کو اُن کے واجبی حقوق عطا کرنا درجو دھن کا فرض تھا - وہ ادائے فرض میں قاصر رہا - تو اپنے استحقاق کے لئے جنگ کرنا پانڈو کا فرض ہوا - اور فتحیابی کی تدابیر سوچنا بھی ان پر فرض تھا - جنگ کو روکنا درجودھن کا فرض تھا اور جنگ میں فتحیاب ہونا ارجن کا فرض تھا - مگر انسان کو اپنے لازمی اور سچے فرائض کی تمیز کیونکر ہو ؟ سری کرشن نے فرمایا - " حصول علم اور مناسب تعلیم سے یا گنجینہ خرد عقلائے قدیم یعنی شاستروں کے مطالعہ سے - اور فرمایا کہ اپنے فرائض خواہ وہ کچھ ہی

Marfat.com

ہو ادا کرو اور اُن کے برے بھلے ہونے کا خیال نہ کر کے اُن کا ادا کرنا بھی واجب جانو ۔

یہ تو مانا کہ ہمارے افعال (ادائے فرائض ذاتی) کا اثر لازوال اور مستحکم عالم برزخ پر کچھ بھی نہیں پڑتا اور یہ عالم خواب کے فعال ہیں جب تک ہم اپنی ہستی کو محسوس کرتے ہیں ۔ یہ افعال ہم کو دنیا میں مصیبت زدہ رکھہ سکتے ہیں ۔ اسی طرح یہ امر بھی قرین قیاس ہے کہ یہی افعال ہم کو ابدالدھر تک خراب و خستہ رکھیں گے ۔ مگر ان کی ایذا رسانی اور پردرد تاثیرات کس طرح دور ہوں ؟ سری کرشن نے فرمایا ۔ " تمہارا ہر فعل خواہشات نفع ذاتی سے پاک ہو ۔ تم کبھی نتیجۂ اخیر پر نظر نہ رکھو ۔ اور اپنے افعال کا اجر یا صلۂ ملنے کی تمنا نہ کرو " ۔

اپنی جملہ تعلیمات کا مطلب سری کرشن نے چند الفاظ میں یوں سمجھایا ہے " جو بشر اپنے افعال کا ثمرہ پانے کی آرزو نہ رکھکر فرائض منصبی ادا کرتا ہے وہی زاھد و عابد ہے ۔" یہ قول ظاہر کرتا ہے کہ تم کو بلا ارادہ اور خواہش ذاتی کے کام کرنا چاہئیے ۔ مگر ارادہ بلا خواہشات اور اغراض کے ہو نہیں سکتا ۔ اگر یہ ممکن ہوسکے تو تمہارے لئے اس طرح کام کرنے سے نیک و بد عذاب و ثواب کچھہ نہ ہوگا ۔ انھوں نے خود فرمایا کہ افعال مجھے ناپاک نہیں بناتے ۔ کیونکہ مجھے ان کا ثمرہ حاصل کرنے کی خواہش نہیں ۔ وہ ہمیں بتاتے ہیں کہ ہم فرائض ادا کریں لیکن ہمارے افعال اولاً اغراض و خواہشات سے مبرا ہوں اور ثانیاً نیک و اطہر ہوں ۔ مگر ایسے افعال کون شخص

Marfat.com

کرسکتا ہے —

"وہ شخص جس کا دل (جو عالم مثال کی ماہیت کا مرکز ہے) مردہ ہوگیا ہے - جو اس ظاہری دنیا کی طرف سے آنکھیں بند کرکے اصلی دنیا کا مشاہدہ کرتا ہے - جو مغالطہ کے خواب سے بیدار ہوگیا ہے -" اُس کے نزدیک جملہ افعال بلا نتائج یا خواب و خیال کی مانند ہیں وہ شخص مثل ایسے آسمان کے ہے جو ہر گھڑی مختلف جھلکیاں دکھاتا - نئی نئی شکلیں اختیار کرتا - اور طرح طرح کے رنگ بدلتا ہے - مگر کسی حالت سے متاثر نہیں ہوتا —

گیتا میں بیان کیا گیا ہے کہ جب سری کرشن کی تمام بحث و حجت ارجن پر عالم مثال کا کذب اور بے ثباتی ثابت کرنے میں بے اثر ثابت ہوئی اور اس باب میں اُن کے مساعی مشکور نہوئے تو مجبور ہو کر انھوں نے عالم برزخ کا مشاہدہ کرایا جس کو دیکھ کر ارجن کے دل سے مغالطہ دور ہوا اور فوراً اس دنیا کا غیر حقیقی ہونا اُس کی سمجھ میں آگیا —

بلا خواہش و آرزو کام کرنے کے یہ معنی ہیں کہ ہم اپنے افعال کو غیر موثر بنائیں یعنی اُن میں اغراض و مقاصد داخل نہوں - بیشک عالم مثال کا مغالطہ اور اُس کی پیدا کی ہوئی خودی اور خود بینی دور کرنے کا یہ نہایت آسان طریقہ ہے - ہم بیان کرچکے ہیں کہ مغالطہ سے شخصیت پیدا ہوتی ہے اور شخصیت سے فعل - پس اگر ہمارے افعال سے نتائج نہ پیدا ہوں تو اُن سے آیندہ بھی افعال مستخرج نہ ہوں گے - یوں اُن کا خاتمہ ہو جائیگا لیکن یہ کیونکر ہوسکتا ہے ؟ —

Marfat.com

ہم فرداً فرداً افعال انسانی کا معائنہ کریں تو ہم بالامکان کوئی فعل ایسا نہ پائیں گے جس کے ساتھ کوئی غرض نہ لگی ہو - یہ غرض خواہ کسی نتیجہ کے لئے خواہ کسی ثمرہ کے واسطے ہو - اصدار فعل بغیر مافی الضمیر کے ناممکن ہے جب تک دل قائم ہے اغراض و خواہشات اُس میں ضرور ہوں گی - سری کرشن بار بار فرماتے ہیں - " جو فعل تمہیں پسند ہو وہ کرو مگر اُس کے نتیجہ کی خواہش نہ کرو - " گویا در پردہ اُن کا یہ منشا ہے کہ ہم اپنے دل کو فنا کردیں کیا درحقیقت یہ ممکن ہے ؟ —

یہ امر آسان نہیں ہے کہ بلا کسی غرض یا بغیر اپنے افعال کا ثمرہ پانے کی خواہش کے ہم کوئی کام کرسکیں - سری کرشن فرماتے ہیں - " اپنے فرائض ادا کرو مگر اُن کے ادا کرنے سے کوئی فائدہ اُٹھانے کی خواہش نہ کرو - " یہ کیونکر ہوسکتا ہے ؟ سری کرشن نے جوابدیا - " مغالطہ دور کرنے سے - " اور اُس کے انہوں نے چار جداگانہ طریقے بیان فرمائے :—

۱ - مراقبہ یعنی دھیان -

۲ - ریاضتہائے جوگ -

۳ - استقلال عشق الٰہی -

۴ - ادائے فرائض بلا اغراض و خواہش -

الفاظ ذیل میں سری کرشن اپنے تعلیمات کو مجملاً بیان کرتے ہیں - " تم ثابت قدمی سے میری جانب (اول سے آخر تک گیتا میں سری کرشن نے اپنی ذات قدسی صفات کو خدائے عز و جل قرار دیا ہے) اپنے خیالات کو رجوع کرنے کی قابلیت نہیں رکھتے تو سختی عشق و عبادت

Marfat.com

سے میری قربت حاصل کرو۔ عشق میں ثابت قدم نہ رہ سکو تو ادائے فرائض میں سرگرم رہو۔ حقیقی عشق سے علم بہتر ہے۔ علم پر مراقبہ یعنی تصور کو ترجیح ہے۔ اور تصور پر ترک خود غرضی یا خواہشات نفسانی کو فضیلت ہے۔ کیونکہ اس سے روح کو کامل آزادی حاصل ہوتی"۔ انہوں نے روح کی کامل آزادی کے لئے ذیل کے چار طریقے اس ترتیب سے بتائے ہیں —

اول۔ افعال بلا خواہشات نفسانی (فرائض)

دوم۔ مراقبہ یا تصور (سمادھی)

سوم۔ ریاضتہائے جوگ۔

چہارم۔ استقلال عشق الہی۔

ان سب میں انہوں نے افعال یا فرائض کو فائق قرار دیا ہے۔ مگر یہ افعال ایسے ہوں جن کے ادا کرنے میں اغراض و مقاصد کچھ نہ ہوں —

مراقبہ (تصور) ریاضتہائے جوگ اور عشق الہی کی تحصیل آسان نہیں ہے جو شخص ان تینوں طریقوں کے ذریعہ سے نجات چاہتا ہے اُسے ترک دنیا کرکے عزلت نشینی اختیار کرنی ہوگی۔ اور وہاں اسے سخت نفس کشی کرنی اور سختی انتہائی پڑے گی۔ اس قدر مجاہدہ اور ریاضت کے بعد بھی شاید ہزار میں ایک کو کامیابی ہو تو ہو۔ لیکن بلا خواہشات نفسانی فرائض کا ادا کرنا اس قدر دشوار نہیں ہے۔ اسے ہر مرد و زن ہر طبقہ کی ہر حالت میں کرسکتا ہے۔ لیکن اس کی انجام دہی کیونکر ممکن ہے۔؟

ہاں دل کی یک سوئی سے یہ عقدہ حل ہوسکتا ہے۔ سری کرشن نے ایک شے کی طرف ارجاع دل کے چند

Marfat.com

ذرائع بیان فرمائے هیں - جن میں سے زهد و طاعت الهی کو ترجیح دی هے - زهد و طاعت کی دولت عشق الهی سے حاصل هوتی هے - یعنی اول اول انسان کو چاهئے که قدرت کاملہ اور قدرتی اشیا سے عشق کرے - پهر اس سے تجاوز کر کے خالق قدرت کاملہ کی طرف رجوع کرے - فعل وهی فعل هے جس سے صرف خدا پرستی هو - کام وهی کام هے جس سے خالق اکبر اور اس کی کائنات کی محبت بڑھتی هو —

کیا یہ ناممکن هے - ؟ سری کرشن نے جواب دیا - " نهیں " - اب هم یہاں ایک نظیر سے ان کے الفاظ کی تشریح کرتے هیں - عساکر برطانیہ کے سپاهی جنگ میں لڑتے هیں تو خود بهی مارے جاتے هیں اور ان کو بهی قتل کرتے هیں - مگر یہ کام وہ بغیر کسی خواهش یا مطلب کے کرتے هیں - وہ صرف اپنے جنرل کے حکم کی تعمیل کرتے هیں بلکہ وہ یہ بهی نهیں جانتے که هم کرتے کیا هیں - وہ حرکت کرتے ' کوچ کرتے ' دوڑتے اور بندوقوں کے فیر کرتے هیں - لیکن نهیں جانتے که یہ باتیں کس غرض سے کی جاتی هیں - وہ کٹھ پتلیوں کی طرح جنرل کے هاتھ میں هوتے هیں - جو کچھ حکم ملتا هے اس کی تعمیل کرتے هیں - اور اس کی بجا آوری هی اپنا فرض سمجھتے هیں - جنهیں وہ قتل کرتے هیں اُن میں اکثر ان کے عزیز و یگانے بهی هوتے هیں - ان کی زندگی ان کی خواهشات ان کے اغراض و مقاصد سب ان کے جنرل کے اختیار میں هوتے هیں - وہ جانتے هیں که جنرل کے حکم کی متابعت میں جو کچھ هم کرتے هیں اس سے هماری فلاح - ملک کی رفاہ اور مقدمۂ جنگ کی

Marfat.com

بہتری متصور ہے - غرض ان کا دل ان کا نور ایمان اور جملہ چیزیں ان کے جنرل کے ہاتھہ میں ہوتی ہیں -

اس نظیر سے واضح ہے کہ بلا خواهش و اغراض کام کرنا نا ممکن نہیں ہے مگر یہ اسی وقت ہوسکتا ہے جب کسی دوسرے پر پورا بھروسہ ہو جاے - اگر ہم کو یہ معلوم ہو جاے کہ ہم اپنے کردار کے جوابدہ نہیں ہمارا بھی کوئی جنرل ہے جس کے حکم کے بموجب ہم عمل کرتے ہیں اور وہی ہمارے افعال کا ذمہ دار ہے - ہم کو بذاتہ کسی امر میں غور و خوض کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہمارے جملہ کاموں کی ہمارے کار ساز کو فکر ہے - وہ ہمیں ہمارے مفید مطلب امور کی ہدایت کرے گا - تو بیشک ہماری تمام دقتیں رفع ہوجائیں اور فی الواقع ہم سے افعال بلا خواهش و اغراض سر زد ہونے لگیں —

سری کرشن کا یہ مطلب ہے کہ خدا کے ہاتھہ میں اپنے آپ کو انسان کٹھ پتلی کی طرح تصور کرے یا اپنے تئیں سپاہی اور خدا کو جنرل جانے اور اپنے دنیوی افعال کو اداے فرائض بہ متابعت حکم جنرل سمجھے ایسے ایمان و عقیدہ سے عمل کرے کہ جو کام وہ کرتا ہے اس کا فاعل خداے کارساز ہے - انھوں نے فرمایا - " ارجن تو ہر حال میں مجھہی سے (خدا سے) پناہ مانگ - میری ہی (خدا کی) عنایت سے تجھے اطمینان کامل اور راحت دائمی حاصل ہوگی" —

گو انسان اور خدا کو سپاہی اور جنرل کے ساتھہ تشبیہ دینا " مناسبت اعلی بہ ادنی ملا بست " ہے تاہم ہمارے نزدیک یہ مثال اس بات کے سمجھنے کے لئے کافی ہے کہ انسان بلا خواهشات نفسانی و مقاصد دلی

Marfat.com

کیونکر کام کر سکتا ہے —

سری کرشن نے به تکرار فرمایا - " تم اپنی نجات چاہتے ہو تو پورے طور سے متوجہ ہو (خدا پر) بھروسہ کرو - تم اپنے فرائض ادا کرنا چاہتے ہو اور تمہیں بلاخواہش و اغراض کام کرنا مقصود ہے تو مجھ کو (خدا کو) اپنا رہبر اور مالک کل سمجھو - اپنے فرائض ادا کرو خواہ وہ کچھ ہی ہوں - اور اپنا عقیدہ مضبوط رکھو کہ میں (خدا) اُن کے نتائج کا ذمہ دار ہوں -

سپاہی اپنے جنرل کو دیکھ سکتا ہے - مگر انسان خدا کو چشم ظاہر بیں سے نہیں دیکھ سکتا - پس جس کو ہم دیکھ نہیں سکتے بلکہ ہم میں سے بہت سے جس کو محسوس بھی نہیں کرسکتے اُس پر بھروسہ کرنا امر آسان نہیں ہے - انسان کا خدا پر نا دیدہ بھروسہ کرنا کیونکر ممکن ہے ؟ یہی سوال ارجن نے جب سری کرشن سے کیا تو انہوں نے جلوہ پنہاں آشکارا کرکے دکھا دیا - اور خدا کی تصویر ارجن کے آئینہ خیال کے سامنے کردی - مگر اب سوال یہ ہے کہ اور شخص خدا کیونکر دیکھ سکتے ہیں ؟ —

یہاں سری کرشن نے چند طریقے معرفت اور خدا شناسی کے بیان کئے ہیں - مگر ہم ان فلسفیانہ امور پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے - بالآخر اُنہوں نے فرمایا کہ بے دیکھے بھالے خدا کی پرستش کرنی انسان ذاتی کے لئے سخت دشوار ہے لہذا به شکل نمایاں پرستش کرنی چاہئے - اور وہ نمایاں شکل عالم مخلوقات ہے - انسان مخلوقات کی پرستش کیونکر کرسکتا ہے ؟ - سری کرشن نے فرمایا - " بھگتی یا عشق کے ذریعہ سے " —

Marfat.com

سری کرشن فرماتے ہیں کہ ہمیں خدا پر پورا بھروسہ کرنا چاہئیے - اس کے ساتھ ہی وہ ہدایت کرتے ہیں کہ ہم کو خدا کی پرستش شکل نمایاں میں کرنی چاہئیے - کیونکہ دنیا کے مغالطہ کی وجہ سے انسان خدا کو بے دیکھے نہیں جان سکتا - جس طرح سویا ہوا آدمی اپنی خوابگاہ کو نہیں دیکھ سکتا - پس انسان کو کوئی ایسا طریقہ اختیار کرنا چاہئیے جو اُس کے امکان میں ہو اور جس کے ذریعہ سے وہ خدا کا معتقد ہوسکے - عالم مثال جھوٹا نا راست اور غیر حقیقی نہیں ہے بلکہ مغالطہ کی وجہ سے وہ انسان کو جھوٹا اور غیر حقیقی معلوم ہوتا ہے فی نفسہ وہ سچا اور اصلی ہے مگر جس نظر سے انسان اُس کا مشاہدہ کرتا ہے ویسا نہیں ہے سری کرشن فرماتے ہیں - " عالم مخلوقات اصل میں ویسا نہیں ہے جیسا انسان اُس کو سمجھتا ہے تھم وہ جھوٹا اور غیر حقیقی نہیں ہے - عالم مثال کو مغالطہ کی وجہ سے انسان کا پیدا کیا ہوا ہو مگر وہ خدا کی شکل نمایاں ضرور ہے - یعنی وہ شکل جس میں خدا کو انسان اپنی حالت خواب میں دیکھ سکتا ہے "—

خدائے حقیقی کو جاننا مغالطہ میں پڑے ہوئے انسان ضعیف البیان کے امکان سے خارج ہے —

اُسے کون دیکھ سکتا کہ یگانہ ہے وہ یکتا
جو دوئی کی بوبھی ہوتی تو کہیں دوچار ہوتا

لہذا قدرت کاملہ یعنی عالم موجودات کو اپنا خدا ماننا چاہئیے - خدا نہ سہی تو خدا کی شکل ظہوری سہی —

انسان قدرت کاملہ کا کیونکر معتقد ہو سکتا ہے ؟

کیا یہ امر در حقیقت ممکن ہے ؟ ہاں ممکن ہے -

Marfat.com

سری کرشن نے فرمایا " انسان بھگتی (عشق) سے خدا (قدرت کاملہ) پر ایمان لاکر بھروسہ کرسکتا ہے " —

بھگتی کیا ہے ؟ بھگتی سے ہم کو وہ معنی نہ سمجھنا چاہئے جو ہم عشق سے سمجھتے ہیں بھگتی سے عشق الہی مع استعجاب و تحسین و تبارک و انحصار مراد ہے - بھگتی انسانی دل کی کل احسن و اعلی صفتوں کا مجموعہ ہے - کیا انسان ایسے عشق سے نیچر (قدرت کاملہ) کا عاشق ہوسکتا ہے ؟ ہاں ہوسکتا ہے —

جب ایک نوجوان آدمی کسی نوخیز ناظورۂ زاہد فریب کے حسن و جمال کو دیکھ کر اس کا دیوانہ ہوجاتا ہے - تو قدرت کاملہ سے زیادہ حسین اور دلربا اور کون ہے مگر وہ اس قدر وسیع ہے کہ اس کے حسن و جمال کا نظارہ کرنا ایسا آسان نہیں ہے جیسا کسی کم سن حسین مہ جبین کا جوبن لوٹنا - قدرت کاملہ کے حسن کی قدر شناسی کے واسطے انسان کو تربیت کی ضرورت ہے - جب اسے ضروری تربیت ہو جائے گی تو وہ اس کا قدردان ہوجائے گا - یہاں حسن کی قدردانی سے فریفتگی اور فریفتگی سے عشق کامل مراد ہے —

اگر ہم کو کسی معشوقہ نسترن بنا گوش سے عشق ہوجائے تو ہمیں اس کی ہرچیز پیاری معلوم ہوگی - اسی طرح قدرت کاملہ کا عشق صادق انسان کے دل میں ہر ایک قدرتی چیز کا انس پیدا کر دیتا ہے - جلتے ہوئے ریگ بیاباں سے پہاڑوں کی سفید سفید برفیلی چوٹیوں تک - چھوٹے چھوٹے حشرات الارض سے تربیت یافتہ انسان تک - بزم دودہ سے دھوئے ہوئے سبزہ نے اونچے اونچے درختوں تک اس کا عشق عام ہو جاتا ہے اور وہ ہر

Marfat.com

شے کو عزیز سمجھنے لگتا ہے ـــ

جہاں دیکھو وہاں اقرار ہے تیری خدائی کا
ہر اک سو موجزن ہے بحر تیری کبریائی کا

جس وقت انسان کو یہ درجہ حاصل ہو جاتا ہے تو وہ قدرت کاملہ کو دیکھتا ہے اور اس کو اس قدر بڑا خوبصورت اور گراں قدر محسوس کرتا ہے کہ اسے تمام قدرتی اشیاء میں ایک غیر ممکن الادراک روح کی موجودگی معلوم ہوتی ہے اور اس کی برتری و عظمت کے مقابلہ میں اسے اپنی ہستی محض ' ہیچ معلوم ہوتی ہے - جب وہ قدرت کاملہ اور اپنی ہستی کا موازنہ کرتا ہے تو غیر محدود قدرت خالق میں وہ اپنے آپ کو ایک ذرہ کی مثال پاتا ہے - یوں تمام اس کا کبر و غرور دور ہو کر رفتہ رفتہ اسے ظاہر ہونے لگتا ہے کہ میں نہایت ضعیف و کمزور ہوں بلکہ در حقیقت کچھ بھی نہیں ہوں ـــ

ایک جانب کمزور بلکہ نہایت ہی کمزور انسان ہے اور دوسری جانب قوی بلکہ نہایت ہی قوی روح ہے - ایک طرف بے بسی اور کمزوری دوسری طرف بے انتہا طاقت کی شوراشوری - اس حالت میں انسان اپنے آپ کو پاتا ہے تو فوراً قدرت کی روح سے حفاظت اور اعانت کی التجا کرتا ہے اور اُس کا مطیع و منقاد ہوجاتا ہے- جیسے بچہ کو اپنی کمزوری اور اپنے والدین کی طاقت محسوس ہوتی ہے تو اُن کا آسرا لیتا ہے اور ہر کام میں سہارا ڈھونڈتا ہے اسی طرح انسان فقط اسی وقت کسی طاقتور پر بھروسہ اور انحصار کرسکتا ہے جب اُسے اپنی کمزوری اور بیچارگی معلوم ہوجائے ـــ

Marfat.com

پس ثابت ہوگیا کہ قدرت کاملہ کی قدر شناسی کے واسطے انسان کو تربیت کی ضرورت ہے۔ قدرت کی قدر دانی سے قدرت کا عشق اور قدرت کے عشق سے قدرتی اشیاء میں کسی برتر روح کا احساس ہوتا ہے۔ اس برتر روح کی موجودگی سے انسان اپنا ضعف و انحطاط اور روح مذکور کی برتری اور عظمت دریافت کرتا ہے اور اپنی بیچارگی اور کمزوری کے علم سے اُسے خدا پر انحصار ہوجاتا ہے:—

اب ہم اپنے دلائل کی توضیح کے لئے مدارج بالا کو اُس ترتیب سے جس میں اُن کی تحصیل ہونی چاہئے سلسلہ وار ذیل میں درج کرتے ہے—

(۱) تعلیم

(۲) تربیت

ان دونوں سے (۱) "قدرت کاملہ کی قدر شناسی" کا مادہ پیدا ہوگا اور اُس سے

(۱) عشق قدرت کاملہ" - اور

(۲) "خدا پر انحصار"- پیدا ہو کر انسان میں ذیل کے کاموں کی قابلیت پیدا ہوگی—

(۱) اصرار فعل بلا خواہش و طمع نفسانی (فرائض ذاتی)

(۲) ادائے فرائض بلا خواہشات نفسانی—

(۳) علم فرائض ذاتی و لازمی—

امور مصرحۂ بالا سے حسب ذیل نتائج مستخرج ہوں گے—

(۱) افعال بلا خواہشات نفسانی سے نتائج پیدا نہ ہوں گے—

(۲) افعال بے نتائج سے افعال کا خاتمہ ہوگا—

(۳) اِن افعال سے آیندہ افعال پیدا نہ ہوں گے—

Marfat.com

(۴) فعل پر انسان کی ظاہری ہستی منحصر ہے۔ پس فعل موقوف ہونے سے ہستی فنا ہوجائے گی —
(۵) مگر انسان در اصل غیر مبدل اور غیر فانی ہے۔ لہذا صرف ظاہری ہستی فنا ہوگی اور انسان باقی رہے گا —

یوں اپنے آپ کو وہ سچی ہستی میں پائے گا اور مغالطہ دور ہوکر وہ محفوظ اور مصئون ہوجائے گا۔ اب وہ ہندؤں کے عقیدے کے بموجب خدا۔ بودھ مذہب کے بزرگوں کی سمجھ کے مطابق بودہ۔ مسیحیوں کے عقائد کے موافق عیسوی۔ اور اہل اسلام کے ایمان کی رو سے فنا فی اللہ ہوگیا —

یہاں ہم سری کرشن کی تعلیمات کا خلاصہ لکھتے ہیں۔ اُن کا مطلب یہ ہے کہ انسان مغالطہ اور مغالطہ کی پیدا کی ہوئی تکالیف سے نجات پانے کے لئے ذیل کے تین طریقے اختیار کرے —

(۱) قدرت کاملہ اور قدرتی اشیاء کا عشق —
(۲) فرائض جاننے کے لئے تحصیل علم —
(۳) افعال یعنی ادائے فرائض بلا خواہشات نفسانی —

علم سے معلوم ہوگا کہ کن فرائض کا ادا کرنا ضروری ہے۔ عشق الہی سے خدا پر اعتقاد ہوگا۔ خدا پر اعتقاد ہونے سے ادائے فرائض میں خواہش نفسانی پیدا نہ ہوگی مگر یہ امر آسان نہیں ہے۔ اپنے جنرل کے احکام کی تعمیل کرنے کے لئے سپاہی کو کئی سال تک فوجی قواعد سیکھنی پڑتی ہے۔ اسی طرح پہلے انسان کو مدت مدید تک تربیت کے زیور سے اپنی روح آراستہ کرنی چاہئے جب کہیں خدا کے کامل اعتقاد کا نور اُس کے چہرہ سے نمایاں ہوگا۔ قصد

Marfat.com

اور ارادہ شرط ہے - کوشش بلیغ کامیابی کے لئے ضرور ہے۔ مگر اس میں شک نہیں کہ اکتساب علم و عشق میں بہت بڑا حصہ بنی نوع انسان کا قاصر رہے گا اور اپنے فرائض بلا خواہشات نفسانی ادا نہ کر سکیگا - سری کرشن نے فرمایا - "جب کبھی ادائے فرائض میں سُستی اور کمی واقع ہوتی ہے اور دنیا میں فسق و فجور حد سے گزر جاتا ہے تو میں (خدا) نیکیوں کی پناہ دہی اور بدوں کی بربادی کے لئے پھر پیدا ہوتا ہوں —

ہم کو سری کرشن کی تعلیمات سے معلوم ہوا کہ انسان ایک پوشیدہ • لا زوال مستحکم - غیر مبدل اور خوش حال عالم کا جزو ہے - یہ پوشیدہ عالم اُس کی نظر سے غائب ہے یعنی گو وہ اس میں رہتا ہے مگر خواب غفلت اُس پر طاری ہے —۔

تھا تو یہ خاک مگر کان میں کچھہ غفلت نے
ایسی پھوں کہ ہوا میں یہ بشر آ ہی گیا

یہ غفلت کا خواب عالم مثال ہے جس میں ہر قسم کی مصیبتیں اور کلفتیں ہیں - انسان اس عالم رویا میں بہت سی حیات و ممات دیکھتا ہے۔ اس لئے اس کو لازم ہے کہ حصول مسرت و نجات کے لئے خواب سے بیدار ہو کر اصلی ہستی کا مشاہدہ کرے - سچے جائے قیام عالم برزخ کو تلاش کرے اور مغالطہ کے دام سے رہا ہو - مغالطہ دور کرنے کے چار طریقے ہیں - "استغراق مراقبہ" "ریا ضتہائے جوگ" "استقلال عشق الٰہی" "ادائے فرائض بلا خواہشات نفسانی" ان میں فرائض کو سب پر فوق ہے - خدا پر پورا بھروسہ کرنے سے افعال بلا خواہشات سر زد ہوتے ہیں - یہی ایسا ذریعہ ہے جس

Marfat.com

سے افسان اس طور پر عمل کر سکتا ہے - اگر اصدار افعال میں خواهش نفسانی نہ ہو تو وہ غیر موثر ہوں گے اپنے آپ صادر ہونے والے افعال آیندہ کوئی مستقل نتیجہ پیدا نہ کریں گے - بے غرضانہ عامل ہونے سے انسان کو کچھ برائی بھلائی محسوس نہ ہو گی - کیونکہ دل ہی محسوسات اور معلومات کا مبدا ہے - بلا خواہش عمل کرنے سے انسان کو دو باتیں معلوم ہوں گی اول یہ کہ اُس کا دل مردہ ہوگیا ہےدوسرےیہکہاُس کے افعال سے نتائج مستخرج نہیں ہوتے - اور اُنسے آیندہ افعال ظہور پذیر نہ ہو کر اُن کا خاتمہ ہو گیا ہے - یوں افعال کے مسدود ہونے سے اُس کی عالم مثال والی موہوم ہستی فنا ہو جائے گی اور اپنے آپ کو عالم برزخ کی اعلی اور سچی ہستی میں پائے گا - عالم برزخ کی حقیقت دریافت کرنی انسان کے علم و امکان سے باہر ہے - ہندؤں کا عقیدہ ہے کہ یہی ناممکن الادراک دنیا ملک خدا ہے جب انسان اس دنیا میں پہنچ جاتا ہے تو فنا فی اللہ ہو جاتا ہے - اس سے انسان کا ظاہری جسم فنا نہیں ہوتا - کیونکہ عالم برحق ہے مگر جیسا ہم اُس کو اپنی خیالی ہستی میں مشاہدہ کرتے - ہیں یہ غلط ہے - گو ہمارا جسم اور دنیا قائم رہیں تاہم ہم مغالطہ کے دام سے آزاد ہوکر چیزوں کو کسی دوسری شکل میں دیکھ سکتے ہیں - لیکن یہ شکل صرف دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے نہ بیان ہوسکتی ہے نہ قیاس و گمان میں اسکتی ہے —

ارجن نے یہ تمام پند و موعظت سری کرشن کی زبان فیض ترجمان سے سنکر کہا " اے واقف اسرار غیب

Marfat.com

آپ کی عنایت سے میرا مغالطہ رفع ہوگیا اور عقل و ہوش درست ہوگئے"۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ان تعلیمات کے مطالعہ سے ہمارے ناظرین کا مغالطہ بھی دور ہو جائے گا۔

آمین

Marfat.com

سوانح عمری

سدھارتھ گوتم بدھ

ھرے بھرے درخت کے سایہ میں زمانے کی نا معلوم رفتار سے سری کرشن کی وفات کو ایک ھزار برس سے زیادہ عرصہ گزر چکا تھا - نیرنگی زمانہ نے دنیا کا رنگ بدل دیا - نئی بساط بچھی نئے مہرے جمے - اگلے طاقتور شاھی خاندانوں کا پتہ نہ رھا ملکوں - سلطنتوں اور قوموں کا نام و نشان مٹ گیا - زمین و آسمان بدل گئے - پرانے شہروں کے آثار و نشانات تبدیل ھو کر نئی بستیاں بس گئیں - سرسبز اور زرخیز ملک اُجڑ کر ویرانے بن گئے - دریاؤں کے دھارے اپنی جگہہ سے میلوں کوسوں ھٹکر بہنے لگے - کٹورے کی طرح جھلکتی ھوئیں لمبی چوڑی جھیلیں چشمۂ آفتاب کی مانند خشک ھوگئیں الغرض ھزار بارہ سو برس اُدھر جو ھند کا زمانہ سری کرشن نے ملاحظہ فرمایا تھا وہ اب نہ رھا تھا - نہ وہ مرد و زن باقی تھے جن کو انہوں نے اپنا مذھب

Marfat.com

تلقین کیا تھا —

اسقدر تغیر تبدل پر بھی شکر کا مقام ہے کہ ہندوستان کی تہذیب و شایستگی پر زمانہ کا ظالم ہات نہ پہنچا تھا - علم و ہنر کی ترقی کے رستے مسدود نہ ہوئے تھے گو گردش ایام بہت جلد جلد ہر چیز کا رنگ بدل رہی تھی مگر تربیت و شایستگی دولت و عظمت میں دن دونی رات چوگنی افزائش ہوتی گئی - البتہ سری کرشن کے اعلیٰ اُصول دینی قریب قریب فراموش ہوگئے تھے اور جو رستہ بہشت و نجات کا انھوں نے بتادیا تھا اس سے آوارہ ہوکر خلق خدا دشت گم شدگی میں پڑی پھرتی تھی —

تاہم لوگ سری کرشن کو نہ بھولے تھے - اُنھیں خدا کا اوتار کہتے تھے ۔ ہر گاؤں ہر قصبہ بلکہ ہر گھر میں اُن کی پرستش ہوتی تھی - ہاں اُن کی تعلیمات اور کار ہائے نمایاں فراموش ہوگئے تھے اور روحانی خوشی حاصل کرنے کا طریقہ جس کو انھوں نے بڑی توضیح کے ساتھ بیان فرمایا تھا یاد نہ رہا تھا - اس وقت لوگ اُنھیں خدا مان کر اُن کی پرستش کرتے تھے اور اُن کا یہ عقیدہ جم گیا تھا کہ صرف اس قسم کی پرستش ہی ذریعہ مغفرت ہے —

اتفاق سے جہاں کہیں یہ تعلیمات باقی رہ گئی تھیں وہاں اُنھیں بڑی غلط فہمیاں تھیں - افعال سے کم درجہ کی قربانیاں - پرستشیں جاترا وغیرہ سمجھی جاتی تھیں - علم سے وید مقدس - مذہبی نظم ' الہیات وغیرہ کی واقفیت مراد لی جاتی تھی - اور عشق جو اُن سب پر فائق تھا یک قلم متروک ہوگیا تھا —

Marfat.com

بدی نوع انسان پھر پریشان اور تباہ حال ہوگئے اور اُن کی حالت پھر ویسی ہی ہوگئی جیسی پہلے تھی - لذات روحانی پر آلام نفسانی نے شب خون مارا - حصول نجات و راحت دائمی کی خواہشیں پھر بھڑکنے لگیں - حرمان نصیبی اور محرومی طالع نے پھر گھیر لیا - اور کُل اعلیٰ اصول جو انسان کو ہمیشہ خرابی اور بدبختی سے بچانے کا ذریعہ تھے زمانہ کے ہاتھوں سے نیست و نابود ہوگئے —

مگر قسام ازل کی رحمت بے پایاں ہے جس قدر اُس کا عالم موجودات وسیع ہے اور جو اعلیٰ درجہ کی محبت اُسے انسان کے ساتھہ ہے وہ اُس کے وہم و خیال میں بھی نہیں آسکتی - انسان - خدا اور اُس کے کلام کو بھول جاتا ہے مگر وہ اُسے ہر وقت یاد رکھتا ہے لہذا دوسری دفعہ پھر نور الہی نے انسانی قالب میں جلوہ گر ہوکر وہی اُصول دینی بالتشریح سمجھائے جو بیان تو پہلے بھی کئے جاچکے تھے مگر اُن کا مطلب لوگ خاک نہ سمجھے تھے —

یہ اشرف اور نیک شخص جن کے پاک قالب میں اس مرتبہ نور الہی جنت النعیم سے آکر جلوہ گر ہوا " گوتم " تھے یہ دنیا میں ' بدھ " کے لقب سے نامور ہوئے کج فہمی سے اکثر لوگ خیال کرتے ہیں کہ " گوتم " نے ایک نئے مذہب کے وعظ کہے جو سری کرشن کے مذہب سے بالکل مختلف تھا - مگر یہ صرف خیال ہی خیال ہے - اُنہوں نے جو کچھہ کہا وہ سری کرشن کے اقوال کی تشریح ہے - ان کے وعظ سری کرشن کے بتائے ہوئے رستہ کے لئے جو جہالت اور مذہبی تعصب کے

Marfat.com

سب تاریک ہورہا تھا روشن شمعیں ہیں —

ایک اعلیٰ درجہ کا منصف مزاج مورخ لکھتا ہے کہ " گوتم کی ولادت ، تربیت ، موت ، زیست ہندؤں جیسی ہوئی - اکثر اُن کے خاص مرید اور بودھ مذہب کے مشہور مشہور سر گروہ برہمن تھے - وہ اپنے ہاں کے سنتوں کو اعزازی خطاب " برہمن " کا دیتے تھے . گوتم کی تربیت و تعلیم بالکل برہمنوں کے مذہب کے موافق ہوئی تھی وہ اپنے آپ کو اُس پاک روح کا مظہر تصور کرتے تھے جو قدیم زمانہ کے ایمان کی تعلیم سے تمیز کی گئی تھی اور صرف اُنہیں کی نسبت دوری کہا جاسکتا ہے کہ وہ ہندؤں میں نہایت اعلیٰ نہایت فہیم اور نہایت بر تر تھے اور اُن کا مذہب ہندو مذہب کا مرغ دست پرور تھا "—

مذکورہ بالا ایک نامی گرامی اجنبی مصنف کے الفاظ ھیں جس نے گوتم بودھ کی سوانح عمری اور تعلیمات کو عمر بھر پڑھا تھا - نیز ذیل کے مختصر تذکرہ اور تعلیمات سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے —

عیسیٰ علیہ السلام سے تقریباً پانسو برس پہلے بدھ مہاراج نے شہر کپل وستو میں ظہور فرمایا - یہ شہر دریائے روھنی کے کنارے بنارس سے سو میل کے فاصلہ پر گوشۂ شمال و مشرق میں واقع تھا - یہاں سے بہت دور پر کو ہمالیہ کا برفیلا سلسلہ صاف طور سے نظر آتا تھا جس کی اونچی اونچی سفید چوٹیاں آسمان سے لگی ہوئی معلوم ہوتی تھیں - اور قرب و جوار کی پہاڑیوں سے چھوٹی چھوٹی سیکڑوں ندیاں نکل کر مختلف سمتوں میں بہتی تھیں —

Marfat.com

کپل وستو ایک چھوٹی سی سلطنت کا پایہ تخت تھا - یہاں گوتم خاندان کی حکومت تھی - جس وقت کا ہم بیان کرتے ہیں اُس وقت سدھاون گوتم قوم ساکیہ پر حکمرانی کر رہا تھا - اس بادشاہ کے دو حرم تھے مگر دونوں بیویوں سے کوئی اولاد نہ ہوئی تھی تقریباً پینتالیس برس کے سن میں بڑی ملکہ حاملہ ہوئی بادشاہ نے خوب خوشیاں منائیں دل کھول کر زر و جواہر لٹائے - بار دار ملکہ رواج ملک کے موافق وضع حمل کے لئے اپنے ماں باپ کے ہاں بھیجدی گئی - مگر اثناء راہ میں چند بلند درختوں کے تلے یکا یک بچہ پیدا ہوگیا - اور ملکہ کو بچہ سمیت کپل وستو واپس آنا پڑا - افسوس اس بچہ کو ایک ہی ہفتہ میں ماں کی آغوش شفقت سے اجل نے محروم کردیا - سوتیلی ماں نے بڑی خبرگیری کے ساتھہ اپنی اولاد بناکر پالا —

سدھارتھہ اُس کا نام رکھا اور خاندان گوتم کے اعلیٰ شہزادوں کی طرح اس کی پرورش اور تعلیم و تربیت ہونے لگی - ہمیں گوتم کی اوائل عمری کے حالات بہت کم معلوم ہیں - ایک مرتبہ کا ذکر ہے چند آدمیوں نے بادشاہ سے شکایت کی کہ شہزادہ ہمیشہ محلسرا کی چار دیواری میں پڑا ہوا عیش و نشاط میں مشغول رہتا ہے اور مردانہ ورزشوں سے جو شہزادگی کے زمانہ کے شایاں ہیں جی چراتا ہے - جب یہ خبر شہزادے نے سنی تو نیزہ بازی کے میدان میں فنون سپہ گری کے ایسے کرتب دکھائے کہ دیکھنے والے دنگ رہ گئے اور مخالفین کے جی چھوٹ گئے —

اُنتیس برس کی عمر تک گوتم کے حالات معلوم نہیں۔

Marfat.com

اس کے بعد اُنھوں نے تحصیل دینیات اور فلسفہ کے لئے وطن ترک کیا کہتے ہیں ایک معمولی واقعہ نے اُن کی زندگی کا رخ زہد و عزلت نشینی کی طرف پھیر دیا —

ایک دن وہ اپنے خادم چین کو ساتھ لے کر سیر کو اُٹھے کہ دیکھیں دنیا کے کیا رنگ ڈھنگ ہیں۔ پہلے ایک فرسودہ حال بڈھا ملا - پھر ایک ناتوان بیمار کو دیکھا کہ ضعف کے مارے قدم قدم پر ٹھیکیاں لیتا ہوا چلا جا رہا ہے - آگے چل کر دیکھا کہ لوگ ایک جنازہ کو لئے جاتے ہیں - اِس کے بعد ایک فقیر صاحب باطن سے ملاقات ہوئی بڑھاپے - بیماری - اور موت کی حالتوں نے ان کے دل پر بڑا اثر ڈالا - فوراً دل میں خیال پیدا ہوا کہ ایک دن مجھے بھی انھیں دشمنوں کے پنجہ میں پھنسنا ہوگا اب اُنھیں معلوم ہونے لگا کہ عالم کی بے ثباتی اور دنیا کی ناپائداری ہیچ ہے انسان کی زندگی باوجود راحت و آرام کے مرض موت اور پیرانہ سالی کا شکار ہوتی ہے - اُدھر بڑھاپے نے صورت دکھائی اُدھر امراض نے ہاتھ پاؤں کمزور کرکے اپنا سکہ بٹھا دیا - سامانِ راحت موجب صد زحمت ہو گیا - اور شمع حیات جھلملانے لگی اِس کے ساتھ ہی اُنھوں نے درویش کے چہرے سے جلال اور اطمینان خاطر کے آثار نمودار ہوتے ہوے دیکھے تو سوچنے لگے کہ اگر میں اِسی طرح دنیا کے سب جھگڑے چھوڑ چھاڑ کر یاد خدا میں مشغول ہوجاؤں تو مجھے بھی رنج و تکلیف سے نجات مل جاے۔ غرض اِنھیں خیالات میں غلطاں پیچاں وہ گھر کو واپس آے —

Marfat.com

گوتم کی شادی ہوچکی تھی- ان کی بیوی جسودھارا سے ایک صاحب جمال لڑکا بھی پیدا ہوا تھا- اس کا نام رہل رکھا تھا- بادی النظر میں گوتم کے فوراً گھر سے نکل جانے کا یہی سبب معلوم ہوتا ہے کہ انہیں خیال ہوا کہ کچھ دنوں بعد نئے تعلقات کا توڑنا سخت دشوار ہوگا—

آدھی رات کو انہوں نے اپنے خادم چین سے گھوڑا مانگا جب چین تعمیل حکم کے لئے جاچکا تو وہ اپنی پیاری بیوی کے کمرے کے پاس گئے اور دروازہ کی چوکھٹ پر کھڑے ہوکر جھلملاتی ہوئی شمع کی روشنی میں دیکھا کہ وہ بچہ کے سر پر ہاتھ رکھے ہوئے خواب ناز میں ہیں- پہلے دل میں آیا کہ بچہ کو گود میں اٹھا کر پیار کریں- پھر سوچا کہ مبادا اس کی ماں جاگ اٹھے تو غضب ہی ہوجائے گا- اسی وجہ سے اپنی بیوی کے جگانے کی بھی جرأت نہ کی اپنے باپ کا گھر بھرا پرا اور شہزادگی کے عیش و تنعم کو چھوڑ کر نوجوان بیوی اور اکلوتے بچہ کی طرف سے منھ موڑا سب کو خیر باد کہا اور چین کو ساتھ لے کر چل کھڑے ہوئے—

چلتے چلتے بہت دور نکل گئے اور رستہ میں کہیں نہ ٹھیرے- دریائے ایومہ پر پہنچ کر اپنے بیش بہا زیور اور جواہر چین کے سپرد کئے اور کہا کہ ان کو لے کر کپل وستو کو پلٹ جاؤ- چین نے ساتھ چلنے اور زاہدوں کی طرح رفاقت میں رہنے کی التجا کی مگر قبول نہ ہوئی- گوتم نے کہا تم جاکر میرے والد سے کل ماجرا بیان نہ کروگے تو انہیں میرا حال کیوں کر معلوم ہوگا-

Marfat.com

غرض اُسے نہایت مہربانی اور شفقت کے ساتھہ رخصت کیا دریا اُتر کر بھدرا کرایا اور ایک غریب آدمی سے لباس بدل کر زهد و فقر اختیار کرنے کے لئے راج گرّی کی طرف چلدئے —

راج گرّی مگدھ کی سلطنت کا پایۂ تخت تھا اور ایک دلکشا وادی میں پانچ پہاڑیوں کے درمیان واقع تھا اِن پہاڑیوں کے غاروں میں چند مشہور درویش گوشہ نشین تھے گوتم اِن کے پاس گئے اور ایک " التر " نامی درویش کے مرید ہوگئے ۔ مگر جب اس بزرگوار کی طریقت سے تسکین نہ ہوئی تو ایک اور " عابد اورک " نامی سے رجوع کی اور ان دونوں فقرائے باکمال سے هند و مذهب اور اهل هند کا فلسفہ از اول تا آخر سیکھا —

اس کے بعد اُنھوں نے جوگ کی ریاضتوں کی آزمائش کا قصد کیا اور اُزویل کے جنگل میں آج کل بدھ گیا کے نام سے مشہور ہے چھہ سال تک دردناک ریاضتیں اور سخت مشقتیں اُٹھائیں نفس کشی کرتے کرتے جسم تحلیل ہوکر کانٹا ہو گیا ۔ مگر جس بات کی تمنا تھی وہ ان ذریعوں سے حاصل نہ ہوئی ۔ جہاں تک خیال دوڑایا اپنے آپ کو محرومی اور پژمردگی کا صید پایا ۔ منازل فقر میں بھی خوشی اور اطمینان خاطر کا شہر اتناهی دور تھا جتنا کپل وستو کے ایام شہزادگی میں ۔ هاں سخت عبادتوں اور ریاضتوں کا اتنا اثر ضرور ہوا کہ شہرت نے نزدیک و دور سے کھینچکر چند مرید اُن کے گرد جمع کر دیئے ایک دن وہ چہل قدمی کرتے تھے تہلتے تہلتے یکا یک پاؤں لڑکھڑایا اور زمین پر گر پڑے بعض

Marfat.com

عقیدتمندوں نے خیال کیا کہ مہاراج کو محبوب الٰہی کا وصال حاصل ہوا۔ اور انہوں نے دم توڑدیا مگر صرف ضعف کا اثر تھا۔ تھوڑی دیر میں وہ بھلے چنگے ہوگئے اُنہوں نے جب ان سخت قیود سے آیندہ کو کوئی نفع کی امید نہ پائی تو نفس کشی ترک کردی —

اس تلون مزاجی سے مریدوں کو بڑا تعجب ہوا۔ اور معتقد پیرووں نے خیال کیا کہ ہمارے پیشوا نے جادۂ صدق وصفا سے منھہ موڑا۔ اس لئے وہ سب گوتم کو چھوڑ بنارس چلے گئے —

گوتم بن کی جھاڑیوں میں پڑے پھرتے تھے مگر اُن کو ہر ہر قدم پر سخت محرومی کا سامنا تھا۔ وید اور شاستروںکا مطالعہ کرچکے۔ جوگ کی دشوار اور سخت ریاضتیں اٹھا چکے۔ حصول کامیابی کے لئے ہر معلوم طریقہ سے کوششیں کرچکے مگر افسوس جس دلی راحت کی اُنھیں آرزو تھی وہ حاصل نہ ہوئی۔ نہ زاہدوں اور خانقاہ کے درویشوں سے مطلب نکلا۔ نہ حکما اور فلاسفہ سے کچھہ مدد ملی۔ اس سچی راحت کا وجوہ ضرور تھا۔ مگر کوئی اُس کا پتہ نہ دے سکا —

اس وقت گوتم کے دل کی عجب حالت تھی دنیا کی کوئی چیز بھلی نہ لگتی تھی۔ کبھی فکر کے دریا میں غوطے لگاتے کبھی مراقبہ کے بحرذخار میں ڈوب جاتے کبھی طبیعت کی بے اطمینانی چین نہ لینے دیتی۔ کبھی دل کی گھبراہٹ جنگل کی طرف کھینچ لیجاتی کبھی بھوک ستاتی۔ کبھی کم ہمتی دل کو صدمہ پہنچاتی۔ غرض ان پیچ در پیچ خیالات نے دل میں ایک سخت الجھن ڈال رکھی تھی — وہ نہیں جان سکتے تھے کہ کہاں

Marfat.com

جائیں اور کیا کریں - نہ اس بات کا فیصلہ کرسکتے تھے کہ آیا سلطنت کو واپس جاکر پیاری بیوی اور بچہ سے ملیں - یا طوفانی بحر کی بے پتوار کشتی کی طرح اسی ڈانواں ڈول حالت میں دنیا میں آوارہ سرگرداں پھرتے رہیں —

وہ اسی ادھیڑ بن میں تھے کہ یکایک ایک ناکتخدا دھقان کی لڑکی کی ان پر نظر پڑی - وہ چتونوں سے تاڑ گئی کہ فقیر شکستہ خاطر اور آزردہ دل ھے - دل میں خلقی شفقت و مہربانی کا دریا موجزن ہوا اور اس نے گوتم کے پاس جا کر نہایت شیریں اور پیاری آواز میں دریافت کیا "مہاراج کیا آپ بھوکے ھیں ؟ کیا میرے ھات سے ماحضر قبول فرمائیں گے "؟ گوتم نے سر اٹھا کر تھوڑی دیر تک اس کو غور سے دیکھا پھر پوچھا " بہن تمہارا نام کیا ھے ؟" لڑکی نے جواب دیا - " مہاراج مجھے سوجات کہتے ھیں " گوتم نے کہا - " ھاں میں بھوکا ھوں - بھوک کی شدت سے بیتاب ھوں - اچھا بہن کیا تم میری بھوک کو تسکین دے سکتی ھو "؟

دھقان کی معصوم لڑکی خاک نہ سمجھی کہ بھوک سے گوتم کا کیا مطلب ھے - اور ان کے دماغ میں کیا کیا خیالات بھرے ھیں - اُس نے کچھہ کھانے پینے کی چیزیں لاکر ان کے آگے دھر دیں اور انہیں تناول کرنے کی التجا کی - گوتم نے مسکرا کر کہا " میری مہرباں سوجات کیا ان سے میری بھوک کو تسکین ھوگی "؟ لڑکی نے جواب دیا " جی ھاں اُن سے آپ کی بھوک رفع ھوجائے گی —

گوتم ایک درخت کے سایہ میں بیٹھکر کھانا کھانے

Marfat.com

لگے - اور یہ درخت اس روز سے درخت دانش کے نام سے مشہور ہوا —

سوجات چلی گئی مگر یہ دن بھر اسی درخت کے نیچے بیٹھے رہے - ہم یہ بیان کرنے کی جرأت نہیں کریں گے - کہ اس وقت وہ کن خیالات میں محو تھے - مگر اتنا ضرور کہیں گے کہ صبح سویرے سے دن چھپے تک وہ اپنے خیالات میں مستغرق رہے جب دن ڈھلا اور دونوں وقت ملے تو واقعی ان کی بھوک رفع ہو گئی - دنیوی تکالیف کا عقدہ حل ہوگیا - اسرار مخفی سمجھ میں آگئے اور بہشت کا رستہ معلوم ہوگیا - انہیں علم لدنی حاصل ہوگیا اور بدھ کا درجہ مل گیا —

جو نور شہزادہ دوارکا کے قالب میں جلوہ گر ہو کر ایک بلند درخت کے سایہ میں پردہ عدم میں پنہاں ہوگیا تھا - ایک ہزار سال بعد وہی نور اسی بلند درخت کے نیچے گوتم بدھ کے جسم میں جلوہ گر ہوا —

گوتم حالت انبساط میں وجد کرتے ہوئے درخت کے نیچے سے اٹھے اور راجگڑی کی پہاڑیوں کی طرف روانہ ہوئے - وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ ان کے دونوں پرانے استاد انتقال کر گئے وہاں سے سیدھے بنارس کی طرف چلدئے اثناء راہ میں ان کے پرانے دوست اُپک ملے اور یوں گفتگو ہوئی —

اُپک : آہا - یار تم تو اچھے خاصے ہٹے کٹے ہوگئے - میں دیکھتا ہوں تمہاری صورت کچھ عجب دلفریب ہوگئی ہے اور بشرے سے تم بہت مطمئن اور ہشاش بشاش معلوم ہوتے ہو - وہ کونسی مذہبی طریقت ہے جو تمہاری اس قدر خوشی اور آسودگی کا باعث ہوئی ؟ —

Marfat.com

گوتم: ہاں تم سچ کہتے ہو۔ میں دنیا کی تمام اخلاقی اور روحانی طاقتوں پر قادر ہوگیا ہوں۔ نفس امارہ کی خواہشوں پر غالب آگیا ہوں۔ اور مجھے دائمی اور ابدی راحت کے حاصل کرنے کا طریقہ معلوم ہوگیا ہے —

اُپک: اب تم کہاں جاتے ہو؟ —

گوتم: بنارس —

اُپک: کس غرض سے؟ —

گوتم نے اس کا جواب مشہور اشعار ذیل میں دیا —

یہ آرزو دل میں بس رہی ہے کہ راز پنہاں جتا جتا کر
حقائق و معرفت کی راہیں ہر اک بشر کو دکھائیں گے ہم
یہی ارادہ یہی ہے مقصد یہی ہے منشا یہی ہے مطلب
اسی ضرورت اسی غرض سے فقط بنارس کو جائیں گے ہم
بہت ہیں دینی اصول ایسے پڑی ہے ظلمت کی خاک جن پر
انہیں خدا کی عنایتوں سے اب آئینہ کر دکھائیں گے ہم
فنا کریں گے غم فنا کو چکھائیں گے لذت بقا کو
جہان فانی کے رہنے والوں کو جاودانی بنائیں گے ہم

یہ ان ترانیاں سن کر اُپک سے رہا نہ گیا تو اُس نے بات کاٹ کر کہا۔ "حضرت بس اب اپنی سواری بڑھائیے آپ کا وہ رستہ ہے اور بندہ کا یہ۔ اور یہ کہہ کر دوسری طرف چلتا ہوا —

مگر اس دلشکن فقرے سے ہمارے نئے رہنما کو ذرا بھی ہراس نہ ہوا۔ وہ بیدھڑک یہاں سے بنارس کو روانہ ہوے اور چند روز بعد شام کی گلگوں شفق کی دھیمی دھیمی روشنی میں ہرن بن میں جا پہنچے۔ یہ بن شہر بنارس سے جانب شمال واقع تھا۔ یہاں گوتم کے پرانے مریدوں میں سے پانچ مرید رہتے تھے۔ مگر جس

Marfat.com

روز سے گوتم نے نفس کشی ترک کردی تھی وہ اُنھیں ایک ملحدہ سے بہتر نہ جانتے تھے۔ اور اپنا مرشد نہ کہتے تھے۔ اس لئے اُنھوں نے گوتم کی آؤ بھگت ذرا نہ کی۔ صرف ایک بوریا بیٹھنے کو ڈالدیا اور اُن کا نام لے لے کر اُن کی طرف خطاب کیا۔ گوتم نے کہا مجھے طریق نجات معلوم ہوگیا ہے میں بدھ ہوگیا ہوں۔ تمہیں بھی انسانی زندگی کی تکالیف اور مصائب سے بچنے کی ترکیبیں بتا سکتا ہوں۔ غرض مریدوں سے دیر تک مباحثہ اور مناظرہ ہوتا رہا اور اُنھوں نے طرح طرح کی ترغیبوں سے اُن کو اپنے مذہب میں لانے کی کوشش کی۔ بالآخر سعی مشکور ہوئی۔ پہلے پہل مسن "کنڈینا" ایمان لایا ازاں بعد اوروں نے بھی اُن کا طریق نجات قبول کیا —

کچھ عرصہ تک گوتم ہرن بن میں مقیم رہے۔ جو لوگ اُن کے پاس جاتے اُنھیں جدید مسائل دینی یکساں تلقین کرتے اور اِس فیضرسانی میں مرد، عورت، امیر، غریب، عالم، جاہل۔ کسی کی تفریق نہ تھی۔ اول اول دنیا دار لوگ اُن کے مرید ہوے جن میں دو عورتیں بھی تھیں۔ اِن نئے مریدوں میں سب سے پہلا چیلا "یاس" نامی ایک امیر کبیر نوجوان تھا جس کے ساتھ اس کے ہمراہیوں کی ایک چھوٹی سی جماعت بھی تھی۔ اس کے بعد یاس کے ماں باپ اور اُس کی بیوی یہ سب بھی بدھ مذہب میں داخل ہوگئے۔ مگر یہ دنیا دار مریدوں کی طرح رہے —

درخت دانش کے نیچے بیٹھنے سے پانچ اور ہرن بن پہنچنے سے تین مہینے بعد گوتم نے اپنے تمام مریدوں کو جن کی تعداد ساٹھ تک پہنچ چکی تھی جمع کیا

Marfat.com

اور اُن کو وعظ و تلقین اور اشاعت خوشخبری کے لئے مختلف سمتوں میں روانہ کیا - فقط یاس اپنے والدین کے پاس بنارس میں رہ گیا اور گوتم بھی مریدوں کی رسالت کا نتیجہ دیکھنے کے لئے یہیں منتظر بیٹھے رہے -

اُزویل کے جنگل میں تین بھائی رہتے تھے - یہ مشہور گوشہ نشین اور نامی فلسفی تھے اُن کی عام شہرت کی وجہ سے طالب علموں کا ایک انبوہ کثیر اُن کے گرد جمع ہو گیا تھا - اور بادشاہ و عمائد اُن کی بڑی عزت و حرمت کرتے تھے - گوتم بھی اُن کے پاس جا کر رہے - یہاں رہتے ہوئے انہیں تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا کہ اُن میں سے ایک نے اُن کا مذہب اختیار کر لیا اور بھائیوں اور پیرووں نے بھی بہت جلد اس کی تقلید کی اس عظیم واقعہ سے ملک میں بڑا جوش و خروش پیدا ہو گیا - دور دور سے لوگ جوق جوق آ کر جمع ہو گئے کہ دیکھیں بودھ کس پایہ کے آدمی ہیں اور طریق نجات کی بابت اُن کی کیا رائے ہے - اب وہ عام طور سے اپنے مذہب پر وعظ دینے لگے اور دن بدن پیرووں کی تعداد بڑھتی گئی —

گوتم اپنے مریدوں کو لے کر اُزویل سے چلے اور مگدھ کی دارالسلطنت راج گڑی میں آئے - شاہ بمبا سر نے آ کر اُن کے اور اُن کے پیرووں کے قدم لئے - یہاں اُنھوں نے رائے بہشت پر ایک وعظ کہا اور دکھایا کہ جنت کا دروازہ طہارت اور منزل مقصود عشق ہے - شاہ مذکور فوراً اس جدید طریقہ کا مقلد ہو گیا اور بہتوں نے اُس کی پیروی کی دوسرے دن جب گوتم قصر شاہی اور شہر کی سیر کو تشریف لے گئے تو بیشمار آدمیوں کے اُن کے گرد ٹھٹھ لگ گئے اور سب نے اُن کے اُصول دینی

Marfat.com

اختیار کرنے کی صدق دل سے تمنا ظاہر کی - بادشاہ بڑے اعزاز و اکرام سے پیش آیا اور قصبہ کے قریب "ویلوبن" کی جھاڑی اُن کے رہنے کے واسطے تجویز کر دی - یہ مقام اس لئے مشہور ہے کہ گوتم یہاں کئی برسات کے موسموں میں مقیم رہے تھے اور بہت سے مضامین پر مباحثے ہوئے تھے —

لیکن یہ مذہبی جوش فوری تھا - جس قدر سر گرمی کے ساتھہ لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوا تھا ویسا ہی جلد فرو ہو گیا - جب گوتم کے مرید بھیک مانگنے جاتے تو اُن پر گالیوں کی بوچھار ہوتی اور لوگ اُن کا مضحکہ اُڑاتے - وہ بیچارے بدنامی کے دھبے دامنوں پر لے کر واپس آتے اور جو کچھہ بے اعتنائیاں اُن کے ساتھہ کی جاتیں اُنھیں خاموشی سے برداشت کرتے کیونکہ کچھہ چارہ نہ تھا —

اسی عرصہ میں گوتم کے پاس اُن کے والد بزرگوار نے ایک مراسلہ بھیجا اور لکھا کہ اپنے شہر کو آؤ اور میرے آخری وقت میں ایک مرتبہ مجھے اپنی صورت دکھا جاؤ گو تم یہ پیام طلب قبول کرکے کپل وستو کی جانب روانہ ہوئے —

وہ یہاں پہنچ کر شہر کے باہر ایک جھاڑی میں ٹھیرے اُن کے والد بزرگوار جمیع عزیز و اقارب کو ساتھہ لے کر اُن سے ملنے آئے - مگر اُن کے زہد طریق مذہب سے خوش نہ ہوئے - اس لئے اُن کی جماعت کے کھانے پہننے کا بھی کچھہ بندوبست نہ کیا اور واپس چلے گئے - دوسرے دن گوتم نے شہر میں گھر گھر بھیک مانگنی شروع کر دی بادشاہ نے یہ حال سنا تو اُسے سخت ملال ہوا - فوراً

Marfat.com

گوتم کے پاس گیا کہ انہیں اس حرکت سے منع کرے۔ اس وقت گوتم نے اپنے باپ کے رو برو اپنے دینی اصول ظاہر کئے۔ مگر اس نے کچھہ جواب نہ دیا۔ جھولی ان کے ہاتھہ سے لے لی اور اپنے ہمراہ قصر شاہی کو لے گیا۔

گوتم محل میں داخل ہوئے تو سب نے ان کی تواضع و تکریم کی۔ مگر ان کی بیوی ان کے پاس نہ آئی۔ اس نے کہا اگر ان کی نظروں میں کچھہ بھی میری وقعت ہے وہ خود ہی میرے پاس آئیں گے اسی روز سے اس نے اپنے خاوند کو مردہ سمجھکر سب عیش و آرام ترک کردیا۔ دن بھر میں صرف ایک دفعہ معمولی کھانا کھانا اور چٹائی پر سونا اختیار کیا گوتم شہر میں آتے ہی یہ حال سن چکے تھے۔ گو بدھ مذہب کا کوئی پیرو عورت کا چھونا اور اپنا جسم عورت کو چھونے دینا روا نہ رکھتا تھا تاہم وہ دو مریدوں کو ساتھہ لیکر اپنی بیوی کے پاس گئے۔ گوتم کی بیوی نے جب انہیں زاہدانہ لباس میں اپنے پاس کھڑا ہوا دیکھا۔ وہ بے اختیار ان کے قدموں پر گر پڑی اور زار زار رونے لگی لہذا گوتم نے فرقۂ اناث کے لئے ایک گروہ اپنے مذہب میں قائم کیا اور ان کی بیوی جسودھارا طریقت کے حلقہ میں آکر بودھ مذہب کی سب سے پہلی گوشہ نشین بیراگن ہوئی۔

پندرہ روز تک وہ کپل وستو کے قریب ایک جھاڑی میں مقیم رہے اور اپنے احبا و اقربا کی دعوتوں میں شریک ہوتے رہے۔ ایک دن گوتم کی بیوی نے اپنے بیٹے رہل کو عمدہ کپڑے پہنا کر جب گوتم محل کے قریب سے گزر رہے تھے دریچہ سے اسے دکھا کر کہا۔ دیکھو وہ تمہارے باپ جاتے ہیں۔ ان کے پاس جا کر اپنے حقوق مانگو کہ

Marfat.com

میں آپ کا فرزند ہوں اپنی میراث چاہتا ہوں - رہل گیا اور اپنا ورثہ مانگنے لگا اس وقت گوتم کھانا کھانے میں مشغول تھے کچھ جواب نہ دیا - لڑکا بار بار اپنا ورثہ مانگے جاتا تھا مگر وہ چپ چاپ کھانا کھا کر اپنے قیام گاہ کو جھاڑی کی طرف چل دئیے رہل بھی پیچھے پیچھے اپنا ورثہ مانگتا ہوا چلا گیا - گوتم نے جھاڑی میں پہنچکر ایک مرید سے کہا " بھائی میں اس لڑکے کو وہ نعمت غیر مترقبہ جو مجھے درخت دانش کے نیچے ملی ہے دیتا ہوں تم اس کو اس دولت عظمیٰ کا والی اور وارث بناؤ " - اس اشارہ کے بموجب رہل گروہ میں داخل کرلیا گیا - مگر بوڑھا بادشاہ یہ حال سن کر نہایت مغموم ہوا کیونکہ بیٹے کی طرح سے پوتا بھی اس کے ہاتھ سے جاتا رہا —

اب گوتم نے راجگری کی جانب پلٹنے کا قصد کیا - مگر چند روز ایک دریا کے کنارہ پر ٹھہر کر اپنے عزیز خادم چین کو رخصت کیا - بہت سے رشتہ دار اور اہل وطن ان کے گروہ میں شامل ہو گئے تھے - ان میں سے ہم یہاں چار شخصوں کا تخصیص کے ساتھ بیان کرتے ہیں - انند اور دیودت ان کے رشتہ کے بھائی تھے - اپالی قوم کا نائی اور انرودہ ان کا ہم وطن تھا - انند تمام عمر ان کا ہمدم و دم ساز رہا - دیودت ان کا رقیب اور مد مقابل ہوگیا - اپالی حجام ان کے گروہ کا بڑا نامور پیشوا ہوا - اور انرودہ بودھ مذہب کی حکمت نظری کا عالم ہوا - موسم برسات ختم ہونے پر گوتم راجگری سے چل کر سلطنت کوسل کے پایہ تخت سرا وستی کو گئے - یہاں ایک متمول سوداگر نے ان کی بود و باش کے لئے ایک وسیع اور پر فضا جنگل ان کے نامزد کردیا - یہ مقام بعد کو اس لئے مشہور

Marfat.com

هوا که چند برسات کے موسوں میں گوتم وهاں مقیم رهے تھے۔ اور زمان قیام میں وهاں بڑے بڑے مکالمے اور مباحثے هوے تھے —

یہاں ان کی رسالت کا تیسرا سال ختم هوا - چوتھے سال سے چوالیسویں برس تک هم کو ان کے اشغال بہت کم معلوم هیں - غالباً انهوں نے یه زمانه اپنے مذهب کی اشاعت و ترویج میں صرف کیا هو گا - انهوں نے اپنے گروه کے لئے قواعد منضبط کئے اپنے فلسفه کی پختگی اور مضبوطی کی اپنے دنیا دار مریدوں کو طہارت کی هدایت دی اور دیگر مضامین بدیع پر وعظ دیتے رهے —

ان چوالیس برس کے سوانح جو تھوڑے بہت هم کو معلوم هیں وه متفرق حالات هیں اور نہایت پیچیدگی کے ساتھه تمثیلی طور پر راز مخفی کی طرح بے سلسله بیان کئے گئے هیں —

لهذا هم چوتھے سال سے بیس برس تک کے حالات ایک مشہور کتاب سے لیکر مختصر طور پر ذیل میں هدیۂ ناظرین کرتے هیں —

چوتھے برس گوتم مہابن میں مقیم رهے اور ایک نت کو اپنے گروه میں داخل کیا —

پانچویں برس وه اپنے باپ سے آخری ملاقات کرنے کپل وستو گئے - ان کے بوڑھے باپ نے قضا کی وه ان کی نعش جلاکر مہابن کو واپس آئے - ان کی سوتیلی ماں اور بیوی مع چند اور بیویوں کے ان کے ساتھه آئیں ان بی بیوں نے گروه میں داخل هونے کی التجا کی مگر وه اس امر پر رضامند نه هوئے - آخر کار انند کی وکالتانه سفارش پر ان کا داخله منظور کیا - اور کناره کش هوکر اله آباد کے قریب ایک پہاڑی پر چلے گئے —

Marfat.com

چھٹے برس گوتم راج گڑی میں واپس آئے اور بمبا سر کی رانی چھما کو اپنے گروہ میں داخل کیا - ان کے ایک مرید نے معجزہ دکھایا مگر انہوں نے معجزہ نمائی کی سخت ممانعت کی اور کہا کہ معجزوں کو مذھب سے کچھ تعلق نہیں ہے —

ساتویں برس ایک دشمن نے ایک عورت کو جس کا نام چنچا تھا اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ گوتم کو زناکاری کا اتہام لگائے مگر اس کا فریب بہت جلد ظاہر ہوگیا —

آٹھویں برس - گوتم کپل وستو کے قریب ایک پہاڑی پر ہوکر گزرے اور چند نئے آدمیوں کو اپنے مذھب میں شامل کرکے کسھبی کو واپس گئے —

نویں برس - بودھ مذھب کی جماعتوں میں شرو فساد کا ھنگامہ برپا ھوا گوتم نے امن و آسائش پھیلانے کی بہت کوشش کی مگر جب یہ عقدہ ناخن تدبیر سے نہ کھلا تو انھوں نے تنگ آکر اپنے مریدوں کو چھوڑ دیا اور خود تنہا "پارلیاک" کے جنگل کو چلے گئے —

دسویں برس قرب و جوار کے دھقانوں نے ان کے لئے ایک جھونپڑا تیار کیا جس میں انھوں نے برسات کاٹی یہاں بودھ مذھب کے سر کش زاھدوں نے انہیں ڈھونڈ نکالا اور اپنے گناھوں کی معافی چاھی - گوتم نے گناہ معاف کئے اور ان سے اچھی طرح پیش آئے اس کے بعد وہ اپنے تائب مریدوں کو لے کر سراوستی ھوتے ھوئے راج گڑی پہنچے —

گیارھویں برس - گوتم نے چند اور نامی شخص مرید کئے اور مگدھ اور کوسل کے ملکوں میں وقت گزارا —

Marfat.com

بارھویں برس - گوتم نے بڑا لمبا سفر کیا اور منتقل تک جاکر بنارس ھوکر پلٹتے - اس سفر عظیم میں جن جن مقامات میں ان کا گذر ھوا وھاں انھوں نے واعظ دئیے —

تیرھواں برس - مقام چلیا اور سراوستی میں مذھبی واعظ و تلقین میں صرف کیا —

چودھویں برس - گوتم سراوستی میں رھے اور اپنے فرزند رھل کو واعظ سنا کر کپل وستو کی جانب روانہ ھوئے —

پندرھویں برس کپل وستو کے باھر ایک جنگل میں قیام کیا - اپنے چچا زاد بھائی موھانم کو جو ان کے باپ کی جگھہ تخت نشین ھوا تھا ایک مذھبی واعظ سنایا - اس کے علاوہ ایک اور واعظ کہا جس میں دکھایا کہ راستبازی کو خیرات پر فضیلت ھے —

سولھواں برس - مقام الاوی میں گذرا —

سترھویں برس - وہ راج گری کو گئے اور وھیں برسات کا موسم گذارا - ایک خانگی کسبی سریمتی کی میت میں وعظ دیا - اب سے یہ طریقہ اختیار کیا کہ جب تک بھوکے آدمی کو کھانا نہ کھلایتے اسے وعظ نہ سناتے —

اٹھارھویں برس چلیا میں جاکر ایک جولاھے کو جس کی لڑکی اتفاقیہ مرگئی تھی پند و نصیحت کی اور برسات گذار کر راج گری کو واپس آئے —

انیسویں برس - گوتم نے مگدہ کے رستہ سے سفر کیا اور سب گاؤں میں واعظ کہا ایک مرتبہ ایک ھرن کو پھندے میں پھنسا ھوا دیکھہ کر اس کے پاس گئے اور اس کے آگے دوب چرنے کو ڈالی - شکاری بگڑا اور ان کے مار ڈالنے کے درپے ھوا - مگر گوتم نے اسے اپنا واعظ

Marfat.com

سنادیا تو وہ مع اپنے خاندان کے ان کا مرید ہوگیا —

بیسواں برس - دیہات و قصبات میں مذہبی وعظ و تعلیم میں گذرا چلیا کے جنگل میں وہ ایک نامی رہزن "انگولی مل" کو اپنے الطف و عنایت کے برتاؤ سے راہ راست پر لائے اور بودہ مذہب کا زاہد ہوجانے کی رغبت دلائی —

بدہ کا درجہ حاصل ہوجانے کے بعد اکیسویں برس سے لے کر پینتالیسویں سال تک ہم کو گوتم کی رسالت کے حالات بالکل معلوم نہیں ہیں - شاید اس کا سبب یہ ہو کہ ایک سال کے حالات دوسرے سال کے سوانح سے بالکل مطابق ہوں اس لئے تذکرہ نویسوں نے ان کا لکھنا مناسب نہ سمجھ کر قلم انداز کردیا ہو —

گوتم عورتوں کی بہت عزت و تکریم کرتے تھے چلد روایتوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ مستورات نے اس نئے مذہب کے لئے اپنا جان و مال سب وقف کردیا اس نامور فرقہ اناث میں سراوستی کی رہنے والی ایک عورت "بشاکہ" نے بڑی نیک نامی کے ساتھ شہرت حاصل کی - اس نے ایک سایہ دار کنج اہل مذہب کے نذر کی اور ان کی بود و باش کے لئے قصبۂ سراوستی کے مشرقی جانب ایک خانقاہ تعمیر کرائی —

رذیل اور فاحشہ عورتوں کی بھی گوتم کی نظروں میں ویسی ہی وقعت تھی جیسی شریف اور نیک چلن والیوں کی - و اکثر ذی رتبہ اور طاقتور عمائد کی دعوت رد کرکے عام بازاری عورتوں اور خانگی کسبیوں کی دعوتیں قبول کرلیتے تھے - امبا پالی - کپل وستو ارز چلد اور مقامات میں وہ کسبیوں کے ہاں مدعو

Marfat.com

هوئے تو شرفا میں بڑے چرچے ہوئے اور اُنھیں یہ امر سخت ناگوار ہوا - راج گڑی میں ایک خانگی کسبی سریمتی کی میت میں جاکر انھوں نے وعظ کیا - اس وقت لوگوں کو سخت حیرت ہوئی اور تمام مجمع میں سرگردانی اور پریشانی پھیل گئی - عورتوں کی اس درجہ قدر منزلت کرنیکی شاید یہی وجہ تھی کہ وہ دھقان کی لڑکی سوجات کو نہیں بھولے تھے جس نے اُنھیں عین روحانی و جسمانی گرسنگی کی حالت میں درخت دانش کے نیچے کھانا کھلایا تھا - اُس کے یہ الفاظ کہ " مہاراج ان کھانوں کو تناول فرماکر آپ سیر ہوجائیں گے " اُنکے دل سے فراموش نہ ہوئے تھے - وہ الفاظ اُن کے لئے نیک فال تھے - جو نہي دن ڈھلا اور شام ہوئی اُنہیں بودہ کا درجہ حاصل ہوگیا - اس سے شاید اُنہوں نے سوجات کو ملہم غیبی سمجھا تھا اور یونہی وہ کل فرقۂ نسواں کو فرشتہ سیرت سمجھتے تھے - کیا نیک کیا بد کیا امیر کیا غریب کیا حسین کیا بد صورت کیا شریف کیا رذیل وہ سب کے ساتھ یکساں محبت سے پیش آتے تھے —

عمل اُن کا قول - بودہ مذهب کے زاهدوں کے گروہ کی ترتیب - اُن کا شغل زندگانی انسانوں کو عمل کی پاکیزگی بتانا اُن کی رسالت کا منشا اور اُن کو راہ نجات دکھانا اُن کا کام تھا - هم ذیل میں دو روایتیں تمثیلاً درج کرتے هیں جن سے گوتم کے وعظ کہنے کا طریقه ظاهر هوگا —

روایت هے که ایک جوان لڑکی کا نام کسا گوتمی تھا - اُس کی شادی ایک امیر کبیر کے اکلوتے بیٹے سے هوئی

Marfat.com

تھی - یہ شادی اُس طرز پر ہوئی تھی جیسا کہ تم اکثر قصے کہانیوں میں پڑھ چکے ہو - خیر اس کے ایک لڑکا پیدا ہوا مگر ابھی یہ پاؤں بھی نہ چلا تھا کہ طعمہ موت ہوگیا - اس جوان عورت کی مامتا دیکھئے کہ وہ اپنے مردہ بچہ کو کلیجے سے لگائے ہوئے اپنی مصیبت پر تاسف کرنیوالوں کے گھروں پر دوا مانگتی پھرتی تھی بودھ مذھب کے ایک زاھد نے کہا - میری اچھی لڑکی جو دوا تجھکو درکار ہے - وہ میرے پاس تو نہیں ہے مگر میں ایک عابد کامل کو جانتاھوں جن کے پاس اس قسم کی دوا موجود ہے - کساگوتمی نے کہا آپ مہربانی کرکے بتائیے وہ کون سے عابد کامل ہیں - زاھد نے جواب دیا وہ دوا تم کو گوتم بدھ دیسکتے ہیں تم اُنھیں کے پاس جاؤ کساگوتمی گوتم کے پاس گئی اور قدمبوس ہوکر کہنے لگی - " سوامی جی آپ کوئی ایسی دوا جانتے ہیں جو میرے بچہ کے لئے مفید ہو " گوتم نے جواب دیا " ہاں ہاں ہم جانتے ہیں - " اس زمانہ میں ایسا طریقہ تھا کہ جو اجزا از قسم جڑی بوٹی اطبا نسخہ میں تجویز کرتے تھے اُنھیں بہم پہنچانا خود مریض یا اس کے تیمار داروں کا کام ہوتا تھا - اس لئے کساگوتمی نے دریافت کیا کہ مہاراج آپ کو کون سی بوٹی درکار ہوگی گوتم نے کہا تھوڑی سی سرسوں لے آؤ گوتمی نے اس معمولی دوا کے لانے کا جلدی سے وعدہ کرلیا اُس وقت گوتم نے اتنا اور کہا کہ تم یہ دانے کسی ایسے گھر سے لانا جہاں کسی کا فرزند خاوند - ماں باپ - یا غلام کوئی بھی مرا نہ ہو گوتمی نے کہا بہتر - اور اپنے مردہ بچہ کو لئے ہوئے دوا کی تلاش میں روانہ ہوئی - لوگوں نے کہا سرسوں کے دانے جس قدر چاہو لے جاؤ - مگر جب اس

Marfat.com

نے پوچھا کہ تمہارے ہاں کبھی کوئی موت تو نہیں ہوئی تو وہ بولے یہ تم کیا کہتی ہو زندہ تو معدودے چند ہی ہیں اور مُردہ بہت ہیں اِسی طرح وہ ہر شخص کے مکان پر گئی - کسی نے کہا میرا فرزند ضایع ہوگیا - کوئی بولا ہمارے ماں باپ کا انتقال ہوگیا - کسی نے اپنے غلام کے مرنے پر افسوس ظاہر کیا - غرض کوئی گھر ایسا نہ ملا جہاں موت نہ آئی ہو - اُس وقت اُس کے دل سے ظلمت کا پردہ اُٹھ گیا - اُس نے صبر کی بھاری سل اپنے سینہ پر رکھلی جی کڑا کر کے اپنے مُردہ بچہ کو جنگل میں چھوڑا اور بودہ کی خدمت میں حاضر ہوکر اُن کی اطاعت قبول کی - گوتم نے پوچھا سرسوں کے دانے نہیں لائی - اُس نے جواب دیا سوامی جی مجھے کہیں نہیں ملے - لوگ کہتے ہیں زندہ تھوڑے ہیں اور مردہ بہت تب گوتم نے اپنے اصلی مذہبی طریقہ میں گفتگو کی اور ہر چیز کا فانی ہونا اس کے دل پر ایسا مرتسم کردیا کہ اس کے تمام شکوک رفع ہوگئے اور وہ مرید ہوکر مذہبی گروہ میں شامل ہوگئی —

دوسری روایت یوں ہے کہ ایک مرتبہ کوئی متمول برھمن اپنے کھیت سے جس وقت فصل کاٹ کر اناج گھر لایا گوتم بدھ اپنی جھولی لے کر اس کے پاس جا کھڑے ہوئے برھمن نے جھنجلا کر کہا - " میں قلبہ رانی کرکے تخم ریزی کرتا ہوں اور بڑی محنت مشقت سے اپنا رزق پیدا کرتا ہوں تم بھی اسی طرح اپنا قوت حاصل کرو "—

گوتم نے جواب دیا " میں بھی قلبہ رانی اور تخم

Marfat.com

ریزی کیا کرتا ہوں اور تیری طرح محنت و مشقت ہی سے اپنا رزق بہم پہنچاتا ہوں " —

برہمن نے کہا کہ تم اپنے کو کاشتکار بتاتے ہو مگر میں تم میں کوئی علامت کاشتکاری کی نہیں پاتا - تم کاشتکار ہو تو تمہارا کھیت کرنے کا سامان ہل 'بیل' بیج وغیرہ کہاں ہے ؟

بدھ نے جواب دیا " سنو - ایمان میرا تخم ہے جسے میں بوتا ہوں اور نیک کاموں کی بارش سر سبز و شاداب کرتی - عقل و حیا میرے ہل کے پرزے ہیں اور میرا دل اسے چلاتا ہے - مذہبی قانون میرے ہل کا دستہ ہے - شوق و سنجیدگی میرا پینا ہے اور محنت وسعی میرے بیل ہیں اس قلبہ رانی سے مغالطہ کے بیکار خودرو پودے اکھاڑ ڈالے جاتے ہیں اور جو فصل پیدا ہوتی ہے وہ نرواں کے امرت پھل ہیں جن کے کھانے سے جملہ تکالیف دور ہو جاتی ہیں —

اعلیٰ رہنما گوتم کی اواخر زندگی کے حالات لکھنے سے پیشتر ہم ان کے چچازاد بھائی دیودت کی مذہبی مخالفت کا بیان کرنا بہت ضروری سمجھتے ہیں - اس بوالہوس شخص کو شاید یہہ خیال پیدا ہوا ہوگا کہ میں بودھ کے درجہ سے بھی بر تر درجہ پا سکتا ہوں اس لئے اس نے اپنی زیر ہدایت ایک نیا گروہ قایم کرنے کی گوتم سے اجازت چاہی اور تجویز کیا کہ اس گروہ میں ایسے قیود کی پابندی کی جاوے جو گوتم کے اختیار کردہ قواعد سے بدر جہا سخت ہوں - راجگرہی کا پادشاہ اجات سترو اس کا بہت بڑا سرپرست اور معاون تھا - زاہدوں کی جماعت میں بہت لوگ اس کے پیرو تھے اور عوام

Marfat.com

میں بھی اُس کو کسی قدر شہرت و عام پسندی حاصل ہوگئی تھی - انھیں باتوں نے مل جل کر اُسے اپنے نئے مذہب کی بقاء قائمی پر مستعدی کر دیا - مگر وہ یکایک ایسی جرأت نہ کر سکا - وہ مذہبی تربیت میں زاہدوں کی ازادی کو پسند نہیں کرتا تھا اس کی رائے تھی کہ سخت ریاضتوں اور دشوار قیود زندگی اختیار کرنے کے لئے سب کو مجبور کرنا چاہئے لہذا اس نے گوتم سے کہا کہ اگر میری تجاویز قبول کرنے میں کچھ وقت ہو تو مجھے علحدہ ایک نیا گروہ قائم کرنے کی اجازت مل جائے - مگر گوتم نے یہ درخواست منظور نہیں کی اور فرمایا کہ جو لوگ تمھارے مجوزہ قوانین کی پابندی قبول کریں اُنھیں اختیار ہے مگر میری دانست میں وہ بالکل غیر ضروری ہیں بلکہ کم عمر اور ضعیف الجثہ آدمیوں کو تو ان کی مطلق ضرورت ہی نہیں - اکل و شرب کے باب میں میرے نزدیک بودھ مذہب کے پیروؤں کو وہی چیزیں استعمال کرنی چاہئیں جو ان کے ملک میں عام طور سے کھائی پی جاتی ہیں - خواہ وہ درخت کے نیچے بیٹھیں خواہ مکان میں رہیں خواہ برھنہ رہ کر زندگی بسر کریں - خواہ دنیا داروں کے دیے ہوئے کپڑے پہنیں - خواہ گوشت کھائیں خواہ ترک حیوانات کریں - ہر حال میں اُن کا ظاہر ہوجانا ممکن ہے - ہمارا خاص مقصد بنی نوع انسان کو نجات کا رستہ بتانا ہے - اگر سب کے لئے ایک ہی آئین باندھا جائے تو وہ طالبان نجات کے لئے سنگ راہ ہوجائے گا —

دیودت نے گوتم سے قطع تعلق کرکے اپنا گروہ بنالیا - مگر وہ اس گروہ کے قائم کرنے اور بودھ مذہب کے برباد کرنے

Marfat.com

ہی پر قانع نہیں رہا بلکہ اُس نے خود یا شاہ اجات سترو کے ذریعہ سے چند آدمی متعین کر کے تین مرتبہ گوتم کی جان لینے کی فکریں کیں - گو ان واقعات کے بعد دیودت بہت دنوں نہ جیا مگر اجات سترو مرتے دم تک بودھ مذہب کا جانی دشمن بنا رہا - اس نے سراوستی پر جو بودھ مذہب کا صدر مقام تھا یلغار کرکے تباہی ڈالی اور کپل وستو کو برباد و تاراج کر دیا —

گوتم چوآلیسویں سال کا موسم برسات سراوستی میں گزار کر گدھکوٹ (قلعہ کرگس) پر واپس آئے - یہ اُن پانچ پہاڑیوں کی چوٹیوں میں سے ایک نہایت بلند چوٹی تھی جو راجگری کی خوشنما وادی کے گرد واقع تھیں اور اس میں ایک گپھا بنی ہوئی تھی یہاں سے وہ امبا پلی کی طرف چلے اور راستہ میں دریائے گنگا کو اس مقام پر عبور کیا جہاں اجات سترو دشمنوں کی روک کے لئے ایک قلعہ تعمیر کر رہا تھا - یہ اس شہر کی بنا پڑ رہی تھی - جو بعد کو سلطنت مگدھ کا پایہ تخت بن کر تپاتی پتر کے نام سے مشہور ہوا - اور جسے آج کل پٹنہ کہتے ہیں —

امبا پلی سے گوتم نے بیلو گھنک پہنچکر پینتالیسویں سال کی برسات کاٹی - مگر اسی سال میں وہ سخت بیمار ہوگئے اور انہوں نے کہلم کہلا یہ امر ظاہر کر دیا کہ اب ہم زیادہ زندہ نہیں رہ سکتے - انہوں نے کہا - "اے درویشو آج سے تین مہینہ بعد ہم دنیا سے رحلت کر جائیں گے - ہماری عمر پوری ہو چکی اور پیمانۂ حیات لبریز ہو رہا ہم تم سے جدا ہو کر یکہ و تنہا سفر آخرت کریں گے - اے تصور میں رہنے

Marfat.com

والے پاک ٥ رویشو تم ثابت قدم رهنا اور اپنے ارادوں میں مستقل رہ کر خواهشات نفسانی کو اچھی طرح ضبط کرنا - جو شخص بے تکان اس قانون اور تربیت کی پابندی کرے گا اس کا تکالیف زندگی کے بحرزخار سے بیڑا پار هو جائے گا "—

بیماری سے افاقہ هوا - اور هات پاؤں میں چلنے پھرنے کی طاقت آئی تو وہ کشتی نگر کی جانب روانہ هوئے - " پاوی " پہنچے تو چندا زرگر نے لحم خنزیر (سور کا گوشت) اور چاول پکا کر اُن کی دعوت کی - گوتم کھانے سے فارغ هو کر وهاں سے چل دیئے اور دریائے ککشت کے کنارے پہنچ کر اُنھیں تکان اور پیاس کی شدت نے مضمحل کر دیا - اس لئے یہاں دم لینے کے لئے ٹھیر گئے - اپنے پیارے مرید " آنند " سے پینے کے لئے پانی منگوایا - جب پانی پی کر تسکین هوئی ندی میں غسل کیا اور چند گھنٹے آرام کرکے چل کھڑے هوئے مگر کشتی نگر پہنچ کر اُنھیں اپنی موت کے آثار نظر آنے لگے —

بڑے بڑے مریدوں کی زبان پر یہ لفظ جاری تھے کہ جس وقت سے همارے پیشوا نے اُس سنار کے هاں کھانا کھایا هے جب هی سے وہ بیمار هو گئے هیں - یہ گفتگو سن کر گوتم ڈرے کہ مبادا میری وفات کے بعد دنیا کے لوگ چندا زرگر پر طعن و تعریض کریں یا وہ خود اپنے آپ کو ملامت کرے اس لئے انھوں نے آنند سے کہا کہ جب میں دنیا سے راهی ملک بقا هوجاؤں تم چندا سے جا کر کہنا کہ تمھیں گوتم مہاراج کے کھانا کھلانے کا اگلے جنم میں نیک صلہ ملیگا اور کہنا کہ یہ لفظ انھیں کی زبان کے هیں - پھر فرمایا کہ میں نے اپنی عمر میں بہت

لوگوں کے ہاں کھانا کھایا - مگر ان میں سے دو شخص پر خدا کی رحمت سب سے زیادہ ہوگی یعنی ایک سوجات جس نے مجھے بدھ کا درجہ پانے سے قبل درخت دانش کے تلے کھانا کھلایا تھا اور دوسرا چندا زرگر جس نے میری وفات سے پہلے مجھے کھانا کھلایا ہے —

وہ ایک درختوں کے جھنڈ میں بیٹھ گئے اور بہت دیر تک اپنی تجہیز و تکفین اور چند اُن قواعد کی بابت جن کی پابندی اہل گروہ پر ان کی وفات کے بعد فرض ہوگی انند سے گفتگو کرتے رہے - انند نے جب اپنے پیارے پیشوا معلم سے سنا کہ وہ صرف ایک ہی دن کے مہمان ہیں انتہائے غم سے اس کا کلیجہ پاش پاش ہونے لگا اور وہ ایک گوشہ میں جا کر پیہم اشک باری سے آنکھوں کا بخار نکالنے لگا - گوتم نے عرصہ تک نہ دیکھا تو اسے بلایا اور وہ گریہ کو ضبط کرکے اُن کے پاس آ بیٹھا اُنھوں نے تسلی و تشفی کرکے نروان حاصل ہونے کی امید دلائی اور کہا کہ تم اس قدر کیوں رنج کرتے اور روتے ہو - کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ ایک دن ہم کو سب اپنے عزیز و اقارب اور جملہ دل پسند چیزوں سے جدا ہونا پڑے گا - کوئی ذی روح یا غیر ذی روح اپنی فانی صفات سے جو قدرت نے اس کی فطرت میں ودیعت کر دی ہیں علحدہ نہیں ہوسکتا - اے انند مدت تک گفتار و کردار - ترحم و تصور میں تمھیں مجھ سے قربت حاصل رہی ہے اور ہمیشہ تم نے ہر بات میں اپنے آپ کو اچھا ثابت کیا ہے - پس اسی پر قائم رہو - تم بھی خواہشات دنیا اور قید جہالت سے آزاد ہو جاؤ گے - پھر کو تم اور مریدونکی جانب مخاطب ہوکر انند

Marfat.com

کی رحم دلی اور ژرف نگاهی کا ذکر کرتے رهے —
اب اُن کی حالت ردی هونے لگی اور وہ ایک درخت کے سایہ میں بیحس و حرکت پڑے رهے - رات کی درازی کا بیان کرنا دشوار هے - ایک ایک گھڑی ایک ایک سال کے برابر گزرتی تھی - اُن غمگین مریدوں نے اُن کی تیمار داری میں ساری رات آنکھوں میں کاٹی - نصف شب کے وقت ایک برهمن فلسفی کچھ سوالات دریافت کرنے کے لئے بدھ کی خدمت میں حاضر هوا - مگر انند نے اس خیال سے کہ جان بلب مرشد هیں مباحثہ کی طاقت نہ تھی فلسفی مذکور کو اُن کے پاس جانے سے روکا - یہ قیل و قال سنکر گوتم نے دریافت کیا - اور حال کہا گیا تو انھوں نے برهمن کو بلا لیا —
فلسفی کے سوالات سنکر گوتم نے کہا بھائی یہ وقت ایسے مباحثوں کا نہیں هے میں اپنے مذهب کا و غط کہتا هوں تم توجہ سے سنو - " نجات بغیر طہارت و تقوی کے نہیں حاصل هوسکتی - یعنی جب تک طہارت کے آٹھ طریقے جن میں پہلا پاکیزگي اور آخر کار عشق آلہی هے اختیار نہ کئے جائیں نجات ملنا امر محال هے —
برهمن کے چلے جانے کے بعد گوتم نے انند سے کہا - " شاید تم سمجھتے هوگے کہ همارے مرشد کو سفر آخرت پیش آیا اور همارا کام ختم هوا - مگر هرگز ایسا خیال نکرو اور میرے بعد میرے مذهب اور مذهبی تعلیمات کو جو میں نے تمھیں تلقین کی هیں اپنا مرشد اور معلم سمجھو " —
ایک لمحہ بعد انھوں نے چھوتے بڑے اهل گروہ کے باهم خطاب کرنے کا قاعدہ بتایا - اُن کے تمام قواعد

Marfat.com

مختوعہ میں سے یہ آخری قاعدہ تھا —

ذرا آرام کرکے اُٹھے تو اُنھوں نے ایک شخص چان ڈاسی کے لئے سزا تجویز کی جس نے کسی معاملہ میں بے جا کلام اپنی زبان سے نکالے تھے - یہ ان کا آخری کام تھا جو اُنھوں نے مذہبی گروہ کے سرپرست اور پیشوا کی حیثیت سے کیا —

اس کے بعد وہ ایک یا دو گھنٹے تک خاموش رہے - پھر اپنے مریدوں کو پاس بلا کر کہا - "اگر تمھیں کسی بات میں کچھ شک و شبہ ہو تو وہ اس وقت رفع کر لو تا کہ تم کو اس بات کا افسوس نہو کہ جب موقع تھا ہم نے اپنے شکوک رفع کیوں نہ کر لئے"- مگر کسی نے ایک لفظ بھی نہیں کہا اور سب کی آنکھوں سے آنسوؤں کے دریا بہنے لگے —

پھر اُنھوں نے تھوڑی دیر توقف کرکے کہا - "اے درویشو اب میں تمھارے دلوں پر مرتسم کئے دیتا ہوں کہ دنیا میں کل اشیا کے اجزا فنا پذیر ہیں - تمھیں چاہئے کہ اپنی سرگرم کوششوں سے نجات حاصل کرو" —

یہ اس اعلیٰ رہنما کے آخری لفظ تھے - تھوڑی دیر میں اُن کے قویٰ مضمحل ہوگئے اور وہ اُسی حالت جنت کو سدھار گئے —

افسوس سدھارتھہ گوتم بدھ نے وفات پائی - یہ وہی قدسی صفات گوتم تھے جن کی شاہزادگی پر کسی وقت باشندگان کپل وستو کی امیدیں وابستہ تھیں - یہ وہی رہنما تھے جنھیں درخت دانش کے نیچے بدھ کا درجہ ملکر علم لدنی حاصل ہوا تھا - اُن دنیا کا اعلیٰ واعظ

اور اکمل فلسفی رحلت کر گیا ۔ ہائے وہ آفتاب جو مذہبی فلسفہ کے نصف النہار پر پہنچا ۔ جس نے اپنی تیز کرنوں کی ضیا سے اس ظلمت کدہ کی تاریکی کو دور کرکے راہ نجات منور کردی جس نے اپنے نورانی فیض سے ابدی خوشی کے مندر کی کنجی انسان کے ہات میں سونپ دی ۔ مغربی اُفق میں دنیا سے اپنی دھیمی دھیمی شعاعیں سمیٹتا ہوا آہستہ غروب ہو گیا ۔

Marfat.com

تعلیمات گوتم بدھ

گوتم بدھ کی سوانح عمری میں بیان ہوچکا ہے کہ ان کو درخت دانش کے نیچے ایک علم حاصل ہوا تھا مگر وہ کیا تھا اور کیونکر حاصل ہوا اس کا بیان ان تعلیمات میں کیا جائے گا - جس زمانے میں ان کا ظہور ہوا سری کرشن کی اعلیٰ تعلیمات (افعال بلا خواہشات نفسانی - علم اور عشق) لوگوں کے دلوں سے محو و فراموش ہو چکی تھیں یا یوں کہو کہ غفلت کے سبب لوگ ان سے بے التفاتی کرنے لگے تھے - البتہ نجات کی تمنا میں چند نفوس لق و دق جنگلوں میں بیٹھے ہوئے جوگ کی ریاضتیں کر رہے تھے - یا کچھ لوگ تصور و مراقبوں میں مستغرق چند پہاڑوں کی ایسی کھوہوں میں معتکف تھے جہاں انسانوں کا گذر دشوار تھا - مگر یہ معدودے چند ہی تھے اور ان کی کامیابی یا ناکامی کو عوام الناس کی خوشی اور بنی نوع انسان کے ذریعہ نجات سے کچھ بھی تعلق نہ تھا - پجاریوں اور دانشمندوں نے حصول نجات کے بہت سے مسائل ذہنی اختراع کئے - قربانیوں کے بیشمار طریقے ایجاد کئے - پرستشوں کی بہت سی شکلیں نکالیں علم غیب اور بعیدالفہم تصوف کی تلاشیں کیں - غرض دنیوی تکالیف سے نجات پانے اور راحت دائمی حاصل کرنے کے تقریباً ایک ہزار ایک ذرائع

Marfat.com

و وسائل اس وقت انسان کو معلوم ہوئے اور ان کی آزمائشیں کی گئیں۔ مگر ان سے انسانی تکالیف کے دور کرنے میں کچھ بھی مدد نہ ملی۔ بیچارے انسان نجات کی جستجو میں ظالم پجاریوں اور خود غرض اہل مذہب کے دام تزویر میں پھنسے ہوئے تھے۔

جب گوتم اپنے والد کے قصر شاہی سے نکل کر راحت دارین کی تلاش میں جنگل کی طرف روانہ ہوئے تھے اس وقت ہند میں مذہبی دنیا کی یہی حالت تھی انھوں نے سب دینی قیود اختیار کئے۔ کل مذہبی قربانیاں اور رسوم ادا کئے۔ ان پابندیوں کو پجاری ذریعہ نجات بتاتے تھے۔ مگر افسوس بہت جلد انھیں معلوم ہوگیا کہ یہ سب ان کے ڈھکوسلے اور روپیہ پیدا کرنے کی تدبیریں تھیں۔ پریشانی اور یاس کی حالت میں انھوں نے گنجان جنگلوں میں بیٹھ کر وہ ریاضتیں کیں جو نجات کا زینہ اور مغفرت کا ذریعہ سمجھی جاتی تھیں اور جن کے دانشمند اور زاہد اجارہ دار بنے بیٹھے تھے۔ اس کے بعد مدتوں مخزن علوم میں سر کھپایا۔ اور ہزاروں کتابوں کا شبانہ روز مطالعہ کرکے بدقت و دشواری ان کے مطالب پر آگہی حاصل کی۔ ذریعہ نجات اور راہ بہشت کی جستجو میں ہر ایک فلسفہ کو پڑھا۔ ہر علم معرفت کو ڈھونڈا۔ مگر افسوس کسی سے تسکین نہ ہوئی چھ سال تک سخت مجاہدہ اور جوگ کی دشوار ریاضتیں کیں مگر راہ نجات کا پتہ نہ لگا۔ پھر چھ سال تک استغراق مراقبہ اور یکسوئی تصور میں وقت صرف کیا۔ اس میں بھی حسرت نصیبی اور محرومی طالع نے پیچھا نہ چھوڑا۔ بالآخر

Marfat.com

زندگی کی کلفتوں سے بہ تنگ آکر اور کم نصیبی سے پریشان ہوکر انہوں نے جنگل کا قیام ترک کیا اور جوگ تصور کو خیر باد کہکر درخت دانش کے نیچے آبیٹھے —

دن ڈھلا - شام کی ہلکی روشنی آہستہ آہستہ دھندلی ہونے لگی اور پیشتر اس سے کہ رات کی ظلمت سے تاریکی کے گھٹا ٹوپ بادل چھاکر تمام عالم میں اندھیرا گھپ ہوجائے ایک مشہور یونانی * حکیم کی طرح گوتم نے شور مچا کر کہا - "میں نے اسے پالیا" "میں نے اسے پالیا"

---

* یہاں یونانی حکیم (Archimdes) ارشمیدس سے مراد ہے یہ اعلیٰ درجہ کا مہندس اور فلاسفر ہبوط آدم علیہ السلام سے ۵۶۸۲ برس بعد پیدا ہوا اس نے دعویٰ کیا تھا کہ اگر مجھے اپنے پاؤں ٹکانے اور علمی آلات رکھنے کے لئے جگہہ مل جائے تو جر ثقیل کے قاعدے سے کرہ زمین کو بڑی آسانی سے اٹھالوں - اسی فلاسفر نے دو ہزار برس قبل اجسام کا خاص ثقل یا دھاتوں کا اصل وزن صنفی دریافت کرنے کا قاعدہ ایجاد کیا - روایت ہے کہ ہیرو شاہ سکیوز نے ایک طلائی تاج تیار کرایا تھا جس میں اسے شک ہوگیا کہ زرگر نے کچھہ مقدار چاندی کی بھی داخل کی ہے مگر اس آمیزش کے دریافت کرنے کا کوئی طریقہ اس کے ذہن میں نہ آتا تھا آخر کار شاہ مذکور نے حکیم ارشمیدس سے اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے کہا - اسی وقت سے حکیم غور و خوض میں مستغرق رہنے لگا - ایک دن وہ غسل خانے میں نہا رہا تھا کہ یکایک بنے ہوئے زیورات میں کھوٹ دریافت کرنے کا اصلی قاعدہ اسے معلوم ہوگیا اور وہ عالم مسرت میں ایسا

(بقیہ صفحہ آئندہ)

Marfat.com

جس شے کی تلاش تھی وہ آخر کار مل گئی دقیق مسئلہ انسانی حل ہو گیا اور حصول نجات کا ذریعہ معلوم ہوگیا —

للہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست
آمد آخر ز پس پردۂ تقدیر پدید

مگر اس سوال کا جواب ابھی باقی ہے کہ وہ کیا چیز تھی جو درخت دانش کے نیچے معلوم ہوئی ؟

سری کرشن کی وفات سے تقریباً دو ہزار برس بعد دنیا کا رنگ بالکل بدل گیا تھا - پرانی چیزیں دست برد زمانہ کے ہاتھوں نیست و نابود ہو کر نئی چیزیں ان کی جگہ پیدا ہو گئی تھیں - انسان پھر اسی درد و الم میں مبتلا ہو کر دریائے معاصی میں غوطے کھا رہے تھے- ادائے فرائض میں کمی آ گئی - فسق و فجور بڑھ گیا - انسان جرم و معصیت کے عمیق غاروں میں اترتا چلا جاتا

بقیہ حاشیہ بر صفحہ گذشتہ

از خود رفتہ ہوگیا کہ غسل خانہ سے ننگا مادر زاد یونانی زبان میں " یورک یورک " کہتا ہوا نکل آیا جس کے معنی ہیں کہ " میں نے لسے پا لیا " "میں نے اُسے پالیا" مکان پر پہنچکر اس نے ایک خالص سونے کا ٹکڑا لیکر پانی میں ڈال کر وزن کیا تو معلوم ہوا کہ سونے کے کل وزن میں سے $\frac{1}{19}$ واں حصہ کم ہو گیا اس سے یہ نتیجہ صریح نکالا کہ خالص سونے کا وزن پانی کے وزن سے ۱۹×۱ یعنی انیس گنا زیادہ ہے پھر شاہ کے تاج کو وزن کیا تو معلوم ہوا کہ وہ $\frac{1}{19}$ ویں حصہ سے بہت زیادہ کم اترا - اس لئے ثابت ہو گیا کہ تاج زر خالص کا بنا ہوا نہ تھا اور اسی قاعدہ کے بموجب سنار نے کھوٹ ملانے کی واجبی طور سے سزا پائی — مترجم

Marfat.com

تھا - خدائے تعالیٰ جل شانہ کو (جس کا عشق انسان کے ساتھہ وهم و خیال سے باهر هے) پھر اس امر کی ضرورت معلوم هونے لگی که وہ عالم فانی میں ورود فرما کر نیکوں کی حمایت کرے اور بدوں کو سزا دے اور راہ بہشت دکھا کر دائمی راحت کی سلطنت کی طرف رهنمائی کرے - پس نور خدا گوتم کے قالب میں جب وہ آرزو مندانہ سر گرمی کے ساتھہ اپنے اور کل بنی نوع انسان کے لئے نجات کا ذریعہ ڈھونڈ رہے تھے جلوہ گر ھوا —

جو جلوہ گوتم نے یکایک دیکھا اور جو ذریعہ نجات ان کو معلوم ھوا وہ بعینہ وھی تھا جو سری کرشن نے اپنی زبان فیض ترجمان سے بیان فرمایا تھا یعنی فعل - علم عشق —

یہ خیال کرنا بڑی غلطی کی بات ھے کہ گوتم نے سری کرشن کے مذھب سے تجاوز کر کے ایک نئے مذھب کے وعظ کہے - گوتم نے خود اپنی زبان سے فرمایا ھے کہ جب دنیا میں فسق و فجور بڑہ جاتا ھے - انسان کو نیکی اور طہارت تلقین کرنے کے لئے بدھ کا اوتار ھوتا ھے - مجھہ سے پہلے بھی بدھ ھو چکے ھیں اور میرے بعد بھی بہت سے بدھ ھوں گے - شاید بدھ نے سری کرشن کا نام بھی سنا نہ تھا - ان کی تعلیمات کا بھی مطالعہ نہ کیا تھا مگر جو کچھہ انھوں نے انسانوں کو تعلیم کیا وہ من و عن سری کرشن کی ان تعلیمات سے مطابقت رکھتا ھے جو انھوں نے دو ھزار برس پہلے کی تھیں - وہ دونوں خدا تعالیٰ کے اعلیٰ اوتار تھے ان کی تعلیمات میں کیونکر فرق ھوسکتا ھے —

چونکہ ان دونوں رهنماؤں کا دو مختلف زمانوں میں

Marfat.com

ظہور ہوا تھا اور ان کے مقاصد بھی مختلف تھے لہذا قدرتی طور پر ان کی تعلیمات میں اکثر مواقع پر اختلاف ہونا ممکن ہے - مگر ہم ابھی دکھائیں گے کہ وہ اصولاً ایک دوسرے کے مطابق ہیں اور دونوں تعلیمات کے اصول جن پر وہ مبنی ہیں ایک ہی ہیں —

بدھ اور سری کرشن کا فلسفہ یکساں ہے - دونوں کا قول ہے کہ دنیا مبدل نا پائدار بلکہ خواب و خیال ہے - فعل بر تر قوت متحرکہ ہے - افعال سے نتائج - نتائج سے تناسخ اور تناسخ سے تکالیف مصائب اموات اور شیون و ماتم ہوا کرتے ہیں بدھ فرماتے ہیں " جیسا بوؤ گے ویسا کاٹو گے " - بدھ نے فعل (کرم) کو اول درجہ کا قرار دیا ہے سری کرشن نے بھی افعال ہی کو سب پر فایق مانا ہے - بدھ فرماتے ہیں " ہر چیز کو فنا ہے مگر فعل قائم بالذات ہے اور افعال سے نتائج مستخرج ہوا کرتے ہیں - جیسے تمہارے اعمال ہوں گے ویسا اگلے جنم میں تمہیں ان کا پھل ملے گا - جیسا کرو گے ویسا پاؤ گے - " کردۂ خویش آید پیش " —

کرم - (فعل) پر جو انسان کا کاتب تقدیر ہے کیونکر قبضہ حاصل ہوسکتا ہے ؟ بغیر افعال کے انساں ایک لمحہ بھی زندہ نہیں رہ سکتا عام اس سے کہ وہ افعال ظاہری ہوں یا باطنی - افعال ہی انسان کو دنیا میں مصیبت زدہ رکھتے ہیں اور یوں ہی وہ بہت سی حیات و ممات میں رکھیں گے - گوتم فرماتے ہیں " نروان حاصل کرنے سے انسان کو افعال سے نجات ملتی ہے " —

نروان کیا ہے ؟ بدھ فرماتے ہیں - " جو شخص ضبط نفس کرتا ہے وہ اپنی ذاتی تربیت سے نروان کے ذریعہ پامال

Marfat.com

رستہ میں قدم دھرتا ہے " (دھرم پد - ۱۶۰۵)

بدھ فرماتے ہیں " جو شخص خاموشی کے ساتھ ہر بات کی برداشت کر لیتا ہے اس کو نروان حاصل ہو جاتا ہے "
(ابید - ۵ - ۱۳۴)

خواہش بد ترین امراض میں سے ہے - جب یہ بات انسان کی سمجھ میں اچھی طرح سے آ جاتی ہے تو اُسی حالت کو نروان کہتے ہیں " (ابید - ۵ - ۳ - ۲۰۳)

" سانتی (آسمانی راحت) نروان ہے اور یہی نہایت اعلیٰ درجہ کی خوشی ہے " (ابید - ۵ - ۲۸۵)

یہاں ہم ایک مشہور سنسکرت زبان کے فاضل کی کتاب سے ایک عبارت اقتباس کر کے درج کرتے ہیں -
" راحت میں روح کے داخلہ کا دروازہ نروان ہے - روح کی راحت میں داخل ہونے سے تمام خواہش و ارمان کا مطیع کرنا اور رنج و راحت کا محسوس نہ ہونا مراد ہے - بھی کو بدی - نیکی کو نیکی نہ سمجھنا روح کا روح میں فنا ہونا دائرہ ہستی سے رہا ہو کر مرگ و زیست کے چکر سے رہائی پانا نروان ہے - " (میکس مولر)

نروان کے لفظی معنی نیست و نابود یا فنا ہو جانے کے ہیں - فنا ہو جانے سے کس شئے کو فنا ہونا مراد ہے ؟ مذکورۂ بالا اقتباس سے بخوبی ثابت ہے کہ فنا ہونے سے مراد خواہشات کا فنا ہونا ہے جس سے مرادی معنیٰ دل کے فنا ہونے کے ہیں - دل فنا ہو جانے کی حالت ہی کو نروان کہتے ہیں - مگر اس سے یہ مطلب نہیں ہے کہ نروان مرنے کے بعد حاصل ہوتا ہے - جیتے جی انسان کو نروان مل سکتا ہے - بدھ کو حیات ہی میں نروان حاصل ہوا تھا جو زندگی میں نروان پاتے ہیں اُنہیں بدھ ارہت کہتے ہیں - ایک ارہت کا قول

Marfat.com

هے - " نہ مجھے زندہ رہنے کی تمنا ہے نہ مرنے کی آرزو " میری خواہش فنا ہو چکی ہے اب میں صرف اپنی هستی کا خاتمہ کرنے کے لئے مقررہ وقت کا منتظر ہوں " —

سری کرشن نے فرمایا تھا کی تم اپنی خواهشات یعنی دل کو فنا کرو - بدھ فرماتے هیں " نروان حاصل کرو " جس کے یہی معنی هیں کہ اپنی خواهشات یعنی دل کو فنا کرو —

نروان کے معنی بدھ اُس کے سوا اور کچھ نہیں بتاتے وہ فرماتے هیں کرم (فعل) برتر ہے - کرم هی همارے مقدر کا حاکم - همارے آیندہ جنم کا سبب اور هماری جملہ تکالیف کا باعث ہے - اس کے ساتھ هی اُنہوں نے وہ ذریعہ بھی بتایا ہے جس سے فعل غیر موثر ہوکر آیندہ نتائج پیدا نہیں کرسکتا اور وہ خواهشات کا یک لخت فنا کر دینا ہے - مگر جب تک دل فنا نہ ہو یہ امر ممکن نہیں - اس مسئلہ پر هم سری کرشن کی تعلیمات میں بہت کچھ بحث کرچکے هیں - پس فنائے دل کے سوا نروان کے اور کچھ معنی نہیں هوسکتے - کیا اب بھی کسی صاحب کو سری کرشن اور بدھ کی تعلیمات کی مطابقت میں شک هوسکتا ہے ؟ بدھ نے بھی دل هی کو فنا کرنا تعلیم کیا ہے - صرف فرق اتنا ہے کہ بدھ نے اُس حالت کا جس میں دل فنا ہو جاتا ہے نروان نام رکھا ہے - اور سری کرشن نے کوئی نام نہیں رکھا —

مگر بدھ کا اوتار اس سے بھی زیادہ کام کرنے کے لئے هوا تھا - مذکورہ بالا اصول کو سری کرشن نے

Marfat.com

حتی الامکان نہایت صاف الفاظ میں بیان فرمایا تھا تو بھی انسان اُس کے سمجھنے میں قاصر رہے اور اصلیت سے تجاوز کرکے اُس میں نئے معنی پہنا دئیے بدھ نے ظہور فرما کر اس بجھی ہوئی شمع کو روشن کردیا اور غلط فہمیوں کو تشریح سے رفع کردیا —

بدھ فرماتے ہیں - " نجات کا ذریعہ نروان ہے جس کے معنی دل کے فنا کر دینے کے ہیں " جب تک انسان زندہ ہے اُس سے فعل کا صدور ہوگا - کیونکہ فعل ہستی ہے - لہذا خواہشات اور دلی اغراض کے بغیر عمل کرنا چاہئیے تا کہ افعال سے کوئی نتیجہ پیدا نہ ہو - یہی سری کرشن نے فرمایا تھا - مگر اُن کا قول عرصہ تک موثر نہ رہا اور انسان اُسے فراموش کر کے پھر گرفتار رنج و محن ہوگئے —

اب دیکھنا چاہئیے کہ بدھ نے اس شمع کو روشن کرنے کے لئے کیا کیا - سری کرشن نے فرمایا تھا - " خدا پر بھروسہ کرو " صرف یہی ایسا ذریعہ ہے جس سے تمہارا دل فنا ہوسکتا ہے مگر انسان اس کی تعمیل میں مجبور ہے بلکہ اُن کے لئے یہ ایک ناممکن امر تھا اس لئے بدھ کو خیال ہوا کہ خدا کی جگہہ کوئی اور شے قائم کی جائے تو بہتر ہوگا لہذا اُنہوں نے فرمایا " اپنے آپ پر بھروسہ کرو " —

انہوں نے دیکھا کہ خدا پر پورا بھروسہ کرنا انسان سے ناممکن ہے کیونکہ خدا پر بھروسہ کرنا اصل میں اپنے آپ کو بھلا دینا ہے - جو قریب قریب ناممکن امر ہے اس لئے اُنہوں نے یہ اعلیٰ اور برتر طریقہ نکالا

Marfat.com

جس سے بتدریج انسان کو نروان کی حالت حاصل ہو جاتی ہے ــ

کیا بدھ منکر خدا اور دھریئیے تھے ؟ بڑے افسوس کا مقام ہے کہ لوگوں نے خاص خدا کے اوتار کو ملحد سمجھا۔ ہم نہیں جان سکتے کہ بدھ جن کے قالب میں نور الٰہی جلوہ گر ہوا تھا خدا سے کیونکر منکر ہوسکتے تھے ــ

جب اُنہیں درخت دانش کے نیچے بدھ کا رتبہ ملا اُنھوں نے پکار کر کہا تھا " اے کالبد خاکی کے بنانے والے جب تک میں نے تجھے نہیں پایا تھا مجھے بہت سی حیات و ممات میں گزرنا پڑتا تھا اور وہ سب دردانگیز حالتیں تھیں مگر اب میں نے تجھے دیکھ لیا ہے۔ مجھے اُمید ہے تو اس کالبد خاکی کو پھر نہ بنائے گا۔ دل نے دولت نروان حاصل کی۔ تمام خواہشیں فنا ہوگئیں۔ "
(دھرم پد ــ ۵ ۔ ۱۵۳)

کیا یہی الحاد ہے ؟ بدھ کو دھریہ کہنے کا سبب ہم کو اچھی طرح معلوم ہو سکتا وجہ یہ تھی کہ بدھ کا درجہ حاصل ہونے کے بعد گوتم نے پھر کبھی خدا کا نام نہ لیا اور بدھوں کو کل دیوتاؤں کے خدا پر فضیلت دی۔ جو خدا وہ خود تھے اُس کا ذکر کیوں کرتے مگر اُنہوں نے بدھ کے وجود سے کبھی انکار نہیں کیا۔ نہ کبھی یہ کہا کہ بدھ مثل دیگر انسانوں اور دیوتاؤں کے ہے۔ اُنھوں نے خدا کا نام بدھ رکھا تھا۔ جو وہ خود تھے۔ کیا یہ امر ممکن ہے کہ خدا کا اوتار اپنے آپ کو خدا سے جدا سمجھے ؟

سری کرشن نے اپنی تعلیمات میں اپنے آپ کو خدا کہا تھا۔ اُنھوں نے بھی کبھی دوسرے خدا کا نام نہیں لیا۔ جب اُنہیں خدا کا لفظ کسی جگہ کہنا ہوتا تھا تو

Marfat.com

وہ اُس جگہ واحد متکلم کی ضمیر بولتے تھے یعنی اپنے اپ کو خدا کہتے تھے - مگر کیا اس سے یہ نتیجہ نکلتا ھے کہ وہ ملحد یا دھریے تھے ––

گوتم اور ان کے کل پیرؤوں نے خدا کا نام بدھ رکھا تھا - وہ بدھ کے معتقد تھے اور خود بدھ ھو گئے - انھوں نے فرمایا ھر شخص میری طرح بدھ ھوسکتا ھے - جب انسان کو نروان حاصل ھوجاتا ھے تو وہ بدھ ھوجاتا ھے - جہالت سے انسان اپنی دنیوی ھستی اور خدا کو علیحدہ علیحدہ محسوس کرتا ھے - جب جہالت جاتی رھتی ھے وہ اپنے آپ کو بدھ کے درجہ میں پاتا ھے - کیا یہ سری کرشن کی تعلیمات کے خلاف ھے ؟

دونوں کی تعلیمات میں فرق اتنا ھی ھے کہ ایک نے نجات حاصل کرنے کے لئے خدا پر بھروسہ کرنے کی ھدایت دی - دوسرے نے خدا کو نروان کے حاصل کرنے میں علیحدہ رکھا - سری کرشن نے فرمایا " مجھ پر بھروسہ کرو اور تم کو معلوم ھوگا کہ میں اور تم ایک ھو گئے " بدھ نے کہا " اپنے اوپر بھروسہ کرو اور بدھ ھو جانے کی آرزو رکھو " ––

مگر حقیقت میں ان دونوں تعلیمات کا ایک ھی مطلب ھے سری کرشن نے فرمایا " مجھ پر بھروسہ کرنے سے تمھاری خواھشیں نیست و نا بود ھو کر تمھارا دل فنا ھو جاے گا پھر تمھارے افعال سے نتائج پیدا نہ ھوں گے اور ان کا خاتمہ ھو جاے گا - افعال کے خاتمہ سے ھستی جاتی رھے گی - مگر تو بھی تم اپنے آپ کو ایک نا ممکن الادراک ھستی میں پاؤ گے اور یہ آسمانی پائدار اور غیر مبدل ھستی ھوگی " - بدھ نے فرمایا - " اپنے اوپر

Marfat.com

بھروسہ کرو اور نجات حاصل کرنے کی خود کوشش کرو۔ نروان سے نجات حاصل ہو گی۔ نروان حاصل کرنے کے لئے اپنی خواهشات اور اپنے دل کو فنا کرو۔ دل کے فنا ہونے سے ظاہری اور باطنی ہر قسم کے افعال موقوف ہو کر دنیوی ہستی فنا ہو جائے گی اور تم بدھ ہو جاؤ گے "سری کرشن کہتے ہیں۔ " تم اپنے آپ کو ایک نا ممکن الادراک خوشی کی حالت میں پاؤ گے"۔ بدھ بھی یہی کہتے ہیں کیونکہ بدھ کا درجہ بھی ایک نا ممکن الادراک خوشی کا عالم ہے۔

" خدا پر بھروسہ رکھو " اس اصول میں کامیابی نہ ہوئی۔ یا یوں کہو کہ بنی نوع انسان کے لئے یہ بڑا دقیق مسئلہ تھا۔ اس لئے دوسرے رهنما نے حصول نجات کا دوسرا طریقہ " اپنے آپ پر بھروسہ کرو " بتایا اور علم کو سب پر فضیلت دیکر وہ اعلی عملی طریقہ ایجاد کیا جس کے ذریعہ سے انسان رفتہ رفتہ بدھ کا درجہ حاصل کر سکتا ہے —

بدھ نے حصول نجات کے لئے جو طریقہ بتایا وہ کیا تھا؟ انھوں نے مقلدین مذھب کو دو جدا گانہ گروہ میں تقسیم کیا۔ پہلا گروہ گدا گروں کا دوسرا دنیا داروں کا۔ دونوں گروھوں کے ممبروں کو کرم یعنی عمل کی ھدایت دی —

گدا گروں کے تین کام تھے (۱) علم حاصل کرنا (۲) دنیا داروں کو تعلیم و تلقین کرنا (۳) حصول نجات کے لئے محنت کرنا۔ اسی طرح دنیا داروں کے بھی تین کام تھے (۱) زاھدوں سے علم سیکھنا۔ (۲) فرائض خانہ داری کا ادا کرنا (۳) زاھدوں کی خور و نوش کا بند و بست رکھنا —

نجات حاصل کرنے کے لئے تحصیل علم پہلا زینہ۔ خالص افعال اور پاک زندگی دوسرا زینہ اور عشق عالم تیسرا زینہ تھا —

Marfat.com

خواہشات کو نیست و نابود اور دل کو فنا کرنا معمولی آدمی کا کام نہیں ہے مگر نروان کے معنی دل کو فنا کرنے کے ہیں - پس جو شخص اس اعلیٰ درجہ کے حاصل کرنے کی خواہش رکھتا ہے اسے پہلے علم حاصل کرنا چاہئے پھر دلی قوتوں کو پیدا کرکے ان کی تکمیل کرنی چاہئے خصوصاً عشق اور اس کے توابعات رحم، خیر اندیشی وغیرہ میں کمال حاصل کرنا چاہئے - سری کرشن نے فرمایا ہے کہ افعال ہی کے ذریعہ سے افعال کا مٹ جانا ممکن ہے - اسی طرح دل ہی کی تکمیل سے دل فنا ہو سکتا ہے ـــ

انسانی دل میں سب سے زیادہ بے تعلقی پیدا کرنے والی قوت کونسی ہے ؟ اگر ہم کو حصول نجات کی خواہش ہے تو لازم ہے کہ ہم اپنی خواہشوں کو فنا کردیں - ہم کو اس طرح پر کام کرنا چاہئے جس سے موجودہ اور آیندہ زندگیوں کا کوئی ذاتی نفع مقصود نہ ہو - یعنی ہم کو بے غرضانہ کام کرنا سیکھنا چاہئے مگر وہ کونسا کام ہے جس کے کرنے میں نفع ذاتی کی خواہش نہیں ہوتی ؟ ہم امید کرتے ہیں کہ سب لوگ متفق الرائے قبول کریں گے کہ ایسا کام عشق ہے - انسان بے غرضانہ عشق کرسکتا ہے - ہم انسانی زندگی کی ہر حالت میں دیکھتے ہیں کہ اکثر مرد و زن ایک دوسرے کو بلا کسی غرض کے محبت کرتے ہیں - عشق ہی کی غرض سے عشق کرنا ممکن ہے بے غرضانہ عشق کیونکر کیا جا سکتا ہے ؟ بدھ فرماتے ہیں " تحصیل علم سے " -

علم سے دل کی تربیت ہوتی ہے - دل کی تربیت

Marfat.com

سے دلی قوتوں کی تکمیل اور دلی قوتوں کی تکمیل سے عشق عالم پیدا ہوتا ہے - یعنی قدرت کاملہ اور قدرتی اشیا کی محبت پیدا ہو جاتی ہے اور اس سے بالآخر نروان حاصل ہو جاتا ہے - لہذا نروان یعنی حصول نجات کے لئے علم نہایت ضروری اور مقدم چیز ہے - بدھ نے علم کو اول درجہ کا رتبہ دیا اور ایک نہایت اعلیٰ درجہ کا طریقہ نکالا جس سے انسان علم حاصل کرسکتا ہے —

اُن کے زاہدوں کو نہایت ضروری فرائض تحصیل علم اور ترویج علم تھے - وہ خانقاہوں میں رہ کر اپنی زندگی عام کی تحصیل میں بسر کرتے - سیدھی سادی طرز معاشرت اختیار کرتے - در در بھیک مانگتے - گھر گھر علم پھیلاتے اپنے اوقات دماغی تربیت اور اخلاقی درستی میں صرف کرتے - انسانوں کو طہارت کی زندگی تعلیم کرتے - نیکی اور عشق کی نہایت عمدہ مثالیں بتاتے - غرض جو کچھہ کام وہ انسانوں کے لئے کرتے اس میں صلہ پانے کی بالکل خواہش نہ رکھتے - خواہشات کے فنا کرنے میں یہ اُن کا پہلا مرحلہ تھا - جب انسانوں کے ساتھہ بے غرضانہ نیکی کرنے میں اُن کو پوری پوری کامیابی ہو جاتی تو وہ موجودہ یا آیندہ ذاتی خوش حالی کی خواہش دل سے دور کرتے تھے جو شخص کل معاملات دنیا میں کما حقہ بے غرضانہ عمل کرسکتا ہے وہ بے شک کسی وقت اپنے حق میں بھی ویسا ہی کرسکتا ہے - کسی زاہد کو جب یہ درجہ حاصل ہو جاتا ہے تو وہ ارہت ہوکر نروان کے دروازہ اور بدھیت کے رستہ میں پہنچ جاتا ہے —

غالباً اس سے بہتر اور سادہ تر مذہب کے وعظ دنیا

Marfat.com

میں کبھی نہیں دئیے گئے - علم میں کمال حاصل کرو - اپنی زندگی کو کامل طور پر پاک بناؤ - حصول علم کا یہ نتیجہ ہوگا کہ تمھارے افعال قاطبتاً پاک و طاہر ہو جائیں گے - عالم کی کل اشیاء کے ساتھ بے غرضانہ نیکی کرنے میں اپنی زندگی صرف کرو عام اس سے کہ وہ چیزیں ذی روح ہوں یا غیر ذی روح - بے غرضانہ عمل سے رفتہ رفتہ تم کو کل عالم کا عشق پیدا ہو جائے گا اور یہی نروان کا دروازہ ہے - بدھ نے کئی مرتبہ فرمایا ہے - " راہ نجات طہارت سے شروع ہوکر عشق میں ختم ہوتی ہے " —

بدھ نے طہارت پر حتی الوسع بہت زور دیا ہے - کیونکہ طہارت کے بغیر انسان کو کُل عالم کا عشق پیدا نہیں ہوسکتا - نا پاک آدمی کو عشق نہیں ہوتا اور بلا عشق کے نروان کبھی حاصل نہیں ہوتا - اُنھوں نے کوئی قاعدہ کوئی قانون مقرر نہیں کیا - کوئی سخت اور دشوار قید نہیں لگائی - اُن کا صرف یہی حکم تھا کہ طاہر رہو - کل عالم کے عاشق بنو - اور بے غرضانہ نیکی کرو - اُن کے زاہد جس ڈھنگ کو پسند کرتے اُس ڈھنگ سے رہتے مگر ہر حالت میں طہارت - عشق عالم اور بے غرضانہ نیکی کرنے کی سب کوشش کرتے رہتے - بدھ کی نظروں میں ہر چیز خوش آیند تھی اُن کی جماعت کبریٰ میں مرد و عورت یکساں داخل ہوسکتے تھے برہمن اور چنڈال دونوں کو اُن کے حلقہ مذہبی میں داخل ہونے کا برابر حق حاصل تھا - اُن کا برتر پیام سب کو یکساں پہنچتا تھا - اُن کی مذہبی دوکان سے بلا تفریق قوم ' مذہب ' ملت سب

Marfat.com

کو جنس نجات ایک بھاؤ پر فروخت کی جاتی تھی —
عوام الناس اور دنیا داروں کے لئے اُن کا مذہب بہت آسان ہے - وہ جانتے تھے جو شخص دنیا داری کے جگھڑے بکھیڑوں میں پھنسا ہے وہ زاہدوں کی طرح بیغرضانہ عمل نہیں کرسکتا. اہل دنیا کو اپنی خواہشیں فنا کردینی قریب قریب نا ممکن ہیں - لہذا اُنھوں نے اُن کو صرف طاہر ہونے اور پاک و نیک زندگی بسر کرنے ہی کی ہدایت دی - اور علم حاصل کرنے کو کہا. کیونکہ علم پاک زندگی کی طرف رہنمائی کرتا ہے - وہ یہ بھی جانتے تھے کہ بیشتر دنیا داروں کو تحصیل علم کے لئے کافی وقت نہیں مل سکتا - اس لئے اُنھوں نے کہا کہ تم زاہدوں سے جب وہ تمھارے ہاں بھیک مانگنے آئیں صرف پاک زندگی کے اوصاف سنا کرو - جب تم زاہدوں کی جھولیوں میں کھانا ڈالوگے وہ تمھیں بتائیں گے کہ پاک زندگی سے عشق عالم اور عشق عالم سے نروان حاصل ہوتا ہے - تم پوچھوگے تو اُن کا فرض ہوگا کہ وہ تم کو پاک زندگي اور نیک افعال کی تشریح کرکے سمجھا دیں - زاہدوں اور دنیا داروں دونوں کو نروان آسانی سے حاصل ہوسکتا ہے - نجات ہر شخص کے دروازہ پر موجود ہے اس کے حاصل کرنے کے لئے کسی مذہبی قربانی ' پرستش ' نفس کشی اور مجاہدہ کی ضرورہ نہیں ' وہ امیر ' غریب ' جاہل ' عالم ' مرد ' عورت سب کو مل سکتی ہے ۔ انسان کو اس کے سوچنے کی ضرورت نہیں کہ وہ کیا کرے اور کیا نہ کرے - نجات انسان سے بہت ریاضت نہیں چاہتی نہ اس امر کے جاننے کی ضرورت ہے کہ کون شے قابل محبت ہے اور کون شے قابل

Marfat.com

نفرت - وہ پانی اور ہوا کی طرح بڑی آسانی سے دستیاب ہوسکتی ہے - سب انسان برابر ہیں اور سب نجات حاصل کرنے کے مستحق ہیں - اگر سب کو ایک ساتھہ طہارت اور عشق حاصل ہو جائے تو سب کے سب اُس عالم میں پہنچ سکتے ہیں - جہاں تغیر موت ' تکلیف ' مصیبت کچھہ نہیں ہے - جہاں ہر شے نشاط افزا اور ابدی ہے - جہاں زمین و آسمان علحدہ علحدہ کُرے نہیں ہیں - جہاں انسان بدھ ہے ' اور باپ ' بیٹے ' خدا ' آدمی سب ایک ہیں —

یہ بدھ کا مذہب ہے - یہی سری کرشن کا مذہب تھا اور یہی موجودہ اور آیندہ بدھوں کا مذہب ہو گا - انسان کے لئے صرف یہی مذہب اور یہی راہ نجات ہے —

بدھ کو درخت دانش کے نیچے کیا علم حاصل ہوا تھا ؟ یہ وہی تین پرانے الفاظ تھے جو بار بار دریائے جمنا کے دل کش کناروں میں گونجتے پھرے - جنہوں نے کرک شیتر میں میدان کار زار کو حشر کا نمونہ بنا کر چھوڑا - یعنی فعل ' طہارت ' عشق —

اب ہم بدھ کی عام تعلیمات اور اشاعت دین کی کار روائی پر چند الفاظ لکھتے ہیں - جن سے ناظرین کو معلوم ہو گا کہ بودہ مذہب نے بنی نوع انسان پر عموماً کیسا اثر ڈالا

بدھ نے اپنے گروہ کے زاہدوں کے لئے بڑی عرق ریزی سے قواعد تیار کئے اور دنیا داروں کے لئے چند دلپزیر اخلاقی نصائح لکھے - مگر ہمارے مختصر رسالہ میں اس قدر وسعت نہیں کہ بدھ مذہب کے اعلیٰ قواعد اور مرتفع قوانین تمام و کمال درج کریں - لہذا ہم یہاں صرف چند اخلاقی

Marfat.com

نصائح اور عام دینی عقائد هی پر اکتفا کرتے هیں —

گوتم نے اپنی وفات سے پہلے جب با قاعدہ الوداع کہنے کے لئے اپنے گروہ کو جمع کیا تو انھوں نے فرمایا۔ " اے گدا گرو میں نے غور و خوض کے بعد جو قوانین منضبط کرکے ظاهر کئے هیں اُن کو اچھی طرح پڑھو۔ اُن کو عمل سے پورا کرکے اُن کی اشاعت کرو تا کہ میرا مذهب عرصہ تک قائم رهے اور کل اهل دنیا کی خوشی اور بہتری کے لئے لازوال هو جائے اور انسان اور دیوتا اُس سے متمتع اور بہرہ یاب هوں - - یہ قانون چھ حصوں میں اس طرح منقسم هے (۱) چار سر گرم مراقبے (۲) چار بلیغ کوششیں (۳) چار دینداری کے رستے (۴) پانچ اخلاقی طاقتیں (۵) سات دانشیں (۶) آٹھ اعلی طریقے (بودھ ستکس ۱۶ - ۶۳) —

یہ بدھ کی تعلیمات کا لب لباب اور خلاصہ هے۔

اب هم هر مذهبی اُصول مذکور الصدر کی تشریح کرتے هیں —

(۱) چار سر گرم مراقبے

(۲) پہلا مراقبہ جسمانی کسافت پر —

(ب) دوسرا مراقبہ پر جوش جس کی پیدا کی هوئی برائیوں پر —

(ج) تیسرا مراقبہ خیالات کے عدم استقلال پر —

(د) چوتھا مراقبہ هستی کی حالتوں پر —

(۲) چار بلیغ کوششیں

(۱) پہلی کوشش برائیوں کی پیدائش روکنے کے لئے —

(ب) دوسری کوشش موجودہ برائیوں کو دورکرنے کے لئے —

(ج) تیسری کوشش غیر موجود نیکی پیدا کرنے کے لئے —

(د) چوتھی کوشش پیدا کی هوئی نیکی کو ترقی دینے

Marfat.com

کے لئے —

(۳) چار دینداری کے رستے —

(ا) دیندار بننے کی خواهش —

(ب) دیندار بننے کے لئے ضروری جد و جهد —

(ج) دیندار بننے کے لئے دل کی ضروری تیاری —

(د) دیندار بننے کے لئے تحقیقات —

(۴) پانچ اخلاقی طاقتیں

(ا) ایمان

(ب) تہمت

(ج) یاد داشت (حافظہ)

(د) تصور (سمادھی)

(ہ) الہام (باطنی دانش)

(۵) سات دانشیں

(ا) ہمت

(ب) حافظہ

(ج) تصور

(د) تحقیقات کتب مقدس -

(ہ) نشاط

(و) استرادت

(ز) سلیم الطبعی

۶ - آٹھ اعلیٰ طریقے -

(ا) صدق عقیدت

(ب) صدق ارادت

(ج) راست گوئی

(د) راستبازی

(ہ) حلال روزی

Marfat.com

(و) صادق العزمی

(ز) صادق توجہ

(ح) صادق تصور

یہ درمیانی طریقہ کہلاتا ہے - یعنی اول تو وہ حقیر بھدے ، شہوانی ، بیہودہ اور بے سود اشغال سے پاک ہے جن سے کمزور خوشیاں حاصل ہوتی ہیں - دوم وہ زاہدانہ نفس کشیوں پر اعتماد کرنے سے مبرا ہے جو بے فائدہ اور درد ناک ہیں —

نیک زندگی کا درمیانی طریقہ چار خاص اصولوں سے جو چار اعلیٰ اصول کہلاتے ہیں نکالا گیا ہے یعنی (۱) تکلیف (۲) اسباب تکلیف (۳) انسداد تکلیف (۴) طریقہ انسداد تکلیف —

(۱) تکلیف - انسان کی پیدائش ، بالیدگی ، بوسیدگی ، بیماری ، موت ، سب تکلیف سے مملو ہیں - جن چیزوں سے بچنا ممکن نہ ہو اُن سے پرہیز کرنے کی کوشش کرنی تکلیف دہ ہیں جو چیزیں میسر نہ آ سکیں اُن کے ملنے کی خواهش کرنی ایذا رساں ہے المختصر وہ ہلی کیفیتیں جو وقوف .شخصیت اور اپنی ہستی کو علحدہ سمجھنے میں پائی جاتی ہیں سب تکلیف اور اذیت کی حالتیں ہیں —

(۲) اسباب تکلیف - ظاهری دنیا کے افعال کا اثر حواس پر پڑنے سے نفس کا بھڑکنا - حواس کو تسکین دینے والی شے کی آرزو پیدا ہونا - اور خود ظاهر ہونے والی شہوت انگیز اشیا کے دیکھنے کی خواهش پیدا ہونا ، رنج و تکلیف کے اسباب ہیں —

(۳) انسداد تکلیف مذکورۂ بالا خواهشوں اور شہوتوں

Marfat.com

پر پورے طور سے فتحیابی حاصل کرنا تکلیف کا انسداد ہے —

(۴) طریقہ انسداد تکلیف - اوپر کے لکھے ہوئے آٹھ اعلیٰ طریقے تکلیف روکنے کے طریقے ہیں —

بدھ فرماتے ہیں - " اس طریق میں قدم رکھنے سے جملہ تکالیف کا خاتمہ ہو جاتا ہے میں نے یہ طریقہ اس بات کو دریافت کرکے تلقین کیا ہے کہ پیکان غم کی کھٹک دل سے کیونکر ہٹ سکتی ہے - تم کو خود اس معاملہ میں کوشش کرنی چاہئے - بدھ صرف تعلیم و تلقین کرتے ہیں - جو ہوشمند اس طریق میں قدم رکھتے ہیں وہ فریب دینے والوں کے دام تزویر سے آزاد ہو جاتے ہیں —

وہ کون طریق ہے ؟ ہم ابھی بیان کر چکے اس طریق کے ہیں کہ آٹھ حصے ہیں یعنی صدق عقیدت ، صدق ارادت وغیرہ وغیرہ —

طریق مذکور میں ذیل کے چار مرحلے بھی ہیں —

پہلا مرحلہ جب انسان کو چار اعلیٰ اصول تکالیف ، اسباب تکلیف وغیرہ معلوم ہو جاتے ہیں تو وہ مذہب کا معتقد ہو جاتا ہے - جن ذریعوں سے ان اصول کا علم ہوتا ہے وہ یہ ہیں (۱) نیکوں کی صحبت (۲) قانون مذہبی کا سننا (۳) محققانہ غور و فکر (۴) نیکی کی مشق کرنا - اس سے پہلے مرحلے میں انسان (۱) مغالطہ خودی و خود بینی (۲) بدھ کے وجود اور بودھ مذہب میں شک کرنے اور (۳) دینی رسوم مذہبی آئین کی تاثیرات کے قائل ہونے سے مبرا ہو جاتا ہے —

دوسرا مرحلہ - شکوک - خودی اور دینی رسوم کے مغالطوں سے آزاد ہو کر اس مرحلہ میں انسان کی شہوانی

Marfat.com

قوت - نفرت - اور مغالطہ بہت کچھ دور ہو جاتے ہیں -

تیسرا مرحلہ اس مرحلہ میں رہی سہی بد اندیشی اور شہرت پرستی بھی فنا ہو جاتی ہے اور پھر کوئی کم درجہ کی خواہش ذاتی یا دوسروں کی بدخواہی دل میں پیدا نہیں ہوتی --

چوتھا مرحلہ - یہ ارتھوں کا مرحلہ ہے - اس میں انسان کو ژرف نگاہی حاصل ہوتی ہے جس سے وہ مادی یا غیر مادی ہستی ' غرور ' اتقا ' بے علمی - سب سے مستغنی ہو جاتا ہے —

بدھ مذہب کی طریقت کا یہ مختصر بیان ہے - حصول نجات کے لئے بدھ نے یہی طریقہ ایجاد کیا ہے - راحت ابدی کے مندر کی یہی سیڑھیاں ہیں —

اوپر بیان ہوچکا ہے کہ بدھ نے اپنے پیرووں کے گروہ کو دو جداگانہ حصوں میں تقسیم کیا تھا یعنی بدھ دیندار اور بدھ دنیادار - بدھ دینداروں کے لئے جفا کشی کے قواعد وضع کئے تھے اور بدھ دنیاداروں کے واسطے دل پذیر اخلاقی نصائح - اب ہم چند دنیاداروں کے اخلاقی نصائح درج کرتے ہیں - مفصلۂ ذیل دنیاداروں کے خاص فرائض ہیں —

"اب میں وہ طرز معاشرت جو دنیاداروں کو اختیار کرنی چاہئے لکھتا ہوں اور وہ طریقے جن کو دنیادار مرید اچھی طرح پر برت سکتے ہیں بیان کرتا ہوں - جو فرائض راہبوں کے لئے مخصوص ہیں انہیں عیالدار ادا نہیں کرسکتے" —

دنیادار کو چاہئے کہ کسی جاندار کو قتل نہ کرے بلکہ کسی قسم کی اذیت نہ پہنچائے عام اس سے کہ وہ

Marfat.com

جانور قوی ہو یا ضعیف ، اور قاتلوں اور موذیوں کا ایسا فعل روا نہ رکھے " —

میازار مورے کہ دانہ کش است
کہ جان دارد و جان شیریں خوش است

" دنیادار مرید کو چاہئے کہ وہ کسی جگہ کوئی چیز نہ خود چرائے نہ کسی دوسرے کو چرانے دے اور چوروں کا یہ فعل پسند نہ کرے ۔ غرض کہ ہر قسم کی چوری سے احتراز کرے " —

غذاء طبع بود کیمیائے روحانی
چو نیست مال میسر بدل تونگر باش

" عقلمند کو چاہئے کہ شہوت پرستی کو جلتے ہوئے انگاروں کی بھٹی سمجھ کر اس سے گریز کرے اگر کوئی شخص عالم تجرید میں زندگی بسر نہیں کر سکتا تو اُسے زناکاری بھی نہ کرنی چاہئے " —

نشاید ہوس باختن با گلے
کہ ہر بامداد اش بود بلبلے

اگر کوئی شخص شاہی مجلس میں جائے یا کسی سرکاری تحقیقات کے لئے طلب کیا جائے تو وہ خود بھی دروغ و ناراستی سے بچے اور دوسرے کو بھی جھوٹ نہ بولنے دے ۔ غرض ہر قسم کی دروغ گوئی سے پرہیز کرے —

راستی موجب رضائے خدا ست
کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست

" دنیادار کو واجب ہے کہ مسکرات اور اشیاء ملتشی کے استعمال سے خود بھی پرہیز کرے اور دوسروں کو بھی پرکیف شرابیں نہ پلائے ۔ مے خواروں اور ستمگاروں کے افعال کو پسند نہ کرے ایسے شخصوں کو جو بادہ گساری کو دین و ایمان سمجھتے ہیں جاننا چاہئے کہ

Marfat.com

تمام نشه آور چیزیں انسانی حواس کو معطل کر دیتی ھیں " —

ھو بادہ کشی پر نہ جوانوں مفتوں
گردن پہ نہ لو عقل خداداد کا خوں

دنیاداروں کے فرائض پر ذیل کے قواعد بہت پسندیدہ ھیں —

عام فرائض

۱ - والدین اور اولاد کے فرائض

والدین کو چاھئیے کہ وہ اپنی اولاد کو

(۱) برے کاموں سے بچائیں -

(۲) نیکی کرنا سکھائیں

(۳) علوم فنون کی تعلیم دلائیں -

(۴) لڑکوں کے لئے لایق بیویاں اور لڑکیوں کے لئے قابل شوھر تلاش کریں

(۵) ورثہ اور ترکہ دیں -

لڑکے کو کہنا چاھئیے کہ

(۱) میں اُن کی مدد کروں گا جنھوں نے میری پرورش کی ھے -

(۲) میں اُن کے لازمی فرائض خانہ داری ادا کرونگا -

(۳) میں اُن کے مال و اسباب کی حفاظت کرونگا -

(۴) میں اپنے آپ کو اُن کے وارث ھونے کے قابل بناؤں گا -

(۵) میں اُن کی وفات کے بعد اُن کی یاد تعظیم و تکریم سے کروں گا -

۲ - شاگرد اور استاد کے فرائض

شاگرد اپنے استادوں کی تعظیم و تکریم اس طرح کریں

(۱) اُن کے روبرو مودبانہ کھڑے ھوں -

(۲) اُن کے خلیفہ کی طرح کام کریں -

Marfat.com

(۳) اُن کے حکم کو مانیں -
(۴) اُن کی ضروریات رفع کریں -
(۵) اُن کی تعلیم و تلقین پر توجہ کریں -

استاد اپنے شاگردوں پر شفقت و الفت یوں ظاهر کریں کہ

(۱) اُنھیں ایسی تعلیم دیں جس سے اُن کا علم دیر پا هو -
(۲) اُنھیں اچھی باتیں سکھائیں -
(۳) اُنھیں علوم و فنون اور عقل و شعور کی تعلیم دیں -
(۴) اُن کے ساتھه اور اُن کے اعزہ اور احبا کے ساتھه لطف آمیز گفتگو کریں -
(۵) اُنھیں خطرہ سے محفوظ رکھیں -

۳ - شوهر اور زن کے فرائض

شوهر کو اپنی بیوی سے یوں پیار کرنا چاهئے -

(۱) اُس کے ساتھه عزت سے پیش آئے -
(۲) اُس پر مهربانی رکھے -
(۳) اُس کے ساتھه ثابت قدم رهے -
(۴) اُس کی دوسروں سے عزت کرائے -
(۵) اُسے مناسب زیور اور موزوں پوشاک پہنائے -

بیوی کو اپنے شوهر سے یوں محبت کرنی چاهئے -

(۱) امور خانه داری کو درستی کے ساتھه انجام دے -
(۲) اهل خاندان اور دیگر اعزہ کی مهمانداری کرے -
(۳) عفت و عصمت کے ساتھه اپنے شوهر کی محبت میں ثابت قدم رهے -
(۴) اصراف خانه داری میں کفایت شعاری کرے -
(۵) جو کام اُسے کرنے هوں اُن میں عقل و هوشیاری دکھائے -

۴ - دوست اور همدموں کے فرائض

Marfat.com

انسان کو اپنے دوستوں کے ساتھہ یوں برتاؤ کرنا لازم ہے -

(۱) اُن کو تحائف اور ہدیہ دے -
(۲) اُن کے ساتھہ تہذیب سے بات چیت کرے -
(۳) اُن کی اغراض اور دلچسپی کو بڑھاتا رہے -
(۴) اُن کے ساتھہ برابری کا برتاؤ کرے -
(۵) اپنی خوش قسمتی میں اُن کو شریک کرے -

دوستوں کو اُس کے ساتھہ یوں اتحاد ظاہر کرنا چاہئیے -

(۱) تنہائی میں اُس کی حفاظت کریں -
(۲) بیخبری میں اُس کے مال و اسباب کی نگرانی کریں -
(۳) خطرہ کی حالت میں اُس کو پناہ دیں -
(۴) مفلسی اور بدقسمتی میں اُس کا ساتھہ دیں -
(۵) اُس کے اہل و عیال کے ساتھہ مہربانی سے پیش آئیں -

۵ - آقا اور ملازمین کے فرائض

آقا اپنے متعلقین کی خوشحالی کے لئے حسب ذیل انتظام کرے -

(۱) اُن کی طاقت کے موافق کام کی مقدار معین کرے -
(۲) اُن کو مناسب کھانا اور حق الخدمت دے -
(۳) اُن سے لطف و عنایت کے ساتھہ پیش آئے
(۴) غیر معمولی دقیق اُمور میں اُن کا ہات بٹائے -
(۵) کبھی کبھی اُنھیں تعطیل دیا کرے -

ملازمین کو اپنے آقا کی خدمت اس طرح کرنی چاہئیے -

(۱) آقا کے روبرو تعظیم کے لئے اُٹھیں
(۲) اُس کے استراحت فرمانے کے بعد سونے کو جائیں -
(۳) جو کچھہ وہ دے اُس پر قانع رہیں -
(۴) خندہ پیشانی سے ٹھیک کام کریں -

Marfat.com

(۵) اپنے آقا کی نسبت اچھے کلمے منہ سے نکالیں —

(۶) دنیاداروں اور دینداروں کے فرائض :—

دنیادار گداگروں اور برهمنوں کی اطاعت و عزت کریں۔

(۱) محبت آمیز افعال سے —

(۲) محبت آمیز اقوال سے —

(۳) محبت آمیز خیالات سے —

(۴) اچھی آؤ بھگت سے —

(۵) اُن کی دنیوی ضرورتیں رفع کرنے سے —

زاهد دنیا داروں سے یوں محبت کریں —

(۱) اُنهیں برے کاموں سے باز رکھیں —

(۲) نیک کاموں کی هدایت کریں —

(۳) اُن پر مہربانی کی نظر رکھیں —

(۴) اُنهیں مذهب کی تعلیم دیں —

(۵) اُن کے شکوک رفع کریں —

(۶) اُنهیں بهشت کا رستہ بتائیں —

اس قسم کی دلپذیر اخلاقی پند و نصائح هم اور بهی بہت سے درج کرسکتے تهے مگر وہ طوالت کتاب کے خیال سے قلم انداز کئے گئے۔ صرف اتنا هی کهدینا کافی هے کہ قریب قریب کل اخلاقی نصائح جن کی دنیا میں پابندی کی جاتی هے بدھ هی کے وضع کئے هوے هیں —

یہاں سے بدھ مذهب کی جماعت کبریٰ کے حالات مختصر طور پر لکهے جاتے هیں —

داخلہ۔ اس بڑے گروہ میں داخل هونے کے لئے سائل کی خواهش کے سوا اور کسی سند یا وثیقہ کی ضرورت نہیں هوتی تهی۔ اُسے ظاهر کرنا هوتا تها کہ وہ امراض متعدی اور عوارض ذی نوائب میں مبتلا نہیں هے۔ اُسے تپ دق

Marfat.com

نہیں ہے —

وہ کسی کا غلام یا مقروض نہیں ہے - اور اُس نے گروہ میں داخلہ کے واسطے اپنے والدین کی رضامندی اور اجازت حاصل کرلی ہے - داخلہ کے وقت سائل کو پہلے سر منڈوانا پڑتا تھا اور نارنجی رنگ کے کپڑے پہن کر گوشہ نشینی اختیار کرنی ہوتی تھی —

خوراک - کوئی زاہد علاوہ طلوع خورشید و ماہ کے درمیانی وقت کے جسمانی طاقت برقرار رکھنے کے لئے کسی اور وقت کھانا نہیں کیا سکتا تھا - میخواری سے پرہیز کرنا اُس کا فرض لازمی تھا - عموماً زاہدوں کو اپنا رزق بہم پہنچانے کے لئے جھولی لے کر بھیک مانگنی پڑتی تھی - بھیک مانگنے کا یہ طریقہ تھا کہ زاہد دروازوں پر جاکر کھڑے رہتے مگر سوال نہ کرتے اگر کوئی شخص جھولی میں کچھہ ڈال دیتا تو وہ دعائیں دیتے ہوے آگے کو بڑھ جاتے جس وقت کافی کھانا ہوجاتا وہ اپنے قیام گاہ کو چلے جاتے اور جو کچھہ ملتا اُسے کھا لیتے —

پوشش مکان اور پیشہ کی بابت بدھ نے کوئی سخت قید نہیں لگائی - اُن کے زاہد تین ٹکڑے نارنجی رنگے ہوے کپڑے کے پہنتے اور جہاں چاہتے وہاں رہتے مگر عموماً وہ بڑی بڑی خانقاہوں میں جو دنیا دار پیرووں نے تعمیر کرائی تھیں رہتے تھے —

بودھ مذہب کے رہنے سہنے کا طریقہ حسب ذیل تھا —

وہ سپیدۂ صبح کے نمودار ہونے سے پہلے اُٹھہ کر بہار (خانقاہ) میں جھاڑو دیتے کوڑا کرکٹ صاف کرتے - دن کے پینے کا پانی بھر لاتے اور صافی سے چھان کر رکھہ دیتے پھر گوشہ میں جاکر اپنے دستورالعمل پر غور

Marfat.com

کرتے۔ تھوڑی دیر بعد جھولی اُٹھاکر اپنے سرگروہ کے همراہ روزانہ پھیری کے واسطے جاتے۔ واپس آکر اُس کے پاؤں دھونے کے لئے پانی لاتے اور جھولی اس کے سامنے رکھہ دیتے۔ کھانے سے فارغ ہوکر اپنی جھولیاں پانی سے دھوکر صاف کرتے۔ جب تقریباً ایک گھنٹہ گزر جاتا نوشت و خواند شروع کرتے۔ کوئی مذہبی کتاب پڑھتے یا کسی دینی رسالہ کی نقل کرتے اور جو مضامین سمجھہ میں نہ آتے انھیں اپنے سرگروہ سے دریافت کرلیتے غروب آفتاب سے قبل وہ پھر خانقاہ کو جھاڑتے اور چراغ روشن کرکے اپنے سرگروہ کی تعلیمات رجوع قلب سے سنتے یا آئین دین کے مضامین کا آموختہ پڑھتے۔ جو چیزیں میسر ہوتیں انھیں پر قانع رہتے۔ غرور و تکبر دور کرتے۔ جسمانی حسن۔ زبانی حلاوت اور دلی نیکی پیدا کرنے کو همیشہ مد نظر رکھتے"—

یہ بدھ مذہب کے حالات تھے۔ اب ہم دکھائیں گے کہ مذہب مذکور نے بنی نوع انسان پر عموماً کیسا اثر ڈالا —

پینتالیس برس تک گوتم کا سارا انہماک رسالت کے کاموں میں رہا۔ انھوں نے ہر فرد بشر کو دینیات کی یکساں تعلیم کی۔ مذہب کی اشاعت کے لئے ہر سمت میں آدمی بھیجے۔ مدرسۃالعلوم اور خانقاہوں کا انتظام کیا۔ اور کل روے زمین پر اپنا مذہب پھیلایا۔ ترویج دین کے لئے ان کے زاہد مشرق میں چین۔ مغرب میں یورپ شمال میں تاتار اور جنوب میں جزیرہ سراندیپ تک پہنچے۔ بودھ مذہب کو ہر جگہہ لوگوں نے ہاتوں ہاتھہ لیا اور سیکڑوں ہزاروں آدمی مذہبی جھنڈے کے تلے آآکر جمع

Marfat.com

ہو گئے - اس قبولیت عام کا یہ سبب تھا کہ یہ مذہب نہایت سادہ اور خالص تھا اس میں چھوٹے بڑے سب برابر تھے - ذات، فرقہ، رتبہ، درجہ، عام، خاص، برہمن، چنڈال کی کوئی تمیز و تفریق نہ تھی - اس میں بھاری قربانیاں، سخت نفس کشیاں، پجاریوں کی ایذا رسانیاں بالکل نہ تھیں - اس میں طہارت و اخلاق کی قدر و منزلت اور عشق عالم کی ہدایت کی جاتی اور ہر شخص کو نجات حاصل ہونے کی اُمید دلائی جاتی تھی - جس مکان میں اِس مذہب کا زاہد ایک دفعہ بھی بھیک مانگنے گیا اُس کے مکینوں نے مذہب مذکور فوراً بکشادہ پیشانی قبول کرلیا -

بدھ نے اپنے گروہ کا انتظام ایسا اچھا کیا تھا کہ اُن کی وفات کے بعد بھی اُن کے مقلدین نے اُن کے اعلیٰ کاموں کو جاری رکھکر اُن کا مذہب دور دور تک پھیلایا کوہ ہمالیہ کے برفشانی سلسلہ سے لےکر جزیرہ نما کے جنوبی ساحل تک اور دریاے سندھ سے دریائے برھمپتر تک اہل ہند نے بودھ مذہب اختیار کرلیا - ہند کے باہر بھی مشرق میں بحرالکاہل اور مغرب میں بحر ظلمات تک اس مذہب نے تمام ملکوں میں رواج پایا تبت اور تاتار کے باشندے اور شمال بحر منجمد کی آبادیاں سب اس مذہب کی پیرو ہوگئیں - المختصر ایشیا کے رہنے والے اس سمندر سے اُس سمندر تک بودھ مذہب کے معتقد ہو گئے -

یہ سب بدھ کی ذاتی تعلیمات و تلقینات اور اُن کے بے ہمتا مذہب پھیلانے والوں کی بے تکان کوشش کے نتائج تھے- مگر اُنہیں پر بس نہیں ہوئی - اُن کے مذہب نے یورپ بلکہ تمام دنیا کی عام و تہذیب پر ضمناً اثر ڈالا - مذہب مسیحی بودھ مذہب سے نکلا - یسوع مسیح نے بدھ مذہب کی

Marfat.com

تعلیم * پاکر اُس کے اخلاقی اُصول کے وعظ دیئے اور اُن کے کل مریدوں نے بدھ گروہ کے زاہدوں کے قواعد کی پیروی کی ۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدایش سے ساڑے سات سو برس بعد ایک سر بر آوردہ شخص نے جو مسیحی دنیا میں سینٹ جان دمشقی کے نام سے مشہور و معروف تھا ایک کتاب " برلعام جوزفات " لکھہ کر شائع کی - مشہور ہے کہ برلعام جوزفات کے رسالہ نے درمیانی صدیوں میں بے حد قبولیت عام حاصل کی - لوگوں نے اُس کی یہاں تک قدر کی کہ سریانی ، عبرانی ، عربی ، حبشی ، ارمنی ، السنہ مشرقیہ اور لاطینی ، فرانسیسی ، اطالیہ جرمنی ، انگریزی ، ہسپانیہ ، بوہیمیین ، پولش وغیرہ السنۂ مغربیہ میں اُس کا ترجمہ ہوا شروع سنہ ۱۲۰۴ع میں وہ آئسلینڈ کی بولی میں اور کچھہ دنوں بعد جزائر فلیپائن کی زبان میں لکھی گئی - یہ امر مسلم ہے کہ اس مشہور کتاب نے تمام یورپ پر نیکی اور پاکدامنی کے سکے بٹھانے میں بڑی مدد دی - اگر جوزفات کا مشہور و معروف قصہ جو یورپ کے ہر خاندان میں پڑھا جاتا ہے نہ لکھا جاتا تو شاید دین مسیح مغرب کے سرد ملکوں میں اس قدر جلد نہ پھیلتا - اہل یورپ اور عیسائی مذہب نے جوزفات کی اس قدر تقدیس وعظمت کی کہ اُس کو سینٹ کا رتبہ دیا مشرقی کلیسا میں ۲۶ - اگست سینٹ جوزفات کے تیوہار کا دن ہے اور روم کی سیرالشہدا میں اس تقریب کے لئے ستائیسویں نومبر مقرر ہے ۔

* یہ محض مصنف کا حسن ظن ہے جس کا کوئی تاریخی ثبوت نہیں مل سکتا ۔ (شبلی نعمانی)

Marfat.com

جان دمشقی مصنف قصہ برلعام جو زفات لکھتا ہے ۔ کہ سینٹ جوزفات ایک ہندی بادشاہ کا بیٹا تھا مگر وہ بعد کو گوشہ نشیں ہو کر زاہد مرتاض ہو گیا - اس کے ساتھ ہی اس نے یہ بھی لکھا ہے کہ میں نے اس قصہ کو ان لوگوں کی زبانی سنا تھا جو ہند سے آئے تھے ۔ اب بلا شک و شبہہ یہ ثابت ہو گیا کہ جو زفات جس کے معنی "بدھی سنتو" کے ہیں گو تم بدہ کپل وستو کے سوا اور کوئی شخص نہ تھا (دیکھو موکس مولر کی کتاب "ڈائیگریشنس آف قلیپس") جوزفات کا قصہ تمام و کمال بدہ کی سوانح عمری سے جو للت بستار میں درج ہے ایسا مشابہ ہے کہ یا تو مصنف نے کتاب للت بستار خود مطالعہ کی ہو گی یا کسی ایسے شخص سے سنی ہو گی جس نے اُسے پڑھ کر اس کے مضامین پورے طور پر تفصیل وار حفظ کرائے ہوں گے —

بدہ کی وفات کو غالباً ایک ہزار تین سو برس کا عرصہ گزر چکا ہے ان کے مذہب میں اس قدر تبدل ہوگیا ہے کہ پہچانا نہیں جاتا - ان کے سیدھے سادے پاک عقائد دیدی بدل کر بعید الفہم مذہبی قواعد ہوگئے ہیں۔ مگر اب بھی انسانی خلقت کا ایک ثلث حصہ انہیں اپنا خدا مان کر ان کی عبادت و پرستش کرتا ہے ۔ گو اُن کا مذہب ہندوستان سے مفقود ہو گیا تاہم لوگ اُنہیں نہیں بھولے ہیں اور اُن کی ویسی ہی قدر و عظمت کرتے ہیں ۔ اُن کو خدا کا ایک اوتار تسلیم کیا گیا ہے ۔

Marfat.com

اور جمیع مذهب موجودہ میں اُن کے مذهب کی روح پهونکی هوئی معلوم هوتی هے - یورپ میں بهی وہ زمانه آئے گا جب مذهب مسیحی بودہ مذهب کی احسان مندی اور شکر گزاری کا دین ادا کریگا اور اس وقت بهی بدہ مهاراج معزز سیلت جوزفات هندی کے قالب میں وهاں موجود هیں —

Marfat.com

تتمہ

دیگر رہنما

ہم بیان کر چکے ہیں کہ چار بڑے رہنماؤں کے علاوہ جنھوں نے ہمیں راہ بہشت دکھائی چند اور رہنما بھی گزرے ہیں۔ ان رہنماؤں نے اپنے ظہور سے سر زمین ہند کو متبرک مقام بنا کر دینی اُصول اعظم کو جزاً یا کلاً سمجھانے کے لئے وعظ کہے۔ مگر اس سے ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ کم درجہ کے رہنما تھے۔ جن پاک قالبوں میں نور آلہی خاص کاموں کے لئے جلوہ گر ہوا۔ اُن میں فرق بتانا انسانی طاقت سے خارج ہے۔ ہاں ان برگزیدہ انسانوں کی سوانح عمریوں اور تعلیمات کے مطالعہ سے ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ سری کرشن اور بدھ کے اصول دینی کی صراحت کرنے کے لئے ان کا ظہور ہوا تھا رہنما یان موصوف کی تعلیمات میں جو اختلات پڑ گئے تھے انہیں دور کرنے کے لئے وہ آئے تھے اور مختلف مذاہب کے پیرووں کے جھگڑے رفع کرنے کے لئے وہ پیدا ہوے تھے —

Marfat.com

اشاعت دین کی دراز زندگی کے بعد بدھ نے دنیا سے رحلت کی مگر ان کے ساتھ ان کا مذھب مفقود نہیں ہوا - ان کے عزیز مریدوں نے ان کے اصول قایم رکھکر دور دور تک مذھب پھیلایا تقریباً بدھ کی وفات کے تین سو برس بعد سلطنت مگدھ کا بادشاہ اشوک بدھ کا بڑا مجتہد پیرو ہوا - اس نے بدھ مذھب کی اشاعت میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا اور زر خطیر صرف کرکے بڑی سر گرمیاں دکھائیں - کوہ ھمالیہ سے بحر ہند تک کل ملک کو بودھ مذھب نے ڈھانک لیا اور ممالک اجنبیہ میں بحر الکاھل تک پھیل گیا - مگر یہ وسعت اور اشاعت اس کے روحانی اصول کی بربادی اور خرابی کا باعث ہوئی - اس درخت کی جڑ کو دوران زمانہ کی دیمک لگ گئی یعنی مدت مدید میں جب یہ مذھب قریب قریب نصف دنیا میں پھیل گیا تو اس کی حالت حد اعتدال سے بڑھ گئی اور سادگی اور پاکیزگی جو اس کے اعلی اصول تھے محو و فراموش ہوگئے حتی کہ وہ پیچیدہ شرک ' بعید الفہم اقوال اور باطل بت پرستی کا ذخیرہ بن کر کچھ سے کچھ ہوگیا -

بدھ مذھب نے آریہ مذھب کی عمارت کو ڈھا دیا - بدھ کی پیدائش سے بہت پہلے سری کرشن کے تعلیمات فراموش ہوچکی تھیں اور سیدھے سادے مذھب کی جگھہ دنیا میں پیچدار فلسفے اور ادق آلہیات رائج ہوچکے تھے - پس مذھب کی گئی ہوئی سادگی کو از سر نو پیدا کرنے اور مذھبی شمع کی مدھم روشنی تیز کرکے اصول ویدی کی تشریح کرنے کے لئے بدھ کا اوتار ہوا

Marfat.com

مگر افسوس ان کے مذہب کا بھی وہی حشر ہوا زمانہ کی رفتار نے اسے بھی گرداب انحطاط میں ڈال دیا اور مرشدانہ تعصب ، جاہلانہ بدعت کا طوفان اسے بہا لے گیا —

بدھ کی وفات کے بعد ایک ہزار برس کے اندر اندر ہند کی یہ حالت ہوگئی کہ نہ سری کرشن کا مذہب باقی رہا نہ بدھ کا - ہندؤں کے مذہبی تعصبوں اور بدعتوں نے سر اٹھایا - بودھ مذہب کی عظمت و شان نے ان کو نیچا دکھایا - ادھر ہزاروں صورتوں میں خدا کا ظہور دکھایا گیا - ادھر مطلق اس کا خیال بھلایا گیا - اُدھر ہمہ اوست کا مسئلہ ذہن میں آیا - ادھر دھریہ پن دلوں میں سمایا - غرض اس حیص بیص میں مذہب کی سادگی ہاتھ سے جاتی رہی —

رحیم مطلق اور عالم ایجاد کا مالک بنی نوع انسان کو اس مصیبت و بیکسی کی حالت میں ذلیل و خوار نہ دیکھ سکا اور اس نے ایک انسانی قالب میں جلوہ فرما کر ہنود اور بدھ کے مذاہب کو موت کے منھ سے نکال لیا - یہ قدسی صفات بزرگ " شنکر اچارج " تھے - انھوں نے قدیم آریہ مذہب اور جاں بلب بودھ مذہب کی تمام خوبیاں اور عمدہ اصول ایک جگھ مجتمع کرکے انہیں ایک فلسفہ ایک علم الٰہی اور ایک مذہب میں ترتیب دیا المختصر شنکر اچارج کے ظہور سے بدھ مذہب کے بعیدالفہم دینی قواعد اور ہندو مذہب کے فلسفیانہ اقوال مستند ایک ساتھ غائب ہوگئے —

مگر انھوں نے بدھ کی تعلیمات کا اصل اصول " انسان

Marfat.com

ذاتی تربیت سے فنا فی‌اللہ کا درجہ پا سکتا ھے"۔ قائم رکھا اور اسی بنیاد پر اپنے فلسفے کی عمارت انتھائی اُنھوں نے ھر مذھبی کتاب سے یہ اصل اُصول ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر نکالا اور ھندو مذھب کی مقدس کتابوں پر بیشمار تفسیریں لکھہ کر دکھایا کہ اس دعوے کو ھر شاستر میں ثابت کیا ھے۔ مگر آخر کار جو سبب بودھ مذھب کو شرک سمجھنے کا ھوا تھا وھی شنکر کے مذھب پر صادق آیا۔ اُن کا مذھب یا کم از کم اُن کا اصل اُصول مذھبی بھی بعیدالفہم ثابت ھوا اور بدستور سابق انسان دینی بدعتوں کی تاریکی میں تاپک توے مارنے لگے۔

رحیم مطلق کو پھر شکل انسان اختیار کرنی لازم آئی۔ اس مرتبہ وہ بزرگ جن کے قالب کو نور خدا نے پاک کیا۔ راسانج تھے۔ جو باتیں شنکر چارج سے رہ گئی تھیں اُنھیں پورا کرنے کے لئے اُن کا ظہور ھوا۔ اُنھوں نے قریب القیاس اور قابل الادراک خدا کا مرقع کھینچکر انسان کے سامنے رکھہ دیا۔ مگر انسان کے لئے خدا شناسی ناممکن امر ھے یعنی جب تک عشق و محبت پرستش والتجا۔ شکر و ثنا کے لئے خدا کی کوئی حسّی شکل نہ ھو۔ انسان خوشحال نہیں ھوتا اور جہل و تعصب اُس کا دامن نہیں چھوڑتے اس لئے راسانج نے زمانہ کے مقبول اور اعلیٰ ھیرو رام کے سر پر الوھیت کا تاج رکھکر شنکر کی تقدیر کلام کو پورا کرنے کی کوشش کی —

مگر افسوس انسان جہالت اور باطل عقائد ھی کو پسند کرتا ھے۔ لہذا اُسے اُس کی پست ھمتی سے شنکر اور راسانج امان نہ دے سکے۔

Marfat.com

مذہب جو ہندوستان کا ذریعۂ عز و افتخار تھا مفقود ہو گیا اور یوں ہند میں عرصہ تک لا مذہبی کا زمانہ رہا - اسی زمانہ میں مذہب اسلام مغرب کی جانب سے ہند میں داخل ہوا - اس مذہب نے بت پرستی مٹا کر خدا کی وحدانیت ظاہر کی - ہند میں ایسی ابتری ہو گئی تھی کہ اہل ہند اپنے رہنماؤں کے اقوال کو بھول کر تینتیس کروڑ دیوتا اور دیوں کو ماننے لگے تھے اپنی نا واقفیت کے سبب سے اُنہوں نے وحدانیت کے اُصول اعظم کو مسلمانوں کی ایجاد سمجھا جو مغربی بیابانوں سے خاک اُڑاتے ہوئے ہند میں وارد ہوئے تھے - مگر اسلام کو بھی ہند میں آکر ہندو مذہب کی طرح اسی خرابی کا سامنا ہوا - یہ انسانوں کی نہایت وحشی اور متعصب فرقہ کا مذہب ہو گیا جس کے حملوں اور فرمانروائی سے ہندوستان بہت برسوں تک تباہ و برباد رہا -

ایک مرتبہ پھر سچے مذہب نے عود کرنے کی کوشش کی اور قریب قریب ایک ہی زمانہ میں تین متبرک قالبوں میں خدا تعالیٰ کا نور جلوہ نما ہوا - اور راماننَد نے بنارس کی خاک سے اُٹھکر ہندومذہب کے تین بڑے عقیدوں - پرستش - قومیت اور بت پرستی کے خلاف وعظ دیئے - وہ تمام قسم کی پوجا اور قربانیوں کے مخالف تھے اور کہتے تھے کہ مسئلہ صلح کل اور عشق الٰہی ہی صرف ذریعہ نجات ہیں —

دوسرے مقدس بزرگ گورکھ ناتھ پنجاب میں ہوئے اُنہوں نے راماننَد کی تعلیمات کو دھرایا اور پجاریوں ' قومیت اور دیوتاؤں کی کثرت کے خلاف وعظ کہا اُنہوں نے بھی دنیا میں مسئلہ صلح کل اور آسمان

Marfat.com

پر ایک خدا کا هونا بیان کیا - مگر چونکه انسان کے لئے خدا کا پہچاننا دشوار تھا اس لئے شیو کو قابل پرستش قرار دیا —

اب بھی هندوستان میں بت پرستی ، دیوتاؤں کی کثرت ، مذهبی پیچیدگیاں ، دینی ، بدعتیں - پجاریوں کا تعصب ، قومیت کے جھگڑے اور اسی قسم کے مرشدانه جبر و تعدیاں ویسی هی تھیں - لهذا تیسرے بزرگ کبیر نے انسانی خلعت کے نہایت ادنی طبقه سے پیدا هوکر ظاهر کیا که صرف عشق عالم حصول نجات کا ذریعه هے —

یوں یکے بعد دیگرے پانچ مقدس بزرگ شنکر اچارج ، رامانج ، رامانند ، گورکھ ناتھ ، اور کبیر نے مذهب کی جھلملاتی هوئی شمع کی روشنی تیز کرکے سری کرشن اور بدھ کے اعلیٰ اُصول دینی کی صراحت کی مگر اُن کی مجتهدانه کوششیں جزوی طور پر مشکور هوئیں - کیونکه اُن کی رسالت کا منشاء اعلیٰ اُصول کی جزاً تشریح کرنے کا تھا - لهذا اُنهوں نے وهی کیا جس کے لئے وہ پیدا هوئے تھے —

گو بہت سے سنت اور رشی پیدا هوئے اور بہت سے رهنماؤں نے اعلیٰ اُصول مذهبی کے وعظ کہے تا هم دنیا میں جرم و گناہ کے رستے بند نه هوئے - لوگوں نے نیک کام کو چھوڑ کر بد کرداری اپنا شعار کرلیا - تو خدا ے غفورالرحیم نے نیکوں کی حمایت اور بد کرداروں کی بربادی کے لئے پھر ایک اعلیٰ رهنما کی شکل میں ظهور فرمایا —

یه اعلیٰ رهنما نودیپ کے نمے چتین تھے - اصل میں وہ دوسرے بدھ تھے - چتین کے معنی بھی

Marfat.com

روشن ضمیر کے ہیں اس لئے چتین اور بدھ مرادف
اور ہم معنی الفاظ ہیں - مگر حیات چتین کے لکھنے
سے پہلے ہم مذکورہ بالا پانچ مقدس رہنماؤں کے حالات
اور تعلیمات مختصراً درج کرتے ہیں —

Marfat.com

شنکر اچارج

نویں صدی کے شروع میں شنکر اچارج ملک دکن کے قصبہ چیدتا مبر میں پیدا ہوئے مگر اُن کے لڑکپن کا زمانہ مولد میں نہیں گذرا کیونکہ وہ بارہ برس کی عمر میں مع اپنی والدہ کے مالا بار میں رہتے تھے - اُن کے والد اُن کی صغر سنی ہی میں راہی ملک عدم ہوگئے اور جب انھوں نے ہوش سنبھالا دنیا میں بیخبر اپنی ذات خاص کے کوئی مربی و سرپرست اتنا بھی نہ پایا کہ اُن کی تعلیم کا بندوبست کرتا - ماں کے پاس اس قدر بضاعت بھی نہ تھی کہ حوائج ضروری کو کافی ہوتی مگر اس نیک بی بی کی طبیعت ایک خاص قسم کی واقع ہوئی تھی - اُس نے شنکر کی تعلیم میں بڑی توجہ کی اور کل شاستر پڑھائے - اِدھر شنکر نے بھی پڑھنے لکھنے میں بہت عجلت کی حتیٰ کہ سولہ برس کی عمر میں وہ تمام فلسفیوں اور الٰہیات پر حاوی ہوگئے - مالا بار بلکہ سارے دکن میں علم و فضل میں کوئی اُن کا ثانی نہ تھا —

اس نوجوان فاضل میں عالی دماغی اور بلند خیالی کا مادہ پہلے ہی سے موجود تھا۔ وہ ہند کے فلسفہ اور مذاہب کی ابتری پہلے ہی ملاحظہ کرچکے تھے - بدھ اعظم

Marfat.com

کی وفات کو تقریباً پندرہ سو برس گزر چکے تھے - اُن کا سادہ اور مرتفع مذہب بدعت و تعصب کے ہاتھوں تباہ ہو کر آریہ مذہب اور اُس فلسفہ کو دود کرنے کا موقع دے چکا تھا - دانش و نادانی، مذہب و تعصب، علم و جہل ایک دوسرے پر فوقیت ڈھونڈھ رہے تھے ہند کی اس مصیبت اور تاریکی نے شنکر کے دل پر بڑا اثر کیا اور اُنھیں معلوم ہوا کہ یہ وہی سر زمین ہے جس پر رشی اور آریہ لوگ کسی زمانہ میں خوش گزران زندگی کے لطف اُٹھا چکے ہیں اس لئے انھوں نے علم کی روشنی سے ہند کی تاریکی دور کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا اور خیال کیا کہ علم ہی ایسا آلہ ہے جس سے جہل کی جھاڑیاں کاٹکر ملک راحت کا راستہ صاف ہو سکتا ہے اسی کی زنگ صیقل سے دور کرکے گئی ہوئی آب پھر پیدا کرنی چاہئے —

مذہبی اصلاح کے لئے سفر پر کمر باندھ کر گھر چھوڑنے کا قصد کرلیا - گو اس وقت اُن کی عمر صرف سولہ برس کی تھی مگر تعصب و جہل کے دیو کا مقابلہ کرنے کے لئے اُن کے بازوؤں میں کافی قوت تھی - یہ سب کچھ تھا مگر ماں کے اصرار نے ارادہ پورا نہ ہونے دیا صرف یہی ایسا تعلق تھا جس نے باوجود عزم و همت دنیا میں پا بزنجیر کرکے رکھا انھوں نے اپنی والدہ کی بار بار منتیں کیں اور قدموں پر سر رکھ کر اجازت چاہی مگر اُن کے گھر چھوڑنے اور زہد و تقویٰ اختیار کرنے پر راضی نہ ہوئیں - اُن کی خوشی کا ذریعہ اور مفلسی کا سہارا شنکر ہی کی ذات تھی - گو وہ اپنی والدہ کی حیات میں ترک وطن نہ کرسکے تاہم اپنے ارادہ

میں ثابت قدم رہے —

ایک دن وہ اپنی ماں کے ساتھ کسی قریب کے گاؤں میں مہمان گئے واپسی کے وقت دیکھتے کیا ہیں کہ ایک نالہ جسے وہ ابھی ابھی اتر کر گئے تھے بڑے زور و شور سے چڑھ رہا ہے - انھوں نے اُسے عبور کرنا چاہا - نالہ چڑھاؤ پر تھا چلتے چلتے پانی اُن کی ٹھوڑی تک آگیا تو اُنھوں نے غل مچا کر کہا - "اماں اب بھی مجھے گھر سے جانے کی اجازت دوگی کہ نہیں؟ اگر اب بھی میری درخواست منظور نہ کی تو بس سمجھ لو کہ میں ابھی تمھاری آنکھوں کے سامنے ڈوب کر جان دے دوں گا" ماں نے دیکھا کہ بیٹے کے تیور بے ڈھب ہیں، اُس کے اوسان جاتے رہے اور فوراً اجازت دے دی شنکر اپنی والدہ کو کاندھے پر اُٹھا کر خوش خوش نالے کے دوسرے کنارے پر جا کھڑے ہوئے —

کچھ دنوں بعد شنکر نے اپنی والدہ سے رخصت ہوکر مالابار کو خیرباد کہا - ماں کے سوا گھر میں اور کون تھا جو ان کی روانگی کے وقت گریۂ و زاری کرتا وہ ایک گمنام اور بے سرپرست یتیم تھے - اُن کے جانے کے بعد کوئی بھی اُن کے حال کا پرساں نہ ہوا - اور راہرو بیچاری والدہ کی دردانگیز شور و شیون کی صدائیں سن سن کر غریب شنکر کو کوستے اور برا کہتے ہوے اُن کے دروازے سے گزر جاتے مگر یہ کوئی بھی نہ پوچھتا کہ اس آفت زدہ بیوی کی جان پر کیا گزرتی ہے —

سولہ برس تک شنکر ہندوستان میں ادھر اُدھر پھرتے رہے - شمال میں کوہ ہمالیہ تک سفر کیا اور تمام مشہور مشہور مقامات اور دارالعلوم میں پہنچے - اشاعت دین پر

Marfat.com

جو تصنیفات اُنھوں نے کیں وہ ''فتوحات'' کے نام سے مشہور ہیں اور جس قدر مذہبی کتابوں پر تفسیریں لکھیں اُن میں سے تفسیر ویدانت فلاسفی اُپنشد اور بھگوت گیتا قابل ذکر ہیں۔ تفسیروں کے علاوہ انھوں نے بے شمار اصلی کتابیں بھی تصنیف کیں ہیں جو بیان کی گھلاوٹ اور زبان کی شستگی اور خیالات کی بلندی میں بے مثل ہیں۔ کسی زبان کی تاریخ انشا پردازی میں اتنا بڑا قابل مصنف ہم کو شاید ہی ملے گا انھوں نے اپنی تصانیف سولہ برس کی عمر میں شروع کیں جس وقت انسان عموماً لڑکا کہلاتا ہے اور اس کے بعد سولہ ہی برس اور زندہ رہے مگر اسی قلیل عرصہ میں قریب تمام کتب فلسفہ اور الہیات پر تفسیریں لکھ ڈالیں اور لا تعداد اصلی کتابیں تصنیف کر دیں —

تصانیف و تفاسیر کے علاوہ انھوں نے ہندوستان کے موجودہ دارالعلوموں میں جا جا کر علماے وقت سے مناظرہ کی درخواستیں کیں اور سرگرم مباحثوں سے انھیں اپنا ہم خیال بنا کر چھوڑا۔ اور نامی رشیوں اور دانشمندوں کو جنگلوں اور کھوھوں میں جاکر شاستر فہمی میں اپنی طرز خاص کا مقلد کرلیا۔ ان کی فلسفیانہ فتوحات لا ثانی تھیں۔ ایک عالم اور دانشمند بھی ایسا نہ بچا جو ان کے خیالات کا پیرو نہ ہو گیا ہو۔ یوں ابتری کو ترتیب اور تاریکی کو روشنی سے مبدل کرکے انھوں نے جہل کے کائی جمے ہوے نیستانی سملدرکی تہ سے مذہب کا آبدار موتی نکال لیا —

اسی پر خاتمہ نہیں ہوا۔ بدھ اعظم کی طرح انھوں نے بھی ایک مذہبی جماعت قائم کرنی چاہی۔ ہند کی

Marfat.com

چار مختلف سمتوں میں چار بڑی بڑی خانقاہوں کی بنیاد ڈالی ان میں سے ایک سرنگا گری متھہ کہلاتی ہے۔ دوسری دوارکا میں سرودھا متھہ کے نام سے مشہور ہے۔ تیسری نے سری کھیتر میں گوبردھن متھہ نام پایا اور چوتھی بدورک آسرم میں جوشی متھہ کہلاتی ہے یہاں یہ امر بھی قابل بیان ہے کہ ان کے مرید اور مریدوں کے چیلوں نے جملہ دس متھہ تعمیر کر کے ایک ایک نامور سنیاسی کے نام سے نامزد کئے۔ زمانہ کی بھی کیا نیرنگیاں ہیں۔ بدھ کے زاہدوں کا پتہ بھی نہ رہا مگر شنکر کے سنیاسی ہندوستان میں اب تک پائے جاتے ہیں —

یوں سولہ سال کا زمانہ شنکر نے حصص ہند کی سیاحت اور ہدایت کے کاموں میں صرف کیا۔ صرف ایک مرتبہ اپنی جاں بلب ماں کو دیکھنے کے لئے دکن گئے آخیر میں وہ کشمیر کو چلے گئے اور اپنی حیات کا باقی حصہ سرنگا گری متھہ میں گزارا وفات سے چند ماہ پیشتر جوشی متھہ کو گئے اور وہاں سے کیدار ناتھہ پہنچے۔ یہاں یہ اعلیٰ مصلح دین، بے مثل واعظ اور عدیم النظیر فلاسفر ۳۲ برس کی عمر میں اپنے مریدوں اور پیرووں کو رنج و محن میں مبتلا چھوڑ کر جہان فانی سے ملک جاودانی میں جا بسا —

یہ گمنام و بے سر پرست سولہ برس کا لڑکا اپنی ماں کے جھونپڑے کو خیر باد کہتا ہوا مالا بار سے نکلا تھا اور اتنے ہی برس اور دنیا میں رہ کر انسانی رفاہ کے لئے مذہبی اصلاحیں کرتا رہا مگر اسی قدر زمانہ اس کی شہرت اور ناموری کے لئے کافی ہوا —

Marfat.com

سولہ سال تک جو عرق ریزیاں مذہبی کتابوں کی تصنیف میں کیں ان کا یہ نتیجہ نکلا کہ اہل ہند نے شنکر کو ان کی وفات کے بعد الوہیت کا درجہ دیا اور اب تک انھیں شیو کا اوتار مانتے چلے آتے ہیں۔ ہندوؤں کے فلسفہ اور آلہیات کے پڑھنے اور سمجھنے میں ان کی تفاسیر اب بھی نہایت بکار آمد ہیں ـــ

جس شخص نے بودھ اور ہندو شاستروں کو غور و خوض سے پڑھا ہے وہ یہی نتیجہ نکال سکتا ہے کہ شنکر کی تمام کوششیں ہر دو مذہب کے لعل بے بہا کی حفاظت میں مبذول رہیں۔ دراصل انھوں نے اپنی اعلیٰ فہم و فراست سے اس بات کے ثابت کرنے میں بڑی کوشش کی کہ ہندو اور بودھ مذہبوں کے اصول ایک ہی ہیں۔ اور بڑی تلاش و تجسس سے دکھایا کہ ہندو اور بودھ فلسفہ باہمدگر مشابہ ہیں اس مشابہت کا ثبوت انھیں وید مقدس اور بعض انپشدوں میں ملا پھر ان مقدس کتابوں پر تفسیریں لکھ کر ان کی بدھ فلسفہ کی طرز پر تشریح کی۔ بدھ اعظم نے فرمایا تھا کہ انسان ذاتی تربیت سے بدھ کا درجہ پا سکتا ہے۔ شنکر نے شرح کی کہ ویدانت فلسفہ کا یہی مطلب ہے کہ انسان کو ذاتی تربیت سے الوہیت حاصل ہو سکتی ہے۔ مگر انھوں نے اپنے مذہب کو الحاد سے بچانے کے لئے خدا کا نام قائم رکھا بدھ کا فلسفہ کپل کے فلسفہ پر مبنی تھا۔ اور شنکر کے ویدانت شاستر کی بنیاد بھی کپل ہی کے فلسفہ پر تھی شنکر کی تفاسیر کے مطالعہ سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ انھوں نے گوتم کے پاک و صاف فلسفہ کو ہندو مذہب کے لباس سے آراستہ کیا ہے ـــ

Marfat.com

مگر شنکر نے صرف بدھ کے فلسفہ ہی کو محفوظ نہیں کیا بلکہ اُن کے زاہدوں کی بڑی جماعت کو بھی بد نظمی اور گمنامی سے بچایا - بیشتر امور جو اقتضائے زمانہ کے بر خلاف تھے یا جن کی ضرورت نہ تھی متروک کردئے اور بہت سے مخترعات جن کی سو سائٹی کی موجودہ حالت کے لئے سخت ضرورت تھی رائج کئے - شنکر کے سنیاسیوں کے گروہ پر سر سری نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ گویا قدیم بودھ مذہب کا گروہ نئی وضع کے کپڑے پہنے ہوے سامنے کھڑا ہے —

بدھ مذہب کے لعل بے بہا کی حفاظت کر کے اور قدیم مذہبی تصانیف پر اعلیٰ درجہ کی مکمل تفسیریں لکھہ کر شنکرنے فی الحقیقت پامال بودھ مذہب کو آخری بربادی سے بچایا - مگر آریہ مذہب کو جو بدھ مذہب کے قبل ہند میں جاری تھا اور جس کی کتابوں پر انہوں نے خود تفسیریں لکھیں محفوظ و مصئوں نہ کر سکی - و بدانتی مذہب اور سری کرشن کے مذہب کے ساتھہ جو ویدوں اور اپنشدوں کا ماخذ تھا افسوسناک تباہی نے وہی کیا تھا جو بودھ مذہب کے ساتھہ غاصب زمانہ کی دست برد نے کیا یہ مذاہب بھی زاہدوں کے مذہبوں کی طرح مفقود ہو گئے - اس لئے گو شنکر کا مذہب قدیم آریہ مذہب کی طرح جاری کیا گیا تھا تاہم اُس میں اور ویدانتی مذہب میں بین فرق نظر آتا ہے —

بودھ اور ہندو مذہبوں میں بت پرستی اِس قدر پھیلی ہوئی تھی کہ شنکر بھی باوصف دماغی قوت صرف کرنے کے ہند سے اُس کی جڑ نہ اُکھیڑ سکے - شاید یہ کام اُنھیں ناممکن معلوم ہوا - اس لئے انھوں نے یہی بہتر

Marfat.com

سمجھا کہ بتوں کی پرستش اور عبادت کے طریقہ میں ضروری ترمیم و تنسیخ کر کے اُسے درست کر دیں اِس امر کا بیان کر دینا شاید ضروری ہوگا کہ ہندو فلسفہ کی نظر سے شنکر بت پرستی کے قائل نہ تھے اور ہیرو پرستش پر اُنھیں بالکل اعتقاد نہ تھا - مگر انھوں نے اِس عام پسند مذہب کے خلاف جہاد بھی نہیں کیا - بلکہ عقائد مروجہ کا تتبع کر کے اپنے بعض متھوں میں سرستی (علم و فضل کی دیوی) شیو اور دوسرے دیوتاؤں کی مورتیں رکھیں - اور خیال کیا کہ جن لوگوں کا جہل و تعصب دور ہو گیا ہے اُنھیں اِن سے ضرر پہنچنے کا کچھ احتمال نہیں مگر جو مرض جہالت میں مبتلا ہیں اُنھیں ذاتی ترتیب کے واسطے اِن سے بے شبہ بڑی مدد ملے گی —

اِس طرح شنکر نے ہند کے فلسفہ اور علم الٰہی کے گرانقدر جگمگا تے ہوئے جواہر منتخب کر کے منسلک کئے اور سری کرشن اور بدھ کی تعلیمات کو محفوظ و مصئون کردیا غالباً گو تم بدھ کپل وستو کے بعد شنکر اچارج ہندوستان میں بڑے اعلیٰ درجہ کے واعظ اور فلا سفر ہو گزرے ہیں —

Marfat.com

رامانج

شنکر اچارج کی وفات کے تقریباً دو سو برس بعد حمایت دین کے لئے دوسرا رہنما پیدا ہوا - شنکر کی پیدایش سے قبل اور بدھ کی وفات کے کچھ دنوں بعد شیومت نے ہندوستان میں بہت رواج پایا تھا - شیو اور اُن کی زوجہ کی حمد و ثنا کے گیت گانے کے لئے بیشمار کتابیں تصنیف ہوئیں ملک میں صدہا مندر تعمیر کئے گئے اور بودھوں کے بہت سے معابد تبدیل ہو کر شیوالے بن گئے - شنکر باوجود ذاتی فضل و کمال کے شیویوں کو اُن کے مضبوط کمین گاہوں سے ہٹانے کی جرات نہ کرسکے - شاید اِس مذہب کے خلاف جہاد کرنا اُن کی قدرت و مکنت میں نہ تھا - لہذا شنکر کی وفات کے بعد اُنھیں لوگوں نے شیو کا اوتار تسلیم کرلیا اور اُن کے اقوال و اشعار کو شیو مذہب کی تائید میں سنداً پیش کرنے لگے —

گو علما و فقہاء نے شنکر کے فلسفہ کو تسلیم کرلیا مگر عوام میں اُن کے مذہب کو حسن قبول حاصل نہیں ہوا - اُن کے سنیاسیوں کا گروہ جیسا تھا ویسا ہی رہا مگر اُن کی تعلیمات صفحۂ روزکار سے مٹ گئیں —

Marfat.com

الغرض شیویوں کا تعصب دور کرنے کے لئے جو ہند میں اِدھر سے اُدھر تک پھیلا ہوا تھا اور اقوال مستند میں جنہیر مذہب کی بنیاد تھی سادگی اور رفعت پیدا کرنے کے لئے دکن میں ایک بزرگ پیدا ہوئے ۔ اس طرح شمالی ہند کے مذہب کی حفظ و حمایت کے لئے جس کی بنیاد جمنا اور گنگا کے دو آبہ میں پڑی تھی دریائے کرشنا اور کاویری کے کناروں پر یکے بہ دیگرے دو بزرگوں کا ظہور ہوا —

یہ بزرگ رامانج تھے جو مقام پرمبر میں پیدا ہوئے ۔ اُن کے پدر بزرگوار کا نام کیشب اور والدہ کا نام دھومی دیوی تھا ۔ اُنھوں نے کنچن پور ضلع بجے نگر میں تعلیم پائی اور وہیں سے اپنے نئے مذہب کے وعظ و تلقین شروع کی یہاں سے وہ سریرنگ پٹم چلے گئے جہاں اُنہوں نے کئی سال قیام کرکے اپنے مذہب اور فلسفہ پر بہت سی کتابیں تصنیف کیں —

اس کے بعد اُنھوں نے اشاعت دین کا دورہ شروع کیا اور اثناء سفر میں بہت سے علما و حکما کو مناظرات فلسفہ میں شکست دیکر اپنے خیالات کا پیرو بنا لیا ۔ بہت سے شیوالوں پر قبضہ کرکے اُن میں وشنوں کی پرستش جاری کردی ۔ وشنو اور شیو کے عابدوں میں روز بروز مناقشات بڑھنے لگے حتٰی کہ سریرنگ پٹم کا بادشاہ ویشنیویوں کی تباہی اور بیخ کنی پر آمادہ ہو گیا ۔ رامانج جان بچا کر بھاگے اور کرناٹک کی سلطنت میں پناہ لی ۔ یہاں کا فرما نروا جین تھا ۔ مگر رامانج نے کوشش و تدبیر سے اُسے وشنو مذہب کا پیرو بنا لیا شاہ موصوف نے جادب کے مقام پر ایک

Marfat.com

بہت بڑا مندر تعمیر کیا جس میں راما نج بارہ برس تک مقیم رہے —

آخر کار رامانج نے اپنے دشمن شاہ سریرنگ پٹنم کے مرنے کی خبر سن کر وطن مالوف کی طرف فوراً معاودت کی اور یہاں حیات مستعار کا باقی حصہ فقر و عبادات میں گزارا —

قدما کی طرح رامانج نے بھی اپنے مذہب کی بنیاد اپنے ھی فلسفہ پر رکھی مگر بدھ کے فلسفہ سے گزر گرحتی الوسع وہ عوام الناس کے عقائد کے ساتھہ قدم بقدم چلے انھوں نے اپنے فسلفہ میں دو خاص نکتے جو شنکر نے بدھ فلاسفی سے اخز کئے تھے نکال ڈالے انھوں نے اس مسئلہ کو کہ " انسان خدا ھو سکتا ھے " تسلیم نہیں کیا - وہ کہتے تھے کہ انسان نہ خدا ھے نہ اس کے بعد وہ خدا ھو جانے کی تمنا کر سکتا ھے - انسان اور خدا میں وھی تعلق ھے جو آقا اور خادم یا باپ اور بیٹے میں ھوتا ھے البتہ ذاتی تربیت سے انسان میں قادر مطلق کے سوا اور سب خدائی صفتیں پیدا ھو سکتی ھیں —

رامانج اور شنکر کے فلسفیوں میں ایک اور بھی اصولی اختلاف ھے - شنکر کے ھاں خدا کو صفات سے معرا مانا گیا ھے اصل میں اُن کا میلان طبع از اول تا آخر بدھ کے فلسفہ کی طرف تھا یعنی شنکر کے ھاں خدا میں صفات کا نہ پایا جانا بدھ کے ھاں خدا نہ ھونے کے برابر ھے مگر رامانج نے اپنے مذہب میں دھر یے پن کے مشابہ بھی کسی بات کا بیان کرنا جائز نہ رکھا - اُنھوں نے خدا کو کل صفات سے موصوف مانا ھے اور خدا کے اوتاروں کو بھی تسلیم کیا ھے —

انھوں نے مکتی یعنی نجات حاصل کرنے کے یہ پانچ

Marfat.com

درجے بتائے هیں (۱) مندر میں جھاڑو دینا (۲) پرستش کے واسطے پھول وغیرہ چن کر لانا (۳) خدا کی پرستش کرنا (۴) خدا کے ناموں کے گیت گانا۔ اور شاستروں کا مطالعہ کرنا۔ (۵) مراقبہ زهد و عشق الهی کرنا ـــ

گو بادی النظر میں رامانج نے شنکر اور بدھ کے فلسفہ سے اختلاف کیا مگر حصول نجات اور مذهبی گروہ کے قیام میں اُن دونوں کی تقلید کی۔ گروہ بنانے میں اُنھوں نے شنکر کا حرف بحرف تتبع کیا اور معدود تعداد کے خاص خاص متھہ تعمیر کرکے اپنے پیرووں کو کسی نہ کسی متھہ سے تعلق رکھنے کی هدایت دی۔ شیو مت هندوستان میں عالمگیر مذهب هو رها تھا اور رامانج کے وشنو مذهب کو اس قدر فروغ نہیں هوا لهذا شنکر کے متھوں کا طریقہ عام هو گیا اور تمام حصص هند میں قدر کی نگاهوں سے دیکھا جاتا هے۔ شنکر کے متھہ کل هند میں پائے جاتے هیں مگر رامانج کے مذهب کا یہ حال نہیں هے۔ وہ شمال میں عام پسند نہیں هوا اور اُن کے متھہ میان دو آب مشکل سے ایک دوهوں گے ـ

البتہ ملک دکن میں رامانج یا اُن کے مریدوں کے تعمیر کئے هوئے متھہ کثرت سے هیں وهاں شمال میں وندهیا چل کے سلسلہ سے لے کر جنوب میں بھرهند تک لاکھوں مرد و زن خاص کر اُنهیں کے مذهب کے پیرو هیں اور هزار ها آدمی اُنهیں و شنو کا اوتار مان کر پرستش و عبادت کرتے هیں ـ

Marfat.com

رامانند

جس وقت ہند میں سلطنت مغلیہ کے اقبال کا ستارہ چمک رہا تھا - اسلام ہند و مذہب کا مد مقابل بنا ہوا تھا اور ہر دو مذاہب کے اصول ایک دوسرے میں خلط ملط ہو رہے تھے - شمالی ہند کے مختلف حصوں میں تین معاصر رہنما رامانند، گورکھ ناتھ، کبیر ہند و مذہب کی عظمت و سادگی پر وعظ دینے کے لئے ظاہر ہوئے غالباً یہ جہانگیر اور شاہ جہاں شاہان دہلی کا عہد تھا —

بعض مورخین کی رائے ہے کہ رامانند رامانج کے مرید تھے - مگر چونکہ اُنھوں نے رامانج کی پیدائش سے تقریباً سو برس بعد ظہور فرمایا لہذا ان کا اس دکھنی بزرگ کا براہ راست شاگرد ہونا ممکن نہ تھا - لیکن وہ رامانج کے مذہب کے پیرو ضرور تھے انھوں کے ان کا فلسفہ سیکھہ لیا تھا اور ان کے مذہب کو عام پسند بنانے میں ساعی تھے —

افسوس کا مقام ہے کہ ہم رامانند کے حالات سے بہت کم واقف ہیں - ان کے تذکرہ نویسوں نے افسانوں، خیالی قصوں اور ہزل و حکایات سے بہت سے صفحے رنگے ہیں اور بعض سر بر آوردہ مریدوں کے حالات تحریر

Marfat.com

کرکے اُن کی خاص سوانح عمری کے لئے بہت ہی کم جگہہ چھوڑی ہے - لیکن یہ امر مسلم ہے کہ وہ متبرک شہر بنارس میں مقیم رہے اور وہیں سے اپنے مذہب کے وعظ شروع کئے —

نہ انھوں نے کوئی نیا فلسفہ ایجاد کیا اور نہ ان کا کوئی نیا مذہب تھا - ہاں اگر کوئی تجدید کہی جاسکتی ہے تو وہ یہی ہے کہ اُنھوں نے ہند کے مشہور هیرو رام کو الوهیت کا درجہ دیکر شمالی ہند میں اُن کی پرستش کو رواج دیا —

کوئی شخص رامانند کی تعلیمات مطالعہ کرنے کی تکلیف گوارا کرے تو وہ فوراً یہی نتیجہ نکال لیگا کہ اُن کا منشا صرف رامانج کے مذہب کو عام پسند بنانیکا تھا - شنکر اور رامانج کی طرح اُنھوں نے اپنی کتابیں زبان سنسکرت میں تصنیف نہیں کیں - بلکہ ملک کی عام فہم زبان میں لکھیں - رام کو خدا کا اوتار ماننے سے اُن کو صرف عوام میں اشاعت دین مقصود تھی - اُن کو معلوم ہوا کہ رامانج نے جو کچھہ خدا کی بابت لکھا تھا وہ شنکر کی تحریرات کی بہ نسبت سریع الفہم تھا مگر پھر بھی عام طور پر انسانی فہم و ادراک سے بعید تھا عوام الناس ایسے خدا کا تصور کیونکر کرسکتے ہیں جس کا جاننا رشیوں اور دانش مندوں کی سمجھہ سے بھی خارج ہو - البتہ وہ ایک ایسے هیرو کا تصور اور عبادت بہت آسانی سے کرسکتے ہیں جس کی توصیف و ثنا کرنا اُنھیں لڑکپن سے سکھایا گیا ہو جس کی بہادرانہ فتوحات کو وہ مدت العمر سے سنتے آئے ہوں جس کی شجاعت کے کارناموں نے اُن کے دلوں کو اپنی

Marfat.com

طرف متوجہ کر لیا ہو اور خدا کے بعد جس کی عظمت و تقدیس ہر فرد بشر کے دل میں جاگزیں ہو - جب لوگوں نے سنا کہ اُن کے نہایت عزیز ہیرو رام خدا کے اوتار ہیں تو سب نے فوراً اُن کی پرستش و عبادت شروع کردی - رامانند کے مذہب کو شمالی ہند میں قبولیت عام حاصل ہونے کا یہی سبب تھا ـــ

رامانند نے متقدمین کی طرح اپنے پیرووں کے دو حصے کئے یعنی زاہد اور دنیادار زاہدوں کے گروہ کی ترتیب میں اُنھوں نے رامانج کی پیروی کی اور اُن کے طریقے میں چند ریفارم داخل کرکے کسی قدر جدت بھی پیدا کردی - یہ سب گروہ گوتم بدھ کی جماعت کبری کی تقلید میں بنائے گئے تھے - لہذا شنکر، رامانج اور رامانند کے مذہبی گروہوں میں مشکل سے کوئی نئی بات پائی جاتی تھی شنکر کی جماعت کے لئے دس متھ تھے رامانند نے اپنے گروہ کے لئے متھوں کی تعداد سات ہی رکھی اور ہر پیرو کو ان سات متھوں میں سے کسی نہ کسی متھ سے تعلق رکھنا لازمی کر دیا - جس دستور العمل کی پیروی ان متھوں میں کی جاتی اُن میں اور شنکر کے متھو کے دستور العمل میں شاید ہی کوئی بین اختلاف پایا جاتا تھا - بلکہ اب تک وہ ایک ہی قسم کی جماعتیں ہیں فرق صرف اتنا تھا کہ شنکر کے متھوں کے زاہد شیو کی پرستش مثل خدا کے کرتے تھے - اور رامانند کے متھوں میں رام کو وشنو کا اوتار مان کر پرستش ہوتی تھی - شیو اور وشنو کے متھوں کے متعلق کچھ اراضی بھی ہوتی ہے اور اس کے مالک مہنت ہوتے ہیں کوئی اجنبی شخص جب تک دونوں قسم کے متھوں کی عبادت کا

Marfat.com

طریقہ دریافت نہ کرلے اسے ان میں کچھ فرق معلوم نہو گا مگر یہ امر قابل بیان ہے کہ جو زاہد رامانج کے متھوں سے متعلق تھے انہیں سخت پابندی اور عشرت کی زندگی بسر کرنی پڑتی تھی - برخلاف اسکے راما نند کے متھوں کے زاہدوں کی طرز معاشرت بہت آسان تھی - بہر نوع راما نند نے اپنے مذہب کو زیادہ تر عام پسند اور سادہ بنانے کی کوشش کی اور یہی ان کا اصل مقصد تھا - وہ چاہتے تھے کہ پجاریوں اور فلسفیوں کے مذہب کے مقابلہ میں اس مذہب کی پیروی سہل تر ہوجاے —

راما نند کے بارہ ارشد تلامذہ تھے جو اعلیٰ قوم برہمن سے لے کر ادنیٰ قوم چنڈالی تک ہر قوم میں سے منتخب کئے گئے تھے - راما نند کی زندگی میں اور ان کی وفات کے بعد بھی یہ بارھوں مرید اشاعت دین میں سرگرم رھے بلکہ اس امر میں اپنے مرشد سے بھی سبقت لے گئے - مریدوں کے مختلف القوم ہونے سے ظاہر ہوتا ہے کہ راما نند ذات کی تفریق کچھ خیال نہ کرتے تھے - اور ہر ملت کے آدمیوں کو بطیب خاطر اپنے گروہ میں داخل کرتے تھے —

ان مریدوں نے صفحہ روزگار پر لازوال یادگاریں چھوڑیں ہیں مگر ان میں سے ایک تو اپنے مرشد سے بھی بڑھ گئے اور ان کا دل اپنے ہمعصروں بلکہ خود مرشد کے مقابلہ میں آسمانی نور سے زیادہ تر منور ہوا - یہ اعلیٰ بزرگ کبیر تھے لیکن ان کی سوانح عمری لکھنے سے پیشتر ہم ان چار شخصوں کا مختصراً بیان کرتے ہیں جو راما نند کے پیرو ہیں کم درجہ کے سمجھے جاتے تھے

Marfat.com

گو وہ راما نند کے بارہ مریدوں میں بڑھے چڑھے نہ تھے تاہم قدر و عظمت میں ان کے ہم پلہ ضرور تھے۔

ان میں سے ایک ناوا جی تھے جو مشہور کتاب بھگت مال کے مصنف ہوے دوسرے سور داس جو ہند میں نامی کبیشر اور اعلیٰ درجہ کے مغنی ہو گزرے ہیں باقی دو عدیم النظیر شاعر تھے جن سے تعلیم یافتہ طبقہ کے آدمی بخوبی واقف ہیں یعنی تلسی داس بھاشا رامائن کے مصنف اور جیدیوجن کا کلام وجد و سماع کی مجلسوں۔ معابدوں اور رمنوں میں برابر گایا جاتا ہے ــ

ناوا جی ایک مبتذل قوم میں پیدا ہوے تھے۔ ان کی ماں سخت کال کے دنوں میں ان کو ایک جھاڑی میں چھوڑ گئی اور دو ویشنو زاہد انھیں اٹھا کر اپنے متھہ میں لے گئے وہاں وہ پرورش پا کر اس مشہور تذکرے کے مصنف ہوے جس کا جواب آج تک شمالی ہند میں کسی نے نہیں لکھا ــ

ہوش سنبھالتے ہی وہ اپنا تعلق متھہ مذکور سے قطع کرکے راما نند کے مرید ہوگئے۔ مشہور ہے کہ بھگت مال کا تذکرہ انھوں نے اپنے مرشد کی فرمائش سے لکھا تھا۔ ناوا جی صرف غیر معمولی شاعر ہی نہ تھے بلکہ صاحب باطن بھی تھے اور ان کا عشق الٰہی اور فقرا و مشائخ کے ساتھ اعتقاد تاریخ ہند میں عدیم المثال ہے۔

سور داس کی سوانح زندگی بہت کم معلوم ہیں۔ وہ اندھے تھے اور اس وقت کے مقبول شاعروں میں سے تھے۔ ان کا مدفن (سماوہ) بنارس کے قریب موضع شب پور میں ہے۔ روایت ہے کہ وہ ایک برھمن کے گھر میں پیدا ہوے اور اکبر شاہ دہلی کے عہد میں

Marfat.com

تھوڑے عرصہ تک محکمہ مال میں تحصیلدار رہے۔ ایک دفعہ انہوں نے کل زر محاصل بندرابن میں مدن موہن جی کے مندر کے لئے وقف کر دیا اور خالی صندوق پتھروں سے بھر کر شاہی دربار میں بھیج دیے۔ اس جرم پر موتمن الدولہ راجہ تودرمل نے انہیں قید کر دیا۔ مگر اکبر نے دیوانہ سمجھ کر رہائی کا حکم دیا۔ سورداس وشنو مذہب کے زاہد ہو کر سارے ہند میں پھرتے رہے اور بے شمار گیت اور کبت تصنیف کر کر کے گاتے رہے۔ ان کے ہر ایک گیت اور کبت سے محبت الٰہی اور روحانیت ٹپکتی ہے —

تلسی داس چترکوٹ کی پہاڑی کے قریب حج پور کے ایک برہمن خاندان میں پیدا ہوے۔ پہلے وہ راجہ بنارس کے دیوان رہے مگر بعد کو فقر و زہد اختیار کرکے بندرابن چلے گئے۔ بہت سے مقامات کا سفر کرکے وہ بنارس کو واپس آے اور یہاں راماین کی مشہور کتاب لکھی۔ اس کے سوا چلد اور کتابیں بھی تصنیف کیں اواخر زندگی کا حصہ اسی متبرک شہر میں گزارا —

جیدیو مغربی بنگال کے موضع کیندابل میں پیدا ہوے۔ شاید ہندوستان میں یہ گانے کی نظم کے بہت بڑے شاعر ہوے ہیں وہ مفلس تھے مگر آخرکار ایک لڑکی کے ساتھ جسے اس کا باپ ان کے جھونپڑے پر چھوڑ گیا تھا شادی کرنے پر مجبور ہوے۔ انھوں نے اپنی تمام عمر اپنے ہی گانوں میں رہ کر زہد و عبادت میں بسر کی مگر ان کے گیت * گوبند کو لوگ ہمالیہ

---

* یہ کتاب تقریباً سنہ ۱۲۰۰ ع میں لکھی گئی — مترجم

Marfat.com

سے لے کر سمندر تک سارے ہندوستان میں پڑھتے اور گاتے تھے —

یوں رامانند کا مذہب تمام ملک میں پھیل گیا۔ ان کے مریدوں نے سارے ہند میں گشت کرکے عوام الناس کو مذہبی واعظ سنائے مگر ان کے چار شاعر مریدوں نے اپنے پر تاثیر گیتوں اور دلکش نظم سے دین کی اشاعت میں بہت کچھ کیا۔ تھوڑے ہی دنوں میں رامانند کا ویشنومت یا دوسرے الفاظ میں رام کی پرستش کا طریقہ ہندوستان میں نہایت مقبول و پسندیدہ ہو گیا۔ گو ان کے مریدوں نے وشنو کے علاوہ اور اوتاروں کو بھی مانا ہے مگر رام کی پرستش پر بہت زور دیا ہے بلکہ اب تک ان کے پیروؤں میں رامانندیوں کا فرقہ بہت بڑا ہے جو رام سیتا۔ اور ہنومان کی پرستش کرتا ہے۔ شنکر کی اعلیٰ نظم اور برتر فلسفہ نے شیومت کی بڑی حمایت کی مگر رامانند نے اسے بڑی زک دی اور اب تک ان کا وشنو مذہب ہند کے شمالی حصہ میں پھیلا ہوا ہے —

Marfat.com

کبیر

کبیر نے اپنے مرشد رامانند کی بہ نسبت مذہب میں اور بھی سادگی اور عظمت پیدا کی۔ رامانند نے مذہبی رسوم سے جہاں تک وہ ان کے اصول سے مطابقت رکھتے تھے پہلو بہ پہلو رہنے کی سعی کی۔ مگر کبیر رسمیات دینی اور ضوابط مذہبی سے بالکل الگ چلے۔ ان کے مذہب میں سادگی تھی۔ ان کا قول خدا کا عشق نا ستنا ہی اور طریق نجات عبادت الٰہی تھا ــــ

ان کی سوانح عمری ایک مخفی اسرار ہے۔ ہم ان کے دوران زندگی کے حالات سے بالکل واقف نہیں ہیں۔ البتہ ان کی تعلیمات کا مجموعہ اکثر کتابوں میں پایا جاتا ہے جو نہایت سلیس اور عام فہم عبارت میں لکھی گئی ہیں ان کے مقبول اشعار سرحد بنگال سے لیکر پنجاب تک اب بھی لوگوں کی زبانوں پر ہیں۔ گو ان کی زندگی کے سوانح صفحۂ روزگار سے مٹ گئے مگر ان کا موثر عاشقانہ اور نصیحت آمیز کلام لوگوں کے دلوں میں ایسا رچ گیا ہے کہ قیامت تک فراموش نہیں ہوسکتا ــــ

مشہور ہے کہ وہ ایک برہمن کی بیوہ لڑکی کے بطن سے پیدا ہوے جس نے اس خوف سے کہ کہیں اس کا راز سر بستہ فاش نہ ہو جاے انہیں کسی جنگل میں ڈال دیا

Marfat.com

اس وقت نوری جولاها اور اس کی بیوی کسی پاس کے گاؤں میں مہمان جاتے تھے ان میاں بیوی نے اس معصوم بچہ کو جنگل میں بلکتا ہوا دیکھکر ترس کھایا اور اپنے گھر لاکر اپنی اولاد بنا کر پالا پوسا —

رامانند کے مرید ہونے سے پہلے ہم کو کبیر کے حالات معلوم نہیں۔ لڑکپن ہی سے مذہب کا سودا ان کے سر میں بھرا تھا۔ گو سو تیلے باپ نے ان کی شادی بھی کردی تھی مگر انہیں نہ کچھہ گھر سے لگاؤ تھا نہ بیوی بچوں کی محبت تھی۔ وہ متبرک شہر بنارس میں چکر لگایا کرتے تھے۔ ایک دن انہیں گھر کو پلٹنے کا خیال نہ رہا اور رات کو دریاے گنگا کے کسی گھاٹ کی سیڑھیوں پر پڑ کر سو رہے —

جب کبیر گنگا کے گھاٹ پر سو رہے تھے رامانند جو مشہور واعظ و عابد تھے اشنان کے لئے وہاں تشریف لاے۔ ابھی روز روشن نہ ہوا تھا۔ اندھیرے میں انہیں کچھہ معلوم نہ ہوا اور ان کا پاوں کبیر کی چھاتی پر جا پڑا۔ جو نہیں انہیں انسانی جسم محسوس ہوا ان کے منہ سے بیساختہ نکلا "رام رام" کبیر کلبلا کر اٹھہ بیٹھے اور کہنے لگے "آخرکار میں نے اسے پا لیا —

رامانند کبیر کے بشرہ سے کچھہ آثار سعادت دیکھکر انہیں اپنے مٹھہ میں لے آے اور وہ اسی روز باضابطہ رامانند کے مذہب میں داخل ہو گئے۔ مگر ہم یہ نہیں بتاسکتے کہ وہ کب تک اپنے گروہ کی اطاعت و پیروی میں ثابت قدم رہے۔ غالباً مرشد کی وفات کے بعد انہوں نے اپنے مذہب کی وعظ و تلقین شروع کی اصلیت خواہ کچھہ ہی ہو مگر کبیر تھوڑے ہی عرصہ میں اپنے مرشد

Marfat.com

سے بڑہ گئے اور ان کا مذہب ہند کے مذاہب موجودہ کے مقابلہ میں بہت طاقتور ثابت ہوا —

اُنھوں نے حیات مستعار کا بقیہ زمانہ مذہبی وعظ و تلقین میں گزارا مگر اُن کے وعظ کہنے کا طریقہ سب سے نرالا تھا - وہ وعظ نہیں دیتے تھے بلکہ اپنا مذہب عام فہم نظم میں گا گا کر سناتے تھے - اُن کی تمام تعلیمات گیتوں اور کبتوں میں بیان کی گئی ہیں - وہ کسی کو اپنا مذہب اختیار کرنے کی ترغیب نہیں دیتے تھے - ہاں ملک میں معرفت الٰہی کے گیت گاتے پھرتے تھے جن میں مذہبی قیود اور رسوم کو بدعت ٹھیرایا تھا - اُن کی نہ کوئی ذات و قوم و ملت تھی - نہ وہ کوئی بت یا علم الا صنام (دیوسالا) رکھتے تھے - وہ صاحب باطن اور عشق الٰہی کا راگ گانے والے تھے - اُنھوں نے مسئلہ صلح کُل تعلیم کرکے بکمال جرأت کُل مذاہب کو غیر ضروری ثابت کیا - اُن کی ملت عشق الٰہی تھی - یعنی قدرت کاملہ کا عشق اور قدرتی عشق سے قدرتی اشیاء کا عشق اور قدرتی اشیاء کے عشق سے مالک قدرت کاملہ کا عشق —

کبیر کی لوگ بہت سی کہانیاں اور روایتیں بیان کرتے ہیں مگر اُن میں سے بیشتر اُن کے مداحوں کی ایجاد کی ہوئی ہیں - ہاں ایک روایت کُل تذکرہ نویسوں نے نقل کی ہے لہذا ہم اُسے نیک چلنی کی اعلیٰ نظیر سمجھکر یہاں درج کرتے ہیں —

کبیر اور اُن کی بیوی لوئی شہر کے باہر ایک کھوہ میں رہتے اور جو زاہد و عابد اُن کے ہاں مہمان جاتے اُنھیں کھانا کھلایا کرتے تھے مگر کبیر خود بھی گداگر تھے اور اکثر و بیشتر ضرورت کے وقت دریوزہ گری سے

Marfat.com

اپنی حاجت پوری کرتے تھے - ایک دن اتفاق سے اُن کے پاس کچھ بھی نہ تھا اور بیس پچیس بھوکے فقیر اُن کے دروازہ پر آگئے - اُس وقت اُنھیں انتہا کی تنگ مزاجی اور پریشانی تھی - اُن کی نیک دل بیوی اُن کی تیوری پر بل دیکھکر دریافت کرنے لگی اور کبیر نے اپنی پریشانی کا حال کہا تو میاں بیوی میں یوں مکالمہ ہونے لگا —

لوئی (کبیر کی بیوی) پیارے شوہر - تم مجھے اجازت دو تو میں فلاں ساھوکار کے بیٹے سے کچھہ روپیہ لے آؤں —

کبیر - یہ کیوں کر ممکن ہے ؟ اُس کا باپ تو بڑا کنجوس ہے - وہ ہمیں روپیہ کیوں دینے لگا —

لوئی - بیشک یہ سچ ہے مگر وہ مجھہ پر ہزار جان سے عاشق ہے - میری محبت میں دیوانہ ہورہا ہے - اُس نے ایک مرتبہ مجھے کچھہ روپیہ دینے کو کہا تھا - اب میں اُس سے طلب کرونگی تو تھوڑا بہت دے ہی نکلے گا - دیکھو میں آج کس تدبیر سے اس سے رقم اینٹھتی ہوں اور موذی کاتے کو محبت جتانے کی کیسی سزا دیتی ہوں —

کبیر (خوش ہوکر) ہو ہو ہو - یہ تدبیر تو خوب نکالی - اچھا اب تم جلد جاؤ اور کچھہ روپیہ لے آؤ - دیکھو دروازے پر کتنے آدمی بھوکے بیٹھے ہیں روپیہ ملجائے تو اُن کے کھانے پینے کا کچھہ بندوبست کیا جائے —

لوئی چلی اور چل کر ساھوکار کے نوجوان بیٹے کے گھر پہنچی - رات کے ملنے کا وعدہ کرتے ہی نوجوان نے لوئی کو جس قدر روپیہ اُس نے طلب کیا دیدیا وہ روپیہ لیکر گھر آئی اور کبیر نے فقیروں کی بڑے

Marfat.com

اهتمام سے دعوت کی —

دن کھانا کھلانے میں گزرا ۔ آفتاب نے چادر شب میں چہرہ چھپایا اور سارے عالم میں اندھیرا ھی اندھیرا چھا گیا ۔ یہ موسم برسات کی رات تھی مینھہ جھم برس رھا تھا اور چوبائی ھوا کے تیز و تند جھوکوں نے زمین میں زلزلہ ڈال رکھا تھا ۔ بجلی کا بار بار چمکنا ھر گلی و کوچہ میں کھر کھر پانی کا بھنا پر نالونکا دھائیں دھائیں کرنا ۔ اولتیوں کا لگا تار ٹپکنا ۔ مینھہ کا برسنا ۔ انگڈائیوں کا ڈوبا ھونا ایک چشم زدن کے لئے دکھا جاتا اور پھر اندھیرا گھپ ھو جاتا ۔ اِس ڈراؤنی وحشت خیز رات اور طوفان برق و باد میں کبیر اپنی پیاری بیوی کو سر سے پاؤں تک کمبل اُڑھا اور کاندھے پر چڑھا کر اُس شہوت پرست نوجوان کے مکان پر پھنچے بیوی کو اندر بھیج دیا اور خود دروازے کے قریب ٹھیر کر اُس کی واپسی کا انتظار کرنے لگے ۔ اُدھر تماشبین نوجوان کو اُس رات اپنی معشوقہ کی ملاقات سے قطعی یاس ھوچکی تھی ۔ مگر جب اِس موھنی مورت عابد کش شعلۂ جوالہ کو اپنے کھرہ میں کھڑا دیکھا تو سخت متحیر ھوا اور تل دھار اوپر دھار برستے ھوئے مینھہ میں اوئی کا بدن ذرا بھی بھیگا نہ پایا تو اُس کا تعجب اور بھی بڑھ گیا —

نوجوان (ساھو کار کا لڑکا) میری جان مجھے تو اُمید نہ تھی کہ آج کی رات تم آؤگی ۔ بھلا ایسے مینھہ برستے میں یہاں تک کیونکر آئیں میں دیکھتا ھوں نہ تمھارا جسم بھیگا ھے نہ پاؤں کیچڑ میں بھرے ھیں ۔ واہ یہ تو اچھا اِعجاز کیا —

Marfat.com

لوئی ۔ جناب میرے میاں مجھے اپنے کاندھے پر چڑھا کر یہاں لائے ہیں ۔

نوجوان (سخت متحیر ہو کر) تمہارے میاں ! تمہارے شوہر !! کیا تمہارے شوہر تمہیں میرے پاس لائے ہیں !!!

یہ کہکر وہ لوئی کے قدموں پر گر پڑا ۔ کہا تم آج سے میری ماں ہوئیں اور فوراً دروازہ کی طرف دوڑ کر کبیر کے قدم لئے اِس کے آگے صرف اسی قدر بیان کرنا کافی ہے کہ ساہوکار کا لڑکا اُسی وقت سے کبیر کا تہ دل سے معتقد اور پیرو ہو گیا ۔

زاہد و عبادت کی زندگی کے بعد کبیر نے مگر میں انتقال فرمایا اُن کو خدا کا فرزند کہنا بجا ہے ۔ وہ ایک قوم یا ایک مذہب نہ رکھتے تھے ۔ اُن کا گھر دنیا ۔ اُن کے بھائی بند بنی نوع انسان اور اُن کا باپ خالق ارض و سما تھا اس لئے اُن کی وفات کے بعد ہندو مسلمانوں میں اُن کی تجہیز و تکفین پر بڑا تنازع ہوا ۔ کبیر کی مذہبی جماعت کے بڑے ہونے کا اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ دو مخالف مذہبوں کے فریق جس دن سے پنجاب کی سر زمین پر ملے ایک دوسرے میں باہم نقیض چلی آتی تھی ان میں سے ہر ایک کبیر کی نعش کو اپنے پیشوا کی نعش بتاتا تھا ۔

کہتے ہیں کہ کبیر کی میت پر ہندو مسلمانوں میں جنگ عظیم ہو جاتی ۔ ایک طرف راجہ بنارس ہندوؤں کا تندی دل لئے ہوئے اُن کی نعش کو جلانے پر آمادہ ۔

Marfat.com

دوسری طرف بزلی خاں مسلمانوں کے جم غفیر کے ساتھ نعش مذکور کو دفن کرنے کے لئے کمر بستہ مگر عین اس نازک وقت میں کبیر کی پاک روح نے ظاہر ہو کر ہندو مسلمانوں سے نعش پر سے کفن اُتارنے کو کہا کفن اُٹھاتے ہی اُس کے نیچے ایک ڈھیر پھولوں کا نکلا جسے دیکھ کر سب کو حیرت ہو گئی -

نصف پھول لے کر راجہ بنارس نے دریائے گنگا کے متبرک کنارے پر جلائے اور خاکستر پر ایک مٹھ بنوا دیا جو کبیر چورا کے نام سے مشہور ہے - اور کبیر پنتھیوں کی جاترا کا مقام ہے - دوسرا نصف حصہ پھولوں کا بزلی خاں نے لیا اور مگر میں جہاں کبیر نے وفات پائی تھی دفن کرکے اُس پر ایک عظیم الشان مقبرہ تعمیر کرایا جو اب تک مسلمانوں کا متبرک زیارت گاہ ہے - تاریخ عالم میں ہم ایسے برگزیدہ بزرگ کی نظیر نہیں پاتے جسے دو مختلف مذہبوں کے فرقوں نے اس طرح اُلوہیت کا مرتبہ دیا ہو - عرفی شیرازی نے کیا خوب کہا ہے -

چناں با نیک و بد عرفی بسر کن کز پس از مردن
مسلمانت بزمزم شوید و ہندو بسوز انند

اب ہم کبیر کی دو ایک کراماتیں جنسے اخلاقی نتیجے نکلتے ہیں ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے درج ذیل کرکے کتاب ہذا کا پہلا حصہ ختم کرتے ہیں -

(۱) تسبیح کا دانہ دانہ شمار کرکے عمر گزار دی مگر دل کی ظلمت دور نہ ہوئی اس لئے تسبیح کے دانے شمار کرنے سے صفائی قلب پیدا کرنا بہتر ہے -

(۲) اگر دو من چتھڑے گدڑے لاد کر ہر دوار پہنچے اور مختلف متبرک مقامات کی جاترا کی - مگر جب تک

Marfat.com

دل عشق الہی سے روشن نہ ہو جاتا کرنا لا حاصل ہے - کعبہ جا کر سجدہ کیا مگر جب تک مکرو زور' دور ہو کر دل میں عشق الہی پیدا نہ ہو حج کا کچھہ ثواب نہیں ملتا اگر گلستاں بوستاں پڑہ کر سعدی کا مطلب نہ سمجھا تو ایسے علم و فضل سے کیا فائدہ ہوا -

(۳) میں اپنے محبوب (خدا) کے کلام کا عاشق ہوں - اس کے سوا اور کسی طرح میرے دل کو تسکین نہیں ہو سکتی - اگر مچھلی کو پکڑ کر سونے کے گہوارہ میں رکھیں اور آب حیات اُسے پلائیں تاہم یقیناً وہ تھوڑی دیر میں مر جائیگی -

قدر گوہر شاہ داند یا بداند جوہری

پس جس کے دل میں عشق الہی پیدا ہو گیا ہے وہی خدا کو پا سکتا ہے —

Marfat.com

Marfat.com

انجمن ترقی اُردو اورنگ آباد دکن

اپنے ان مہربان اصحاب کی فہرست مرتب کر رہی ہے جو اس بات کی عام اجازت دیدیں کہ آئندہ جو کتاب انجمن سے شائع ہو، وہ بغیر ان سے دوبارہ دریافت کئے، تیار ہوتے ہی ان کی خدمت میں بذریعہ وی پی روانہ کردی جایا کرے۔ ہمیں امید ہے کہ قدردانان زبان اردو ہمیں عام طور پر اس کی اجازت دیدیں گے کہ ان کے اسمائے گرامی اس فہرست میں درج کرلئے جائیں اور انجمن سے جو نئی کتاب شائع ہو، فوراً بغیر دریافت کئے روانہ کردی جایا کرے۔ یہ انجمن کی بہت بڑی مدد ہوگی اور آئندہ اسے نئی نئی کتابوں کے طبع کرنے میں بڑی سہولت ہوجائے گی۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارے وہ معاونین جو اردو کی ترقی کے دل سے بہی خواہ ہیں، اس اعانت کے دینے میں دریغ نہ فرمائیں گے —

ایسے اصحاب انجمن کے رکن سمجھے جائیں گے اور ان کی خدمت میں کل کتابیں جو آئندہ شائع ہوں گی وقتاً فوقتاً چوتھائی قیمت کم کرکے روانہ ہوں گی —

المشتہر

انجمن ترقی اردو اورنگ آباد (دکن)

Marfat.com

اردو

یہ انجمن کا سہ ماہی رسالہ ہے جس میں ادب اور زبان کے ہر پہلو پر بحث کی جاتی ہے اور محققانہ اور تنقیدی مضامین درج ہوتے ہیں ہندوستان بھر میں یہی ایک خالص ادبی رسالہ ہے جو اس اہم خدمت کو خاص حیثیت سے انجام دے رہا ہے۔ اردو مطبوعات اور رسالوں پر اس کے تبصرے امتیازی شان رکھتے ہیں۔

چندہ سالانہ مع محصول ڈاک سات روپیے سکۂ انگریزی
[آٹھ روپیے سکہ عثمانیہ]

---*---

سائنس

انجمن ترقی اردو کا سہ ماہی رسالہ

جس کا مقصد یہ ہے کہ سائنس کے مسائل اور خیالات کو اردو دانوں میں مقبول کیا جائے۔ دنیامیں سائنس کے متعلق جو نئی نئی بحثیں یا ایجادیں اور اختراعیں ہو رہی ہیں یا جو جدید انکشافات وقتاً فوقتاً ہوں گے، ان کو کسی قدر تفصیل سے بیان کیا جائے۔ ان تمام مسائل کو حتی الامکان صاف اور سلیس زبان میں بیان کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اس سے اردو زبان کی ترقی اور اہل وطن کے خیالات میں روشنی اور وسعت پیدا کرنا مقصود ہے —

سالانہ چندہ آٹھ روپیے سکۂ انگریزی (نو روپیے چار آنے سکۂ عثمانیہ)

امید ہے کہ اردو زبان کے بہی خواہ اور علم کے شائق اس کی سرپرستی فرمائیں گے —

المشتہر
انجمن ترقی اردو اورنگ آباد (دکن)

Marfat.com